

**Episode 1 to 10**

# دل ہی تو ہے۔

بقلم۔ زینہ خان

**#Romantic Novel #Force Marriage #Hawali**

## Episode 1

سکینہ بیگم نے ابھی ابھی کچن میں قدم رکھا تھا۔

لیکن ہر روز کی طرح آج بھی پہلے روحا کو یہاں دیکھ کر ان کا موڈ خراب ہو گیا۔

صبح صبح اس منسوس کی شکل دیکھ لی سارا دن برا گزرے گا کتنی بار کہا ہے صبح صبح یہ شکل مت دکھایا کرو منسوس کہیں کی۔۔

سکینہ بیگم کچن سے باہر نکل گئی تھیں۔ ان کا صبح صبح روحا کی شکل دیکھ کر اپنا موڈ مزید خراب کرنے کا

کوئی ارادہ نہ تھا روحا کو ان سب باتوں کی عادت تھی لیکن ہر روز یہ باتیں برداشت کرتے کرتے وہ

نازک سی لڑکی اندر ہی اندر ختم ہوتی جا رہی تھی۔

اس نے ایک نظر رکسانہ خالہ کی طرف دیکھا جو ہر روز کی طرح سب کچھ سن کر بھی خاموش تھی جیسے

یہاں جو کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ جسے وہ ان سب سے بالکل انجان ہوں۔

انیس سال پہلے اپنے شوہر اور اپنی جوان بہن کے انتقال کے بعد وہ بالکل خاموش ہو چکی تھی۔ گھر کے باقی

افراد کو وہ پھر مخاطب کر لیتی تھی سوائے روحا کے ابھی بھی وہ روحا کو نظر انداز کئے اپنے لالے بیٹے

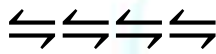
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سکندر خان کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی کیونکہ اس جناب کو ملازموں کے ہاتھوں کا بنا کھانا ہر گز پسند نہیں تھا۔

روحانے ایک نظر ان کی طرف دیکھتے اپنی آنسو سے بھری آنکھیں اپنے ڈوپٹے کے پلو سے صاف کی۔۔۔  
بچپن سے ہی اس کے ساتھ ایسا ہوتا آ رہا تھا اور وہ ایسے ریوں کی عادی بھی ہو چکی تھی لیکن نہ جانے کیوں  
آنکھیں پھر بھی بھر آتی تھی۔

خالہ جان میں سکندر بھائی کو ناشتہ دے آتی ہو۔ رکسانہ ٹرے ہاتھ میں لیے ملازمہ کی جانب متوجہ ہوئی  
ہی تھی۔ جانب روحانے جلدی سے رکسانہ کے ہاتھ سے ٹرے لی۔

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ سیماجاؤ تم سکندر کے کمرے میں ناشتہ دے کر آؤ رکسانہ ناگواریت سے کہتی  
سخت نظروں سے روحا کو گھورتی وہاں سے چلی گئی۔

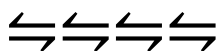


لڑکی دھیان سے دیکھ کر نہیں چل سکتی اور کتنی بار کہا ہے کہ ڈوپٹہ سر پر رکھا کرو نیہا جو باہر لان میں روحا  
لوگوں کے پاس جا رہی تھی جلد بازی میں سکندر خان سے ٹکڑا گئی۔

وہ سکندر بھائی ڈوپٹہ میرے سر پر ہی تھا پتہ نہیں کسے سر سے سرک گیا نیہانے دل میں ڈوپٹے کو کوستے  
جلدی سے ڈوپٹہ دوبارہ سر پر درست کیا۔

آئندہ اگر تم مجھے بنا سر پر ڈوپٹہ لیے حویلی میں یہاں وہاں گھومتی یا بھاگتی نظر آئی تو۔۔۔ نہیں میں آئندہ  
دھیان رکھوں گی اب میں جاؤ لان میں روحا میرا انتظار کر رہی ہے شایان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی  
نیہا جلدی سے اپنی کہے بنا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے آگے بڑھی۔

جبکہ سکندر اس کی جلد بازی پر نفی میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اذہان بیٹا اٹھ جاؤ ناشتہ کر لو میری جان سکینہ اذہان کا ناشتہ کمرے میں ہی لیے داخل ہوئی۔۔ جہاں ان کا لاڈلہ بیٹا بیڈ پر اونڈھا پڑا سویا ہوا تھا دوپہر کے بارہ بج رہے تھے اور یہ لاڈ صاحب ابھی تک سوئے ہوئے تھے سکینہ بیگم نے ناشتے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ایک نظر پورے کمرے کی طرف دیکھا۔۔ اور پر اپنے بیٹے کو۔۔ جو پورا کمرہ پھیلائے آرام سے سویا ہوا تھا۔

دیر رات دوستے کے ساتھ گزارنے کے بعد۔۔

وہ کافی لیٹ گھر آیا تھا۔ اذہان خان زندگی کو اپنے طریقے سے گزارنے والا اور اپنی شرطوں پر جینے والا تھا۔۔ اور پورے گھر بھر کا لاڈلہ تھا۔۔ آغا جان سے لے کر سکندر تک اس کی بات سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا جو وہ کہتا تھا وہی ہوتا تھا پڑھائی کمپلیٹ کرنے کے بعد اس نے سکندر کے ساتھ مل کر اپنا بزنس جوائن کیا تھا۔

اذہان میرے بچے اٹھ جائیں اب تو صبح سے دوپہر ہو چکی ہے اور سکندر بیٹا بھی دو بار کال کر کے آپکا پوچھ چکے ہیں اور آپکو اٹھا کر آفس بیجھنے کا بولا ہے انہوں نے سکینہ بہت محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے اٹھا رہی تھی وہ جانتی تھی ان کے کہنے پر وہ نہیں اٹھے گا اس لیے انہوں نے سکندر کا نام لیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کچھ بھی ہو جائے وہ سکندر کا کہا نہیں ٹال سکتا تھا۔۔

صبح بخیر میرا چاند اسے اٹھتا دیکھ کر سکینہ نے محبت سے اس کی پیشانی چومی۔۔ چلیں جلدی سے فریش ہو کر آئے تب تک میں آپکا ناشتہ ٹیبل پر لگاتی ہو۔۔

اذہان سکینہ کی باتوں پر مسکراتا ان کی پیشانی پر پیار کرتا فریش ہونے کے لیے چلا گیا۔۔

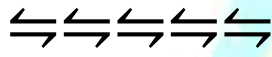
سکینہ نے واش روم میں بند ہوتے اذہان کو دیکھا وہ نہ جانے کتنی بار اذہان کو شراب پینے سے منع کر چکی تھی لیکن ہر بار وہ ان کی بات کو مزاق میں ٹال دیتا تھا اس بارے میں وہ سکندر سے بھی بات کر چکی تھی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

لیکن کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا تھا اذہان سب کی عزت ضرور کرتا تھا لیکن اپنے معاملات میں بولنے کا حق اس نے کسی کو نہیں دیا تھا۔

اذہان فریش ہوتا ان کے پاس صوفے پر بیٹھنا شہ کرنے لگا۔ سکینہ نے ایک بھر پور نظر اپنے وجہ بیٹے کی طرف دیکھا۔ جس نے سارے نقوش اپنے باپ سے چرائے تھے۔

اس کی خوبصورتی لفظوں کی محتاج نہ تھی اس کی گہری سیاہ آنکھیں ہی سامنے والے کو اپنا اسیر کر لیتی تھی۔

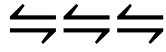


حیدر کہارہ گئے تھے اتنے دیر کر دی آنے میں دلاور صاحب جو کب سے حیدر کے ابھی تک گھر نہ آنے پر پریشان ہو گئے تھے اسے اپنے سامنے دیکھ کر دبے دبے غصے سے بولے۔ ڈیڈ اپنے دوستوں کے ساتھ تھا حیدر بامشکل اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے بھی لڑکھڑا گیا۔ حیدر تم کب سدھروں گئے کتنی بار کہا ہے اپنے ان لو فرد دوستوں کی جان چھوڑ دو برباد کر دے گئے وہ تمہیں یہاں کہ لوگ دوستی کے قابل نہیں ہوتے خاص طور پر گورے لوگ اور آجکل تم جن چکروں میں پڑے ہوں میں وہ سب جانتا ہوں آج کے بعد نہ تم اپنے دوستوں سے ملو گئے اور نہ ہی اس لڑکی سے جس کے ساتھ تم زیادہ تر وقت گزار رہے ہوں۔۔ ڈیڈ لوسی میری گرل فرینڈ ہے میں اس سے پیار کرتا ہوں اور بہت جلد ہم دونوں شادی کرنے والے ہیں۔ خبردار حیدر تم نے ایسا کوئی گھٹیا کام کیا تم اچھے سے جانتے ہوں تمہارا رشتہ بچپن سے طے ہو چکا ہے اور بہت جلد میں تمہاری اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں دلاور غصے سے

پھنکارے تھے بچپن کا رشتہ۔۔ ہا ہا ہا حیدر خان کا قہقہہ پورے ہال میں گونجتا تھا میں اسی ہفتے لوسی سے شادی کرنے والا ہوں اگر آپ مجھے روک سکتے ہیں تو روک کر دیکھائے حیدر کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا حیدر اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو میں تمہیں اپنے جائیداد سے بے دخل کر دو گا ڈیڈ حیدر نے مڑتے بے سختہ دلاور کو پکارا۔ اگر تم چاہتے ہو میں ایسا کچھ نہ کرو تو چپ چاپ جیسا میں چاہتا ہوں تمہیں بالکل ویسا مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



کرنا ہوگا۔ ڈیڈ آپ یہ اچھا نہیں کر رہے یو مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے آپ۔۔ تمہیں صبح راستے پر لانے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں دلاور کہتے نا گواریت سے اسے دیکھتے اپنے کمرے میں بند ہو گئے۔



تم کالج نہیں گئی ابھی تک روحا سکندر خان آفس کے لیے تیار ہوا ابھی نیچے آیا تھا نہیں سکندر بھائی وہ آج نیہا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے میں بھی نہیں گی روحا نے وجہ بتائی لیکن روحا طبیعت نیہا کی ٹھیک نہیں تھی تمہاری تو ٹھیک تھی تم اکیلے چلی جاتی یا مجھے کہہ دیتی میں تمہیں چھوڑ آتا۔

تم دونوں کے ایگزامز ہونے والے ہیں تم اس طرح لاپرواہی کیسے کر سکتی ہو اس کا نتیجہ جانتی ہو نا تم سکندر نے سخت لہجے میں کہا۔

وہ بھائی آپ سو رہے تھے مجھے آپ کو جگانا مناسب نہیں لگا روحا نے نظریں جھکا کر کہا آئندہ اپنا دماغ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر ڈرائیور کے ساتھ اکیلے میں جانے سے ڈر لگے تو مجھ کہہ دینا یا اذہان سے وہ بھی صبح کے وقت گھر ہی ہوتا ہے۔ سکندر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ اذہان کا نام سننے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

مر کر بھی میں اس بد تمیز انسان کو کوئی کام نہ کہو سکندر کے جانے پر روحا خود سے بڑبڑائی۔

اذہان کی حرکتیں یاد کرتے اس نے جھر جھری لی جو اکیلے میں اس سے نہ جانے کیسی باتیں اور حرکتیں کرتا تھا جو گھر والوں کو بتانے سے بھی اسے شرم آتی تھی دوسرا اگر وہ کسی کو بتا بھی دیتی تو اس کی بات پر یقین کون کرتا آغا جان کی تو وہ جان تھا۔ سکینہ تائی کو وہ کچھ کہنا کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی جتنا وہ اپنے بیٹے سے پیار کرتی تھی۔ انہیں اس کی غلط بات بھی سہی لگتی کجا کہ وہ روحا کی بات پر اسے ہی دن میں تارے دیکھا دیتی۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اور رکسانہ خالہ اسے پہلے ہی مخاطب نہیں کرتی تھی اور اگر وہ نہا سے کچھ کہتی تو نہا نے الٹا اس کا مزاق ہی بنانا تھا اس کا بھائی جو کسی بھی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا اس کے ساتھ ایسا کرتا تھا اور سکندر کو اس طرح کی بات وہ بتا نہیں سکتی تھی لیکن کم وہ بھی نہیں تھی اگر کسی سے کچھ نہیں سکتی تھی تو کیا اپنے انداز میں وہ اذہان خان کو کافی کچھ سناتی تھی اس کی ہر بات کا جواب میں وہ ایسے ایسے جواب دیتی تھی کہ اذہان خان اس کی باتوں سے جل بھن جاتا تھا۔

==

گڑیا میری جان آپ روکیور ہی ہوں دلاور جو سونے سے پہلے ایک بار گڑیا کو دیکھنے آئے تھے گڑیا کو بیڈ پر بیٹھے گھٹنوں میں سر دیے روتے دیکھ پریشانی سے کہتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے اپنے پاس ہونے کا احساس دلانے لگے ڈیڈ گڑیا نے اپنی آنسوؤں سے بھیگی آنکھیں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور پل میں ان کے سینے کا حصہ بنی۔۔۔ ڈیڈ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے گڑیا نے اپنی رونے کی وجہ بتائی تو دلاور ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔ میری جان ڈرنے والی کیا بات ہے ہم آپ کے ساتھ والے روم میں ہی تو ہوتے ہیں اور ویسے بھی میری بیٹی بہت بہادر ہے نا اور بہادر لوگوں کو تو ڈر نہیں لگتا دلاور اس کے آنسو صاف کرتے ان کی پیشانی پر پیار کرتے انہیں دوبارہ سینے سے لگا گئے۔

ہاں ڈیڈ میں بہت بہادر ہوں لیکن۔۔۔ روحی کہتے کہتے رکی ڈیڈ آج آپ بھائی کو کیوڈانٹ رہے تھے روحی نے ان کے سینے سے سر نکال کر ان کے چہرے کی جانب دیکھا آج جب دلاور حیدر پر چلا رہے تھے روحی اپنے کمرے میں دروازے کے ساتھ لگی سب سن رہی تھی اور شاید یہی اس کے ڈر کی وجہ بھی تھی۔

تمہارا بھائی مجھے تنگ ہی بہت کرتا ہے دلاور چاہ کر بھی حیدر کے کر توت روحی کو نہ بتا سکے تھے تو ڈیڈ آپ بھائی کی شادی لوسی سے کروادے نا بھائی انہیں لائک کرتے ہیں پھر بھائی آپ کو تنگ بھی نہیں کرے گئے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

دلاور نے خیرانگی سے روحی کی جانب دیکھا تو آپ چھپ کر ہماری باتیں سن رہی تھی دلاور نے گھورا تو روحی نے نفی میں سر ہلایا آپ لوگ اتنی اونچی اونچی چلا رہے تھے میرے کانوں نے خود ہی سن لیا روحی اپنی مسکراہٹ دباتے معصومیت سے بولی۔۔۔ میں ان کی شادی ان کی مرضی سے نہیں کروا سکتا۔۔۔ لیکن کیوڈیڈ۔۔۔ تم ان سب باتوں کو چھوڑو اور میری بات سنو۔

ہم پاکستان جا رہے ہیں دلاور خان نے کہا۔

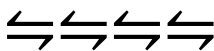
اور پھر روحی کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے لگے جو ہمیشہ سے پاکستان جانا چاہتی تھی سچی ڈیڈ آپ سچ کہہ رہے ہیں ہم پاکستان جا رہے ہیں۔۔۔!

تھینک یو ڈیڈ ہم پاکستان جا رہے ہیں کتنا مزہ آئیگا میں اپنے آغا جان سے ملوں گی وہ خوشی سے بیڈ پر اچھلنے لگی۔

تو دلاور نے ہنستے ہوئے اپنی باہیں کھولی وہ بھاگ کر ان کے سینے سے لگی۔

اسے اپنے سینے سے لگایا تو انہیں لگا جیسے وہ اپنا ہر درد بھول گئے ہوں۔

لیکن اس بار وہ ایک خاص مقصد سے پاکستان جا رہے تھے۔ جتنا جلدی ہو سکیں وہ یہ کام انجام دینا چاہتے تھے حیدر کی دن بہ دن بڑھتی بد تمیزیوں اور اٹے کاموں سے وہ تنگ آچکے تھے اوپر سے جن لوگوں کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا تھا وہ لوگ اچھے نہیں تھے اس سے پہلے حیدر خان بھی ان کے ساتھ غلط کاموں کا مسافر ہوتا وہ جلد اسے سدھارنے والی لانا چاہتے تھے۔۔۔ اور بہت جلد وہ آغا جان سے اس بارے میں بات کرنا چاہتے تھے۔



تم کالج نہیں گئی آج اذہان جو سکینہ بیگم کو ڈھونڈ رہا تھا کیچن میں روحا کو اکیلے کام کرتا دیکھ اس کے لبوں پر شریر مسکراہٹ بکھری روحا جو اپنے کام میں مصروف تھی اپنے قریب سے بھاری مردانہ آواز سن کر مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایک دم اچھلی اور رخ موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا جہاں اذہان اس کے بے حد قریب کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آ۔۔آ۔۔ آپ اٹکتے ہوئے لفظ ادا کرتی روحانے سائیڈ سے ہو کر اس سے فاصلہ بنانا چاہا جسے اذہان نے اس کے سامنے آتے ناکام بنادیا۔۔ ہاں میں اذہان نے تھوڑا اس کے چہرے کے پاس جھکتے سرگوشی میں کہا تو روحا اس کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کئے اپنا سر پیچھے کی جانب ڈھلکا گی۔۔

آ۔۔آ۔۔ آپ کو کچ۔۔ کچھ چاہیے تھا روحانے اس کی اس قدر نزدیکی پر چہرے پر آیا پسینہ اپنے ڈوپٹے سے صاف کرتی ایک بار پھر اس کی سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی۔۔ تمہاری سانسیں اپنا دایاں ہاتھ پیچھے سلیب پر رکھتے اس کی خود سے دور جانے کی کوششوں کو ناکام بنائے اس کے ہونٹوں کی جانب دیکھتا خماری سے کہتا اسکی تیز ہوئی سانسوں میں گہرا سانس بھرتا روحا کی آنکھوں میں دیکھنا لگا۔

جس نے فوراً سے پہلے اپنی سانسوں کو روکا تھا جبکہ اس کے اس طرح سے گھبرانے پر اس کے گھنی مونچھوں کے نیچے عنابی لب مسکرائے تھے۔

وہ۔۔ وہ مجھے کھانا بنانا ہے اسے خود سے دور ہوتے نہ دیکھ روحانے خود ہی ہمت کر کے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھلیاں رکھے کافی زور لگا کر اسے خود سے دور کیا اور لمحے کی دیر کئے بنا وہ اس سے کافی فاصلے پر ہوئی تھی جو بات اذہان کو نہایت ناگوار گزری تھی اس نے شدت ضبط سے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی تھی۔۔ میں نے پوچھا کالج کیو نہیں گی آج۔۔ لہجہ بے حد سرد تھا جبکہ آنکھوں میں سرخی در آئی تھی جنہیں دیکھ کر روحا کمزور دل فل سپیڈ سے دھڑکا تھا اسے کچھ غلط ہونے کا احساس بڑی شدت سے ہوا تھا۔

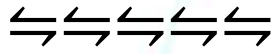
وہ نہیا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے میں بھی نہیں گی روحا سے جواب تو نہیں دینا چاہتی تھی لیکن اس کے ڈر کیولا کی طرح سرخ ہوئے چہرے کی جانب دیکھتے بتا گی۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



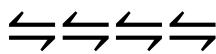
تمہاری طبیعت تو خراب نہیں تھی تم تو بالکل ٹھیک ہونا یا پھر اب تمہارا پڑھنے کا دل نہیں کرتا لہجہ انتہا کا سرد اور طنزیہ تھا جس پر روحا کی جھکی ہوئی نظریں اس کی نظروں سے ٹکرائی نہیں اذہان بھائی ایسی بات۔ شٹ اپ جسٹ شٹ اپ روحا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اذہان غصے سے پھنکارا تا اسے دونوں بازوؤں سے دبوچتا اپنے قریب کر گیا نہیں ہو میں تمہارا بھائی کتنی بار کہا ہے مجھے بھائی مت کہا کرو آئندہ اگر اس زبان سے میرے لیے لفظ بھائی کا نکلا تو زبان سے محروم کر دو گا غصے سے کہتا ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور دھیکتا کیچن سے باہر نکلتا چلا گیا۔

روحا کا اسے بھائی کہنا جلتی پر تیل کا کام کر گیا تھا اس نے سوچ لیا تھا۔ اسے اب کیا کرنا تھا اور بہت اچھے سے اسے اس گستاخی کی سزا دینے کا ارادہ بھی باندھ چکا تھا۔ روحا زبیر خان اپنی گستاخیوں کی سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جاؤ اذہان بہت کچھ سوچتا اپنی گاڑی میں بیٹھتا آفس کے لیے نکل گیا۔



او کے چاچو۔ اپنا خیال رکھیے گا سکندر نے الوداع کہتے موبائل واپس ٹیبل پر رکھا۔ چاچو کا فون تھا کیا کہہ رہے تھے۔ اذہان نے ہاتھ میں پکڑی فائل سکندر کی جانب بڑھائی اور سامنے رکھی چیئر پر بیٹھا چاچو پاکستان آرہے ہیں۔ فیملی کے ساتھ اذہان نے اسکی بات سنتے سر ہلایا چاچو حیدر اور روحا کی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں وہ پاکستان آرہے ہیں۔ میں آغا جان کو بھی فون کر کے بتا دو نہیں ایسا کرتے ہے۔ خود گھر چل کر انہیں یہ خوشخبری سناتے ہیں سکندر بنا اذہان کی طرف دیکھے فائل پر جھکا بول رہا تھا۔ جبکہ سامنے چیئر پر بیٹھا وجود غصے کی آخری انتہا پر تھا۔

اذہان۔ سکندر آگے کچھ کہتا اذہان غصے سے چیئر کو ٹھوکر مارتا اس کے کیمین سے ہی باہر نکل گیا۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اسلام علیکم آغا جان۔۔ لاونج میں بیٹھے آغا جان کے ہاتھوں کو عقیدت سے چومتے سکندر ان کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ وعلیکم سلام آج آفس سے جلدی آگئے۔ جی آغا جان بات ہی ایسی تھی چاچو پاکستان آرہے ہیں کیا کہہ رہے ہو۔ آغا جان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا بلکل سہی کہہ رہا ہوں۔ آغا جان چاچو نے خود مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ وہ گڑیا اور حیدر کو بھی ساتھ لے کر آرہے ہیں۔ سکندر تو نہیں جانتا یہ بات بتا کر تو نے مجھے کتنا خوش کر دیا ہے۔ آغا جان نے خوشی سے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

### Episode 2

بے سکونی کے عالم میں وہ حویلی میں داخل ہوا بہت زیادہ سگریٹ پھونکنے اور شراب پینے کے بعد بھی جب اسے سکون میسر نہ آیا تو حویلی چلا آیا تھا آغا جان سے بات کرنے رات کے بارہ بجے تھے اور حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا ایک عجیب سی گھٹن اس کے اندر اور باہر تھی اس کا دل چاہا کہ ہر چیز تہس نہس کر دے۔

سرخ انگارے نما آنکھوں میں غصہ تھا۔

لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ آغا جان کے کمرے کی جانب بڑھا اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا شور کی آواز سن سکندر جو اسٹڈی روم میں بیٹھا کام کر رہا تھا باہر آیا۔

کچھ ٹوٹنے کی آواز پر کرم سائیں جو اسٹڈی میں بیٹھا تھا باہر آیا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کیا بات ہے اذہان تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟ سکندر تیزی سے چلتا اس کے قریب آیا۔ مجھے آغا جان سے بات کرنی ہے اذہان نے ایک بار پھر دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا اس سے پہلے ہی آغا جان دروازہ کھولے اس کے سامنے کھڑے تھے۔

اذہان سکندر تم دونوں اس وقت یہاں سب ٹھیک تو ہے آغا جان پریشان ہوئے آغا جان مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

اس کے لہجے سے وہ اندازہ لگا چکے تھے کہ وہ نشے میں ہے اذہان بیٹا مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی نہیں آغا جان میں بالکل ٹھیک ہو اذہان کہتا اندر کی جانب بڑھا لیکن بیٹا آغا جان ابھی کچھ کہتے اس سے پہلے ہی اذہان بولا

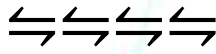
میں روحا سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس کی بات سن کر آغا جان کے ساتھ سکندر بھی دھنگ رہ گیا اذہان یہ کیا کہہ رہے ہوں آغا جان ہوش میں آتے بولے تم اچھے سے جانتے ہو روحا کا رشتہ بچپن میں ہی حیدر سے طے کر دیا گیا تھا روحا کسی حیدر کی امانت ہے تم ایسا سوچ بھی کیسے لیا۔۔ وہ صرف میری امانت ہے صرف میری اگر کسی نے اسے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ منسوب بھی کیا تو میں اس پوری دنیا آگ لگا دوں گا وہ میری زندگی ہے میری آتی جانتی سانسوں کی وجہ ہے اور خدا کی قسم آغا جان اگر آپ نے یا گھر کے کسی اور افراد نے اسے مجھ سے دور کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو میں خود کو ختم کر لوں گا وہ طیش کے عالم میں بولا۔۔۔ اذہان میرے بچے آغا جان تڑپ ہی تو گئے تھے اپنے جان سے پیارے پوتے کی یہ حالت دیکھ کر لیکن حیدر بھی ان کا ہی پوتا تھا اور انہیں سکندر اور اذہان کی طرح ہی عزیز تھا اس کے ساتھ وہ اتنی بڑی نا انصافی کیسے کر سکتے تھے۔

ٹھیک ہے لیکن روحا کی مرضی بھی ہمارے لیے اتنی ہی اہم ہے جتنی اپنی اگر روحا بھی آپ سے شادی کرنے پر رضامند ہوگی تبھی ہم آپ کی شادی اس سے کروائے گئے آغا جان پُر سوچ لہجے میں گویا ہوئے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مجھے یقین ہے وہ ہاں ہی کہے گی اذہان کا یقین بھرا لہجہ آغا جان کے ساتھ سکندر کو بھی ٹھٹکا گیا اور اگر اس نے انکار کر دیا تو آپ ویسا ہی کرے گئے جیسا ہم کہے گئے مجھے منظور ہے بے حد مضبوط لہجہ اپنائے کہا ہم خود روحا بیٹی سے بات کرے گئے آغا جان کی بات پر اذہان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ کھل گئی سکندر نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اسے لگا نہیں تھا اذہان جیسا انسان بھی کسی کی محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے وہ بھی اس حد تک کہ اپنی جان دینے تک کو تیار ہو گیا اسے اذہان اور روحا دونوں ہی عزیز تھے۔

چلو اب جا کر آرام کرو آغا جان نے پیار سے اس کا کندھا تھپ تھپایا تھینک یو آغا جان اینڈ لو یو سوچ اذہان نے زور سے انہیں خود کے سینے میں بھینچا آغا جان کے ساتھ سکندر بھی مسکرایا تھا آخر کار ہمیشہ کی طرح اس بار بھی وہ اس کی ضد کے سامنے ہار گئے تھے۔



ڈیڈ میں نے کہہ دیا نا کہ میں پاکستان نہیں جاؤ گا تو اس کا مطلب ہے نہیں جاؤ گا آپ میرے ساتھ زبردستی کر کے یا مجھے دھمکا کر مجھے اپنے ساتھ چلنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔۔۔

حیدر کیا ہو گیا ہے تمہیں تم اتنے بد لحاظ کب سے ہو گئے ہو تم شروع سے سب کچھ جانتے تھے پھر اب یو انکار کرنا اور پاکستان نہ جانے کی ضد کیو دلا اور خان اپنے ہی بیٹے سے لڑتے لڑتے اب بے بس ہو چکے تھے۔۔ ڈیڈ تب میں چھوٹا تھا اب میں وہ چھوٹے والے حیدر نہیں رہا جسے آپ اپنی مرضی پر چلاتے تھے اب میں بالغ ہو چکا ہوں اپنی مرضی کا مالک ہوں اپنا اچھا بُرا جانتا ہوں اور رہا وہ بچپن کا رشتہ جسے آپ سب نے ہم دونوں کے فیوچر کے بارے سوچے بنا جوڑ دیا تھا اب میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے آپ آغا جان کو میری طرف سے انکار کر دیں۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



دلاور نے اپنے جوان اور خوب رو بیٹے کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو یہی سہی میں اور گڑیا پاکستان جا رہے ہیں اور میں نے تمہاری ٹکٹ بھی کنفرم کر وادی ہے ڈیڈ۔۔۔ میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی انتہائی سفاک لہجہ سوچ سمجھ کر انکار کرنا کیونکہ اس کے بعد تمہارا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں رہے گا اور بنا پیسوں کہ کوئی دوست بھی اپنا نہیں ہوتا ڈیڈ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں حیدر خان بے بس ہوا۔

سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا دلاور ناگواریت سے کہتے اسے اکیلا چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے پیچھے حیدر نے غصے سے سامنے ٹیبل پر واس اٹھا کر زمین پر زور سے پھینکا۔۔

==

روحانتمہیں آغا جان اپنے کمرے میں بھولا رہے ہیں نہایتھوں میں چپس کا پیکٹ پکڑے روحا کے کمرے میں داخل ہوئی بولی۔

روحاجو بیڈ پر کتابیں پھیلائے بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی سر اٹھا کر نہایتھیں کی جانب دیکھا۔۔ آغا جان نے مجھے کیوبلایا ہے مجھے کیا پتہ اب یہ تو آغا جان ہی بتا سکتے ہیں ویسے میں نے سکندر بھائی کو آغا جان سے کہتے سنا تھا کہ دلاور چاچو آرہے ہیں اور ساتھ میں گڑیا اور حیدر بھائی بھی حیدر کے نام پر روحا کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ شاید اسی سلسلے میں بات کرنے کے لیے بلایا ہوں نہایتھیں آخر میں شرارت سے گویا ہوئی تو روحانے سرخ چہرے سے اس کی جانب دیکھا نہایتھیں خود سے اندازے لگانا بند کر دیا آغا جان کو کوئی ضروری کام بھی ہو سکتا ہے روحا جلدی سے اپنی بوکس سمیٹ کر کھڑی ہوئی تمہاری شادی سے ضروری کام کوئی ہو سکتا ہے نہایتھیں ایک بار پھر شرارت سے بولی جس پر روحا مسکراتی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ پیچھے نہایتھیں کا قہقہہ بے سختہ تھا۔

==

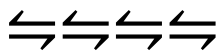
مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

روح آغا جان کے کمرے کی جانب جارہی تھی کہ پیچھے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اذہان اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگائے گیسٹ روم میں لایا اور جلدی سے دروازے کو لاک کیا روحا جو اچانک ہونے والے افتاد پر ہڑبڑائی تھی اپنے سامنے اذہان کو دیکھ کر خیران ہوئی۔

آپ۔۔ آپ مجھے یہاں کیولائے ہیں مجھے آغا جان کے پاس جانا ہے روحا دروازے کی جانب بڑھی جب اذہان نے اسے کمر سے پکڑ کر دیوار کی جانب زور سے دھکیلا اور پیل میں اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے دونوں اطراف ہاتھ رکھتا اس پر سایا کئے جھکا آغا جان کے پاس جانے سے پہلے میری ایک بات اچھے سے سمجھ لو اس کی گرم سانسیں روحا کا چہرہ جھلسا رہی تھی آغا جان تم سے مجھ سے شادی کے بارے میں پوچھے گئے اور تم ہاں کہو گی اذہان نے اس کے چہرے پر جھولتی لٹوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑاتے کہا روحا جو اپنی آنکھیں جھکائے کھڑی تھی ایک دم اس نے جھکی آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جن میں خیرانگی واضح تھی۔۔۔ لی۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن ویکن کچھ نہیں جیسا میں نے کہا ہے بالکل ویسا ہی کہنا

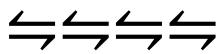
ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا روحا ٹک اٹک کر بولی وہ روز روز اذہان کی خود کو تنگ کی جانے والی حرکتوں سے تنگ آ چکی تھی لیکن آج تو حد ہی ہو گی تھی ورنہ میں تمہیں اور خود کو جان سے مار ڈالو گا اذہان کا اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کرنا اسے لرزا گیا خوف سے اس کا دل دھک دھک کرنے لگا اگر تم میری نہ ہوئی تو کسی کی نہیں ہو گی تم پر تمہاری ذات پر صرف میرا اور صرف میرا حق ہے اس کی خوف سے پھیلی آنکھوں کو دیکھتے نرمی سے اس کے روی جیسے گال کو سہلاتے انتہائی گھبیراتا سے بولا۔

روحا کا وجود پتھر کا ہو گیا تھا اس کے الفاظ گھنگرو کی طرح اس کے کانوں میں بج رہے تھے آغا جان کو سوچ سمجھ کر جواب دینا اذہان اس کے پتھر ہوئے وجود کو دیکھتا مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔



آغا جان آپ نے بلایا تھا خود کو کافی حد تک ریلکس کئے روحا آغا جان کے کمرے میں آئی آغا جان نے ایک نظر روحا کی جانب دیکھا تو ان کے لب مسکرائے آؤ میری بچی یہاں میرے پاس آؤ آغا جان نے بیڈ مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پر بلکل اپنے پاس جگہ بناتے اسے اپنے پاس بلا یا رو حاسکراتی ان کے پاس بیٹھتے ان کے سینے سے لگی رو حاسکراتی جانتی ہے ناکہ آپ کا رشتہ بچپن سے حیدر خان کے ساتھ طے کیا گیا تھا آغا جان کے پوچھنے پر رو حاسکراتی ان کے سینے سے لگے ہی ہاں میں سر ہلایا۔ لیکن رات اذہان میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا وہ آپ کو پسند کرتے ہیں اور آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو کیا آپ بھی انہیں پسند کرتی ہے اگر ایسا ہے تو۔۔ نہیں۔۔ آغا جان مزید کچھ کہتے رو حاسکراتی تڑپ کر ان کے سینے سے سراٹھائے ان کی جانب دیکھا آغا جان میرے دل میں کسی کے لیے کوئی جذبات نہیں ہے آپ جس سے بولوں گئے میں شادی کر لو گی رو حاسکراتی سر جھکائے کہا تو آغا جان مسکرائے اور رو حاسکراتی دوبارہ اپنے سینے سے لگایا مجھے پتہ تھا آپ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھائے گی جس سے آپ کے آغا جان کو کوئی شرمندگی اٹھانی پڑے وہ تو یہ سوچ سوچ کر ہی پریشان ہو رہے تھے کہ وہ دلاور کو کیا جواب دے گئے لیکن رو حاسکراتی ان کی ساری پریشانی دور کر دی تھی۔۔ رو حاسکراتی ہوتے بھی اپنے جان سے عزیز آغا جان کو انکار نہیں کر سکی تھی اور جب اس کے دل میں اذہان کے لیے کوئی جذبات ہے ہی نہیں تھے تو وہ کیو جھوٹ بولتی لیکن اپنی دل کی کرنے کے باوجود اذہان کی باتیں یاد کر کے اس کا دل ابھی تک خوف سے کانپ رہا تھا لیکن یہ سوچ کر مطمئن تھی کہ آغا جان کے ہوتے وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔

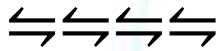


صبح کے وقت سب ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب اذہان فریش ساسب کو سلام کرتا آغا جان کی بلکل ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھا تو سکینہ بیگم جلدی سے اس کے سامنے ناشتہ رکھا اذہان نے دشمن جان کو دیکھنے کے لیے پورے ٹیبل کو ایک نظر دیکھا لیکن اسے وہ کہی نظر نہ آئی تو خاموشی میں سرنفی میں ہلاتا ناشتہ کرنے لگا۔ اذہان تم نے کہا تھا اگر رو حاسکراتی کرے گی تو تم ویسا ہی کرو گئے جیسا ہم کہے گئے خاموشی میں ایک دم آغا جان کی آواز گونجی اذہان نے خیر انگی سے سراٹھا کر آغا جان کی جانب دیکھا تو کیا رو حاسکراتی انکار کر دیا تھا یہ سوچ کر اذہان کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی آغا جان نے اس کی آنکھوں مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

میں پھیلتی سرخی کو نوٹ کیا تھا یہ ان کا خود کا فیصلہ ہے آغا جان نے زور دیتے ہوئے کہا ہم نے تمہارا رشتہ سکینہ کی بھتیجی فاریہ سے طے کر دیا ہے اذہان نے سرخ چہرے لہو رنگ آنکھوں کے ساتھ ان کی جانب دیکھا اذہان کی حالت دیکھ سکندر کو دکھ ہوا لیکن وہ روحا کے فیصلے کا بھی احترام کرتا تھے مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں لہجہ انتہا کاسفاک تھا اذہان خان تم نے وعدہ کیا تھا اب تم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

پیچھے کون ہٹ رہا ہے آغا جان شادی تو میری روحا سے ہو گی۔۔ اذہان خان۔۔ آغا جان اذہان کے ضدی لہجے سے تمللا کر رہ گئے تھے وہ آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہمارے لیے ان کی بات بھی اتنی اہمیت رکھتی ہے جتنی آپ کی ہم نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا روحا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو گا تو مطلب کچھ نہیں ہو گا آغا کہتے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔

پیچھے اذہان بھی تیج و تاب کھاتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔



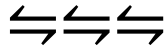
حیدر خان کو نہ چاہتے ہوئے بھی دلاور خان کے ساتھ پاکستان جانا پڑ رہا تھا وہ لوگ پاکستان جانے کے لیے ایئر پورٹ پہنچ چکے تھے جبکہ روحی بہت خوش تھی وہ پہلی بار پاکستان جا رہی تھی سب سے زیادہ خوشی تو اسے اپنوں سے ملنے کی تھی اکیلے رہتے رہتے وہ تنگ آچکی تھی اور نہ جانے کتنی بار وہ دلاور سے پاکستان جانے کی خواہش بھی کر چکی تھی وہ اپنوں کے ساتھ رہ کر اپنوں کا پیار پانا چاہتی تھی۔۔ تائی کا پیار آغا جان کا دلاور بہنوں کا ساتھ اور بھائیوں کا مان اس کے اپنے بھائی نے تو کبھی اسے اپنے پن کا احساس تو کروایا نہیں تھا اس لیے وہ اپنوں کو شدت سے مس کرتی تھی۔۔

جبکہ حیدر اس کی سوچ کے بالکل برعکس تھا اسے اپنوں سے زیادہ اپنے دوست اور اپنی آزادی عزیز تھی اور اب بھی وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا ہے وہ آغا جان کے سامنے روحا سے شادی پر انکار کرنے والا تھا اور

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



اسے پورا یقین تھا اس کے انکار کے بعد آغا جان زبردستی ان دونوں کو شادی کے بندھن میں نہیں  
باندھے گئے۔

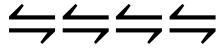


کہاں جا رہی ہوں سکندر جو ابھی آفس سے آیا تھا نہیا کو تیار اندر سے آتا دیکھ اس کے قریب جاتا اس سے  
مخاطب ہوا نہیا جو اپنی سہیلی کی طرف جا رہی تھی سکندر کو دیکھ اس کا موڈ خراب ہوا اور من میں خود کو  
ہزار صلواتیں سنا ڈالی کہ کیو اس نے تیار ہونے میں اتنی دیر کر دی وہ۔۔ میں اور تمہارا ڈوپٹہ پھر تمہارے  
کندھے پر جھول رہا ہے نہیا کی زبان سے ابھی چند الفاظ ہی نکلے تھے کہ سکندر اس کی بات کاٹتے دے  
دے غصے سے چلا یا وہ میں نے اسے سر پر ہی رکھا تھا پتہ نہیں یہاں کیسے آگیا نہیا فوراً ڈوپٹہ کندھے سے  
اٹھاتی اپنے سر پر لیتی بولی۔

زبان تو بہت تیز چلتی ہے تمہاری اور تم سے ایک ڈوپٹہ نہیں سنبھالہ جاتا یہ لاسٹ وارنگ ہے اگر یہ  
ڈوپٹہ دوبارہ مجھے تمہارے سر سے نیچے نظر آیا تو ڈوپٹے کی جگہ گھر میں بھی تمہیں برقع پہننا پڑے گا  
آئندہ ایسا نہیں ہو گا اب میں جاؤ نہیا سکندر کی جانب دیکھے نظریں جھکائے بولی نہ جانے کیو باقی گھر  
والوں کے سامنے اس کی پٹر پٹر چلنے والی زبان کو سکندر کے آگے بریک لگ جاتی تھی۔

کہاں جا رہی ہوں ابھی اس نے قدم اٹھایا ہی تھا کہ سکندر کے سوال پر اس کے قدم تھمے وہ میں اپنی فرینڈ  
کی طرف جا رہی تھی کہی نہیں جاؤ گی تم لہجہ سپاٹ تھا لیکن کیو نہیا نے جھکی آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف  
دیکھا جو اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا ایک پل کو دونوں کی نظریں ملی تھی بس میں نے کہہ دیا نا تم نہیں جاؤ  
گی تو مطلب نہیں جاؤ گی اور اگر اتنی ہی اپنی دوست کی یاد ستار ہی ہے تو فون کر کے اسے گھر بلا لو سکندر  
کے انکار پر نہ چاہتے ہوئے بھی نہیا کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔ پر میں نے آغا جان سے پرسیشن لی ہے نہیا  
بھرائی آواز میں بولی۔۔ تو میں نے انکار کیا ہے سکندر کا لہجہ انتہا کا سرد تھا لیکن۔۔ تمہیں میری بات ایک  
بار میں سمجھ نہیں آتی اس بار اس کی آواز قدرے اونچی تھی آنسو تیزی سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے  
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اور غصے سے سکندر کی جانب دیکھتی سر پر لیا ڈوپٹہ کھینچ کر سر سے ہٹاتی ناک پھولاتی تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی پیچھے سکندر نے اس کی اتنی جرت پر غصے سے مٹھیاں بھینچی تھی اور اس کے پیچھے اندر کی جانب بڑھا۔



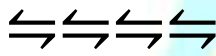
اذہان جو آفس سے واپس آیا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا روحا کو آغا جان کے کمرے سے نکلتا دیکھ اس کے ماتھے پر بل پڑے جبکہ غصے سے رگیں ابھر گئی تھی آنکھوں کو میں پل میں لہو اتر اٹھا اس کا خود کو دھتکارنا یاد آیا تھا روحا جو اپنے ہی دھیان میں چل رہی تھی خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتی اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو سڑھیوں کے پاس کھڑے اذہان پر اس کی نظر پڑی اس کی سانسیں ایک دم سے تھمی اس کے سرخ ہوئے چہرے اور ابھری رگیں دیکھ روحا نے بامشکل تھوگ نکلتے جلدی سے واپس آغا جان کے کمرے کا رخ کیا اس وقت وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی یا یو کہنا بہتر ہو گا وہ اس کے قہر سے خود کو بچانا چاہتی تھی ابھی وہ آغا جان کے کمرے کے پاس پہنچی ہی تھی کہ پیچھے سے اس نے اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اٹھاتے تیزی سے چلتا سڑھیوں کی جانب بڑھا جبکہ روحا اس کی مضبوط گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی سڑھیاں عبور کرتا وہ اسے اپنے کمرے میں لائے زور سے بیڈ پر پھینکتا دروازے کو لاک کرتا اس کی جانب موڑا۔۔۔ روحا جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر کھڑی ہوئی جبکہ خوف کے مارے اس کا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ غصے سے اس کی جانب بڑھا جس پر بے سختی ہی روحا کے قدم خود بخود ہی پیچھے کی جانب کھسکے۔۔۔ کہی نہ کہی اسے اندازہ تھا اس کے انکار کرنے پر اذہان کا یہی روپ دیکھنے کو ملے گا لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی وہ اتنی جلدی اس کے شکنجے میں پھنس جائے گی جبکہ وہ بہت احتیاط سے کام لے رہی تھی۔۔۔ کیا سوچ کر تم نے انکار کیا میں نے کہا تھا نہ ہاں کہنا اسے پیچھے کی جانب جاتا دیکھ اس نے اس کے بالوں سے پکڑ کر اس اپنے قریب کیا۔۔۔ آہ۔۔۔ بالوں پر اس کی پکڑ مضبوط ہونے کی وجہ سے درد سے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

روح کی ہلکی سی سسکی نکلی اس نے نم آنکھوں سے اپنے نازک ہاتھوں سے اپنے بال اس کی گرفت سے آزاد کروانے چاہے جسے دوسرے ہاتھ سے اذہان نے اپنے قابو میں کرتے پیچھے کی جانب لے جاتے اس کی کمر سے لگائے روح اس کے عمل پر پھڑپھڑا کر رہ گئی۔۔۔ چھوڑے مجھے گھٹی گھٹی آواز اس کے حلق سے نکلی۔۔۔ انکار کیونکہ اذہان خان کو انکار کرنے کی وجہ بتا سکتی ہوں اس کے پھڑپھڑاتے وجود کو دیکھ جھٹکے سے اس کے بالوں کو جھٹکا دیے اس کا چہرہ اوپر اپنے چہرہ کے مقابل کئے سوال کیا۔۔۔ جبکہ اس کے سرخ لبوں کی لرزش اور نچلے لب کے پاس چمکتے سیاہ تل کو دیکھ اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو ا دل نے بڑی شدت سے انہیں چھونے کی خواہش کی بڑی مشکل سے اس کے ہونٹوں سے نظریں چراتا خشک گلے کو تر کرتا اس کی آنکھوں کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔ بولو گی کچھ یا بھی اور اسی وقت تمہیں اور خود کو ختم کر لو بالوں کو ایک بار پھر جھٹکا دیتا وہ اسے تکلیف سے دوچار کر گیا اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں ہاں میں نے انکار کیا ہے اور خود اپنی مرضی سے کیا ہے آپ کو جو کرنا ہے کر لیں اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اس کی لہو رنگ ہوئی آنکھوں میں گاڑتی بولی بہت خوب اذہان کے لب مسکرائے چڑیا کے تو پر نکل آئے ہے لیکن چڑیا شاید بھول رہی ہے چاہے وہ کتنی بھی اڑان کیونہ بھر لے ایک شکاری سے کبھی نہیں بچ پاتی اور تم بھی اپنے دماغ سے یہ نکال دو کہ تم مجھ سے رہائی حاصل کر سکتی ہوں۔

کیا کر لو گئے زیادہ سے زیادہ مجھے مار دو گئے تو مار دو لیکن شادی میں صرف حیدر سے ہی کرو گی خاموش ایک دم خاموش اس کے لبوں سے حیدر کا نام سن کر اس کے تن بدن میں آگ سی لگی اس کے بالوں پر اور ہاتھوں پر گرفت حد سے زیادہ مضبوط کی روح اورد سے بلبلا اٹھی اگر دوبارہ اپنے لبوں سے اس کا نام لیا تو تو گولی سیدھا اُس کے دل کے آرپاڑ کر دو گا۔۔۔ آج پہلی بار اذہان کو اس قدر غصے میں دیکھ اس کا ننھا سا دل خوف سے لرز گیا تھا بہت شوق ہے اُس سے شادی کرنے کا تو میں بھی دیکھتا ہو کیسے کرتی ہوں تم اُس سے شادی تیار ہو جاو میری دو لہن بننے کے لیے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور دھکیلا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو روحانے اپنی سرخ ہوئی کلائیوں کو سہلاتے غصے سے اس کی جانب دیکھا میں مر تو سکتی ہوں مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

لیکن تمہاری دولہن کبھی نہیں بنو گی غصے بھرالہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی اذہان کے لب مسکرائے تو پھر مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ دولہن تو تم میری ہی بنو گی اور اگر اپنے اس حیدر کی سلامتی چاہتی ہو تو مجھے اس کے ساتھ بات کرتی یا اس کے ساتھ کھڑی نظر مت آنا ورنہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اُس کے وجود سے ساری سانسیں کھینچ لو گا۔ دفع ہو جاؤ اب یہاں سے سرخ نظروں سے اسے وارن کرتا ٹائی گلے سے اتارتا وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا جبکہ اپنی اتنی تزیل پر روحا کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا میں اپنی جان دے دو گئی لیکن تمہاری دولہن کبھی نہیں بنو گی ایک نظر ڈریسنگ روم کے بند دروازے کو دیکھتی اپنی کلائیوں کو سہلاتی جو اُس کی اتنی زیادتی پر ریڈ پر چکی اس کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

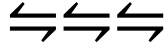


روحاجوروتی ہوئی اذہان کے کمرے سے نکل کر نیچے کی طرف جا رہی تھی اسی طرف آتی سکینہ سے ٹکرائی۔۔۔ اسے روتے ہوئے اذہان کے کمرے سے نکل کر آتا دیکھ سکینہ کی پیشانی پر لاتعداد بل پڑے۔۔۔ ایم سوری تائی امی وہ میں نے جان۔۔۔ تم میرے بیٹے کے کمرے میں کیا کر رہی تھی اس کی بات سچ سے ہی کاٹتی کاٹ دارلہجے میں بولی جبکہ نظریں ابھی بھی روحا کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی جو رونے سے کافی سرخ ہو چکا تھا سکینہ کو تو اس پر تب سے ہی بہت غصہ تھا جب اسے آغا جان سے پتہ چلا تھا کہ اذہان نے روحا سے شادی کرنے کی فرمائش ظاہر کی ہے تب ان کا اگر بس چلتا وہ روحا کو اسی دن اس گھر سے باہر پھینکوا دیتی لیکن جب انہیں روحا کے انکار کا پتہ چلا ان کے جلتے دل کو ٹھنڈک ملی تھی وہ تو شروع سے ہی اذہان کے لیے اپنی بھتیجی فاریہ کو سوچے ہوئے تھی۔۔۔ وہ تائی امی میں۔۔۔ خبردار میرے بیٹے کو اپنے ان جھوٹے آنسوؤں میں پھسانے کی کوشش کی ہو تو اس کی تھوڑی کوزور سے دبوچتے جھٹکے سے اس کے چہرے کو اوپر کی جانب اٹھاتے دھمکی آمیز لہجے میں بولی تائی امی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا روحا اس کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھوڑواتے زور قطار رونے لگی آئندہ اگر میرے بیٹے کے آس پاس بھی نظر

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



آئی تو تمہارے اس خوبصورت چہرے کا وہ خشر کرو گی کہ خود کو پہچان نہیں پاؤ گی اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے اذہان کے کمرے کی جانب بڑھ گی پیچھے روحا روتی ہوئی نیچے کی جانب بھاگی۔۔۔

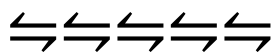


غازیان پیچھے آدھے گھٹنے سے ایئرپورٹ کے باہر کھڑا ان لوگوں کا انتظار کر رہا تھا اچھا بھلا وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ جانے لگے تھا جب سکندر نے کال کر کے اسے دلاور چاچو کی فینلی کورسیو کرنے کا حکم دیا تھا جسے اسے نہ چاہتے ہوئے بھی ماننا پڑ رہا تھا۔۔۔

جھنجھلاہٹ میں یہاں وہاں ٹہلتے اس کی نظرا ئیرپورٹ سے باہر آتے دلاور پر پڑی جسے اس نے فوراً پہچان لیا تھا دلاور نے بھی غازیان کو اشارہ کیا۔

کیسے کوینگ مین دلاور نے زور سے اسے اپنے سینے میں بھینچا برسوں بعد کسی اپنے کو سینے سے لگا کر ان کے دل کو جو راحت ملی تھی یہ تو صرف انکا دل ہی جانتا تھا میں ٹھیک ہو چاچو غازیان نے بھی مسکرا کر جواب دیا پھر غازیان حیدر کے گلے ملا۔۔۔ اس کے بعد اس نے روحی کی جانب دیکھا جس کی ڈریسنگ دیکھ اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے وائٹ جینز کے اوپر وائٹ ہی ٹی شرٹ پہنے اوپر لانگ کوٹ پہنے بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ اس کے سامنے کھڑی اسے ہی مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ بھی غازیان سے ملنے اور بعد کرنے کی منتظر تھی لیکن جب غازیان کو خاموش کھڑا پایا تو خود ہی بول اٹھی۔۔۔

اسلام علیکم غازیان بھائی کیسے ہیں آپ؟ میں روحی آپ کی چھوٹی کزن۔۔۔ انداز نہایت پر جوش تھا جبکہ بدلے میں غازیان ہلکا سا سر ہلاتے سپاٹ چہرے کے ساتھ حیدر کے ساتھ مل کر گاڑی میں سامان رکھنے لگا جبکہ اس کے اس طرح کے ری ایکشن پر روحی کی ساری خوشی پل میں ہوا ہوئی تھی اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی سارا سامان گاڑی میں رکھ کر وہ گاڑی گھر کی جانب ڈال چکا تھا۔۔۔

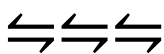


مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

## Episode 3

گاڑی گھر کے باہر آکر رکی تھی سارے راستے میں روجی نے ایک دو بار غازیان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آگے سے غازیان کے چہرے پر نولفٹ کا ٹیگ لگا ہی ملا تھا جبکہ وہ دلاور کے ساتھ ہلکی پھلکی بات چیت کر رہا تھا حیدر نے بھی بات کرنا مناسب نہ سمجھا گاڑی کے رکتے ہی سب گاڑی سے اترے غازیان نے ملازم کو اشارہ کیا تو وہ جلدی سے ان کا سامان گاڑی سے نکالنے لگا دلاور اور حیدر اندر کی جانب بڑھے غازیان بھی ان کے پیچھے اندر جانے لگا جب پیچھے سے اسے روجی کی آواز آئی تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم رُکے۔ آپ سمجھتے کیا ہے خود کو کہی کے وزیر اعلیٰ ہے جو اتنی اکڑ ہے کب سے آپ سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہو مجال ہے آپ نے میری ایک بھی بات کا جواب دیا ہو جبکہ ڈیڈ کی تو ساری باتوں کا جواب دے رہے تھے روجی کا خود کو یو نظر انداز کرنا اچھا نہ لگا وہ تو یہاں سب سے پیار وصولنے آئے تھے جس کے لیے وہ برسوں ترسی تھی۔

مجھے تمہارے ساتھ بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور یہ اپنی تیز چلتی زبان کو تھوڑا قابو میں رکھا کرو غازیان کو اس کا انداز ہر گز اچھا نہ لگا اوپر سے اس کی ڈریسنگ اس کی غصے کی بڑی وجہ تھی حالانکہ اس کی ڈریسنگ زیادہ اور بھی نہیں تھی اور سب سے اہم اور ضروری بات ہمارے گھر کی لڑکیاں ایسی بے ہودہ ڈریسنگ نہیں کرتی اس لیے زبان چلانے سے زیادہ اپنی عقل استعمال کیا کرو غازیان ایک نظر اس کے وجود پر ڈالے وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے روجی تیج و تاب کھاتی رہ گئی اکڑو۔ کھڑوس کیا پر و بلم ہے میری ڈریسنگ میں ڈیڈ تو کہہ رہے تھے میں بہت پیاری لگ رہی ہوں اور دیکھنا باقی سب کو بھی میں بہت اچھی لگو گی اور ڈیڈ کہتے ہیں نا جو خود اچھا نہیں ہوتا اسے کوئی اچھا نہیں لگتا ان کا بھی یہی حساب ہے روجی اپنے دل کو دلا سے دیتی اندر کی جانب چل دی۔



مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

حویلی میں ان کا استقبال بہت شاندار کیا گیا تھا۔۔۔ آغا جان اپنے بیٹے اور بچوں کو اتنے برسوں بعد اپنے سامنے دیکھ کر بہت خوش تھے جبکہ حیدر ملنے کے فوراً بعد تھکاوٹ کا بہانہ بناتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور روحی نیہا اور آغا جان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی اپنی بیٹی کو اتنا خوش دیکھ کر دلاور کا دل پر سکون ہوا تھا کچھ ہی دیر میں نیہا کی اس سے اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی رکسانہ اور سکینہ بھی اسے کافی اچھی لگی تھی سکندر اور اذہان ابھی آفس سے نہیں آئے تھے اور رہی غازیان کی بات جو دلاور کو تو بہت پسند آیا تھا لیکن روحی کو وہ کوئی خاص پسند نہیں آیا تھا جو پہلی ہی ملاقات میں اسے اچھا خاصا ڈانٹ چکا تھا۔۔۔ اپنے بالکل سامنے والے صوفے پر بیٹھے غازیان کو موبائل میں مصروف دیکھ روحی نے منہ ٹیرھا کرتے اپنا رخ نیہا کی جانب موڑ لیا جبکہ غازیان جو روحی کی نگاہیں خود پر محسوس کر چکا تھا بنا کوئی ریسپونس ظاہر کئے ایسے ہی بیٹھا رہا۔

آغا جان کو روحی بہت پسند آئی تھی چند ہی گھنٹوں میں نیہا اور روحا کی طرح وہ بھی انہیں بہت عزیز ہو گئی تھی

آغا جان آپکو پتہ ہے میں آپ لوگوں کو بہت مس کرتی تھی مجھے آپ سب کی بہت یاد آتی تھی اب میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر کہی نہیں جاؤ گی روحی نے لاڈ سے آغا جان کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔ میں اب تمہیں کہی جانے بھی نہیں دوں گا بہت رہ لیا ہم سے دور پردیس میں اب تم یہی ہمارے پاس ہی رہو گی آغا جان نے بھی لاڈ سے بولتے اس کے سر پر لب رکھے۔ دلاور نے محبت بھری نظروں اور مسکراتے لبوں سے داد اپوتی کا پیار ادا کیا۔

ارے روحا بیٹی کہا ہے وہ نظر نہیں آئی چائے پیتے دلاور نے سامنے بیٹھیں رکسانہ اور سکینہ کی جناب دیکھتے دریافت کیا لہجہ بے حد اپنائیت لیے ہوئے تھا۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں ہے سکینہ نے جواب دیا روحا کو پتہ نہیں تھا کہ دلاور آنے والا ہے اس بار آغا جان نے سوال کیا وہ آغا جان روحا کی طبیعت ٹھیک نہیں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہے ہلکا سا بخار تھا تو میں نے اسے میڈیسن دی تھی اب وہ سو رہی ہے یہاں جواب دیا تو آغا جان کو اس کی فکر ہونے لگی۔۔۔ اگر روح کی طبیعت زیادہ خراب ہے تو ہم ڈاکٹر کو کال کرتے ہیں نہیں آغا جان میں نے میڈیسن دے دی تھی اب تو بخار بھی اتر گیا ہو گا آغا اور یہاں کی گفتگو کو سرے سے اگنور کئے رکسانہ اور سکینہ بیگم اپنی اپنی چائے پی رہی تھی۔

==

لوسی میری جان میں نیکسٹ ویک واپس آ جاؤ گا پھر ہم دونوں شادی کر لے گئے۔۔۔ پلیز لوسی بس ایک ویک کی بات ہے آغا جان کبھی میری شادی اس لڑکی سے نہیں کروائے گئے میں بہت جلد تمہارے پاس واپس آ جاؤ گا جبکہ فون کے دوسری جانب سے کچھ کہا گیا جسے سن کر حیدر کے چہرے کے تاثرات کچھ نرم ہوئے ہاں میری جان میں بہت جلد وہاں آؤ گا آئی لو یو سوچ حیدر نے مسکرا کر کہتے فون بند کیا۔ وہ کل ہی کوئی موقع دیکھ کر آغا جان سے بات کرنے کا ارادہ رکھتا فریش ہونے کے لیے واش روم کی جانب چلا گیا۔

==

روحی جب سے روحا سے ملی تھی ایلفی کی طرح اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی یہاں سے بھی زیادہ اچھی انڈر سٹیڈنگ اس کی روحا سے ہو گی تھی روحا جس کا بخار اب اتر چکا تھا یہاں کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کیچن میں کھڑی سب کے لیے رات کا کھانا بنا رہی تھی روحی نے بھی اسے کام کرنے سے منع کیا تھا لیکن اس کا کہنا تھا اگر وہ فری رہی تو زیادہ بیمار ہو جائے گی بہت ساری سوچیں اسے پریشان کئے ہوئے تھی جنہیں سوچ سوچ کر وہ بیمار ہونے سے بہتر اپنے دماغ کو دوسری جگہ مصروف رکھ کر ان سب سوچوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



روح آپنی سکندر بھائی اور اذہان بھائی آفس سے کب آئے گئے مجھے ان سے بھی ملنا ہے پتہ نہیں گڑیا کبھی جلدی آجاتے ہے اور کبھی لیٹ پکا نہیں بتا سکتی روحانے کھانا بناتے ہوئے بتایا۔۔

اچھا آپنی میرے دونوں بھائیوں میں سے زیادہ کونسا پیارا ہے سکندر بھائی یا اذہان بھائی اچانک روحا کے ذہن میں اذہان کا سراپا لہرایا اس کی غصے سے بھری خوفناک آنکھیں جسے خیالوں میں دیکھ کر روحا کا ننھا سا دل کانپ اٹھا تھا۔۔

سکندر بھائی۔۔ اذہان بھائی نیہا اور روحانے ایک ساتھ جواب دیا جس پر روحی نے خیرت سے دونوں کی جانب دیکھا۔۔ پھر روحا اور نیہانے ایک دوسرے کی جانب دیکھا جس پر تینوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔  
ویسے میرے بھائی زیادہ اچھے ہے نیہانے مسکراتے ہوئے کہا اب یہ تو مل کر پتہ چلے گا زیادہ کون اچھا ہے روحی نے بھی مسکراتے کہا۔۔۔ ویسے روحی تم غازیان بھائی سے تو مل چکی ہو وہ تمہیں کیسے لگے نیہانے پاس رکھا ٹماٹر کا پیس اٹھا کر منہ میں رکھتے پوچھا۔

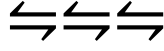
ایک نمبر کا کھڑوس۔۔ روحی کے انکشاف پر روحا اور نیہانے ایک ساتھ روحی کی جانب دیکھا پتہ ہے میں نے انہیں اتنے خلوص سے سلام کیا اور انہوں نے میرے سلام تک کا جواب نہیں دیا اور جب میں نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے مجھے انکسور کر دیا اور میری انسلٹ بھی کی روحی کا لہجہ غازیان کی باتوں کو یاد کرتا تلخ ہوا۔۔۔

جبکہ کچن کے دروازے پر کھڑے غازیان نے اس کے اپنے بارے میں خیالات جان کر سر جھٹکتے ہوئے روحا کو مخاطب کیا۔

روحا ایک کپ کافی بنا دو اور بنا روحی کی جانب دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تو جناب کافی پیتے ہے اس لیے کڑوے ہیں میں بھی سوچوں جس کی بہن اتنی سویٹ ہے اس کا بھائی کریلے کی طرح کڑوا کیسے ہو سکتا ہے لیکن یہ سب کافی کا کمال ہے روحی دونوں کی جانب دیکھتی تیزی سے بولی جس پر دونوں مسکرا دی۔



آغا جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے آغا جان جواب سونے کی تیاری کر رہے تھے رات کے بارہ بجے اذہان کو اپنے کمرے میں دیکھ خیر ان ہوئے اذہان کو پینٹ کوٹ سوٹ میں دیکھ وہ سمجھ گئے تھے کہ اذہان ابھی آفس سے آیا تھا اور شاید سیدھا ان کے پاس ہی آیا تھا وہ سیدھے ہو کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھے۔

آغا جان آپ نے میرے اور روحا کے بارے میں کیا سوچا ہے ان کے پاس بیڈ پر بیٹھتے وہ اپنے مطلب کی بات پر آیا۔

اذہان یہ بات روحا کے انکار پر ختم ہو چکی ہے روحا حیدر کی منگیتر ہے وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے

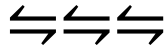
مجھے پروا نہیں وہ لاپرواہی سے بولا۔

دیکھو اذہان یہ ہمارے درمیان طے پایا تھا اگر روحا تمہارے ساتھ شادی سے انکار کرتی ہے تو تم ویسا ہی کرو گئے جیسا میں کہو گا اور ویسے بھی میں اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا میں نے دلاور کو زبان دی تھی کہ روحا اس کی بہو بنے گی اور میں سکینہ کے بھائی کو بھی زبان دے چکا ہو کہ فار یہ تمہاری دولہن بنے گی۔

تو یہ آپکا آخری فیصلہ ہے اذہان نے ضبط سے سرخ ہوئی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا آغا جان نے اثبات میں سر ہلایا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

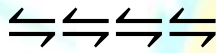
تو پھر ٹھیک ہے اب ویسا ہی ہوگا جیسے آپ چاہتے ہیں اذہان پر اسرار سا مسکراتا ان کے ہاتھوں کو لبوں سے چومتا وہاں سے اٹھ گیا جبکہ آغا جان اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھتے کچھ پر سکون ہوئے اذہان کے اتنی جلدی مان جانے کی انہیں امید نہیں تھی لیکن اس کے چہرے کی چمک اور لبوں پر سچی مسکراہٹ کو دیکھتے وہ پر سکون ہوئے تھے۔



سکینہ بیگم ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے اذہان کے کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ خالی تھا جبکہ واش روم سے پانی گرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی سکینہ بیگم کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتی اذہان کے اتارے گئے شوز اٹھا کر اس کی سہی جگہ رکھتے کوٹ کو بیڈ سے اٹھاتی ڈریسنگ روم میں رکھتی اس کی چھوٹی چھوٹی چیزیں سمیٹنے کے بعد صوفے پر آکر بیٹھی جب اذہان فریش ساٹاول سے سر کو صاف کرتا باہر نکلا اور سامنے سکینہ بیگم صوفے پر بیٹھا دیکھ ہلکا سا مسکرایا ماما آپ ابھی تک اٹھی ہوئی ہے اذہان ٹاول بیڈ پر رکھتا ان کے قریب صوفے پر بیٹھتا ان کی پیشانی چوم گیا جب تک تم گھر نہیں آتے مجھے سکون کہا آتا ہے سکینہ بیگم نے بھی اپنے خوب رویے کی پیشانی کو چوما لیکن ماما آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ایسے میں آپ کا اتنی دیر تک جاگتے رہنا اچھا نہیں اور کھانا لانے کی کیا ضرورت تھی مجھے کچھ خاص بھوک نہیں تھی ایسے کیسے بھوک نہیں تھی صبح ناشتہ بھی تم نے اچھے سے نہیں کیا تھا اور جہاں تک میں جانتی ہوں دوپہر کو بھی تم نے نہیں کھایا ہوگا چلو اب جلدی سے کھالو کھانے کی ٹرے اس کے سامنے کرتی تھوڑا سختی سے گویا ہوئی۔۔۔ ماما مجھے اچھا نہیں لگتا آپ میرے لیے جاگتی رہتی ہے اذہان نہ چاہتے ہوئے بھی کھانا کھانے لگا وہ اپنی پریشانی میں اپنی ماں کی ذات کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔ بس تھوڑے دن کی بات ہے تمہاری بیوی آجائے گی پھر میں یہ ڈیوٹی چھوڑ دوں گی پھر مجھے تمہاری ٹینشن نہیں ہوگی کیونکہ تمہاری ٹینشن کرنے والی کوئی اور جو آجائے گی سکینہ بیگم کے میٹھے طنز پر اذہان نے سپاٹ نظروں سے ان کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں ڈھونڈنے سے بھی سکینہ کو کوئی خوشی دیکھائی نہیں دی۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہوں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مجھے آغا جان نے بتایا ہے اور اب تو بھائی صاحب سے بھی بات ہو چکی ہے بہت جلد شادی کی ڈیٹ رکھی جائے گی اذہان کی نظروں کو خود پر جمادیکھ سکینہ نے تفصیل بتائی۔۔۔ سکینہ اذہان کی پسندیدگی سے اچھے سے واقف تھی لیکن اسے خوشی تھی کہ روحانے انکار کر دیا ورنہ وہ اچھے سے اسے سبق سیکھانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ خوش تھی کہ اس کی لاڈلی بھتیجی اس کے بیٹے کی دولہن بن رہی تھی۔۔۔ بس کھالیا میں نے کھانا دونوں کے ہاں ہلکے سے نیچے اتارتے وہ کہتا بنا سکینہ سے کچھ کہے ڈریسنگ کے ڈرامیں رکھا سگریٹ کا پیکیٹ اور لائٹس اٹھا کر وہ بلکونی کی طرف جاتا دروازے زور سے بند کر گیا پیچھے سکینہ اپنے بیٹے کے اداس چہرے کو دیکھ کر سارا معاملہ سمجھ چکی تھی لیکن دل سے متمن تھی کہ ان کی بھتیجی سب ٹھیک کر دے گی۔



آج سنڈے ہونے کی وجہ سے بھی افراد گھر پر ہی موجود تھے اور آج دھوپ بھی باقی دونوں کی نسبت کافی اچھی نکلی ہوئی تھی سبھی افراد باہر لان میں محفل لگائے بیٹھے تھے۔۔۔ جبکہ نیہار و حاور روحی مل کر سب کے لیے چائے بنا رہی تھی آج اتنے دونوں بعد سب اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

حیدر جب سے آیا تھا اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا اسے کسی سے کوئی مطلب نہ تھا یہاں تک دلاور اور روحی کو بھی اس نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا جبکہ آج دلاور کے سختی سے کہنے پر وہ سب کے ساتھ لان میں بیٹھا تھا جبکہ شکل پر بزاریت صاف واضح تھی جسے آغا جان کے ساتھ سکندر اذہان اور غازیان نے بھی نوٹ کیا تھا غازیان کو تو اپنا یہ کزن ذرہ اچھا نہیں لگتا تھا بھائی جب سے آیا تھا کمرے میں بند تھا جبکہ بہن تیز تیز زبان چلاتی سب پر پیار نچھاور کرتی پھر رہی تھی۔۔۔

سب اپنی اپنی باتوں میں ہی لگے تھے جب وہ تینوں ہاتھوں میں ٹرے تھامے وہاں آئی لو بھائی چائے بھی آگئی حیدر جو اپنے فون پر مصروف تھا دلاور کی آواز پر اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں روحی کے بالکل ساتھ چلتی روحا کو ہاتھ میں ٹرے لاتے دیکھ حیدر کی آنکھیں اس کی خوبصورتی کو دیکھ ساکت ہو گئی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



پینک شلوار قمیض میں اس کا چہرہ بھی پینک لگ رہا تھا جبکہ کے سر کو اچھی طرح ڈوٹے سے کور کرنے کے باوجود اس کے بال کھولے ہونے کی وجہ سے اس ڈوٹے سے بھی نظر آرہے تھے آنکھوں میں کاجل جبکہ لبوں پر ہلکا پینک کلر کالپ لوز لگائے وہ نہایت خوبصورت لگ رہی تھی اذہان جس کی نظریں بھی روح پر ٹکی ہوئی تھی اچانک اس کی نظر تھوڑے فاصلے پر بیٹھے حیدر پر پڑی جو روحا کو ہی یک ٹک دیکھ رہا تھا۔ اذہان کی آنکھیں پل میں لہو ہوئی رگیں غصے سے پھول گئی اُس نے غصے سے زور سے مٹھیاں بھیجی اور روحا کی جانب دیکھا جو مسکراتی ہوئی آغا جان کو چائے پکڑا رہی تھی اس کی مسکراہٹ پر جہاں وہ دل ہار بیٹھا تھا وہاں حیدر کیا چیز تھا اسے حیدر کے ساتھ ساتھ روحا پر بھی غصہ آیا جو آگے پیچھے تو کبھی اتنا تیار نہیں ہوئی تھی جبکہ آج تو تیار ہونے کا ریکارڈ توڑ دیا تھا بقول اذہان کی سوچ کے جبکہ وہ بیچاری تو برائے نام کا ہی تیار ہوئی تھی۔

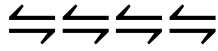
تمہیں کس نے کہا تھا چائے بنانے کو اذہان کی حد جب ختم ہوئی وہ اپنے جگہ سے کھڑا ہوتا غصے سے چلایا جہاں باقی سب جو خوش گپوں میں مصروف تھے چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے جبکہ حیدر جو تفصیلی روحا کا جائزہ لے رہا تھا بلکہ یہ کہنا درست ہوگا آنکھیں سیک رہا تھا اذہان کے چلانے پر ہڑبڑا کر نظریں روحا سے ہٹاتے اذہان کو دیکھنے لگا روحا نے شکایتی نظروں سے اذہان کی جانب دیکھا جو اسے ذلیل کرنے کا ایک موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔ میں نے پوچھا ہے کس نے تم سے بولا چائے بنانے کو اور آج کوئی خاص دن تھا جو اتنی تیار ہوئی ہو اذہان چلتا اس کے پاس آیا جو ٹیبل کے پاس کھڑی سب کو چائے پکڑا رہی تھی مدد طلب نظروں سے آغا جان کی طرف دیکھا جبکہ نہیہا اور روحی ڈر کر پیچھے آغا جان کے پاس چلی گئی تھی اذہان بی بیو یورسلیف یہ آپ کس طرح روحا سے بات کر رہے ہیں اور روحا کو ہم نے چائے بنانے کو کہا تھا آغا جان آگے بڑھتے روحا کو اپنے حصار میں لیتے اذہان کی جانب دیکھتے دبے دبے غصے سے بولے جبکہ وہاں موجود دلاور اور حیدر سمیت روحی بھی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اذہان اتنا دلاوری ایکٹ کیو کر رہے ہو یہاں سب اپنے ہی تو ہے سکندر نے اس کے مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کندھے پر ہاتھ رکھا جسے اذہان نے سرخ آنکھوں سے دیکھا سکندر نے آج پہلی بار اذہان کو اتنے غصے میں دیکھا تھا۔

ہاں اذہان بیٹا اس میں غصہ ہونے والی کیا بات ہے لڑکیوں کو تھوڑا بہت تو تیار رہنا ہی چاہیے میں نے ہی روح کو تیار ہونے کا بولا تھا اپنے کمرے میں رہ رہ کر مرجھاسی گی تھی سکینہ نے مسکراتے اذہان کی جانب دیکھتے کہا جبکہ سچ تو یہ تھا وہ حیدر کا سامنا روحا سے کروانا چاہتی تھی کیونکہ جب سے حیدر آیا تھا وہ بھی اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا جسے دیکھ کر سکینہ کو کچھ تو گڑبڑ کا احساس ہو رہا تھا اس لیے انہوں نے روحا کو تیار ہو کر باہر سب کے لیے چائے لانے کا بولا تھا تاکہ حیدر ایک بار روحا کو دیکھ لیتا انہیں پورہ یقین تھا حیدر ایک بار روحا کو دیکھنے کے بعد اس شادی سے انکار نہیں کرے گا اور حیدر کو یو مہوت ہو کر روحا کو دیکھتا دیکھ کر انہیں کہی نہ کہی اپنا پلان کامیاب ہوتا دیکھائی دے رہا تھا اذہان اپنے غصے کو اپنے اندر ہی دباتا آغا جان کے ساتھ لگی روحا پر ایک نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا ورنہ اگر مزید وہاں رہتا تو غصے سے سب کو نقصان پہنچاتا۔۔۔

اذہان گھر کی لڑکیوں کے معاملے میں تھوڑا سخت ہے اسے لڑکیوں کا بلا وجہ سجناسنوار ناپسند نہیں سکینہ مسکراتی دلاور اور حیدر کی جانب دیکھتی کہتے ہوئے رکسانہ کے ساتھ جا کر بیٹھ گی دلاور نے بات کو سمجھتے ہاں میں سر ہلایا ورنہ تو کچھ اور ہی سوچ ان کے دماغ میں آئی تھی جبکہ حیدر کو اذہان کا لہجہ ہر گز پسند نہیں آیا تھا چائے کا کپ لبوں سے لگاتے اس نے ایک بار پھر روحی اور نیہا کے ساتھ بیٹھی روحا کو اپنی نظروں کے حصار میں لیا اسے اندازہ نہیں تھا روحا اتنی خوبصورت ہو گی روحا کی خوبصورتی کو دیکھ کر اس کا ایمان ڈگمگایا کل جو اتنے اتنے بڑے دعوے کر رہا تھا کہ شادی سے انکار کر دے گا اب روحا کی خوبصورتی کے آگے درے کے درے رہ گئے تھے خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے روحا نے ارگرد نظریں دوڑائی تو حیدر کو خود کی جانب دیکھتا پا کر اس کی آنکھیں شرم سے جھکی جبکہ دوسری جانب اس کے شرم سے آنکھیں جھکانے پر حیدر کے لب ہلکے مسکرائے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



آگ کا شعلہ بنا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا اپنا غصہ بے جان چیزوں پر نکالنے لگا ڈریسنگ کی ساری چیزیں پل میں فرش کی زینت بنا گیا اس کا دل کر رہا تھا حیدر کی آنکھیں نوچ لے جن آنکھوں سے اس نے اس کی محبت اس کی زندگی کو دیکھا تھا کمرے کا خشر بگاڑنے کے بعد بھی جب اس کا غصہ کسی صورت کم نہ ہوا تھا سائیڈ ٹیبل کے ڈراسے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹس اٹھا کر بلکونی کی جانب بڑھا سگریٹ پھونکتے اس کی نظریں لان میں بیٹھی روحا پر ہی ٹکی ہوئی تھی حیدر کو اس کی جانب دیکھتا دیکھ کر اس کا اشتعال کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہا تھا لیکن جب روحا نے اس کی جانب دیکھ کر نظریں جھکائی تھی وہی اذہان خان کے غصے کی انتہا ہوئی تھی ہاتھ میں پکڑے جلتے سگریٹ کو ہاتھ میں مسلتے اس نے پل میں ایک فیصلہ کیا تھا جبکہ روحا کو تو وہ اس گستاخی کا اچھا خاصہ سبق سیکھانے کا ارادہ باندھ چکا تھا۔

## Episode 4

ڈیڈ آپ نے وعدہ کیا تھا مجھے اپنا گاؤں دیکھائے گئے روحی نے دلاور کے کندھے کے ساتھ لگتے انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا۔۔۔ بالکل بیٹا مجھے اپنا وعدہ یاد ہے اور میں نے غازیان کو کہا ہے وہ آپکو پورا گاؤں دیکھا دے گئے تبھی غازیان لاونج میں داخل ہوا اسلام علیکم چاچو۔۔۔ غازیان نے دلاور کو سلام کیا اور ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا غازیان کی حال ہی میں سٹڈی کمپلیٹ ہوئی تھی وہ بھی اب سکندر اور اذہان کے ساتھ آفس جاتا تھا غازیان ابھی سیکھ رہا تھا اس لیے وہ دونوں اس پر ابھی زیادہ برڈن نہیں ڈالتے تھے۔۔۔ ڈیڈ میں ان کے ساتھ کہی نہیں جاؤ گی روحی نے غازیان کی جانب دیکھتے منہ بگارتے کہا غازیان جو اندر داخل ہوتے ان کی باتیں سن چکا تھا روحا کی بات پر اس نے ایک پل کے لیے اس کا چہرہ دیکھا پھر دوسرے ہی پل نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پتہ نہیں کیوں وہ لڑکی ہمیشہ اسے اپنی بچکانہ باتوں سے غصہ دلاتی تھی روحی بیٹا یہ کیا بات ہوئی غازیان سے آپ کو کیا مسئلہ ہے مسئلہ مجھے نہیں انہیں مجھ سے ہے آپ اذہان بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دے وہ بہت اچھے اور سویٹ ہے اذہان کا ذکر کرتے اس کے لبوں پر نرم مسکراہٹ آئی جو غازیان کو ایک آنکھ نہ بھائی۔۔ چاچو میں جا رہا ہوں اگر آپ کو شہزادای کو چلنا ہے تو ٹھیک ورنہ میرے پاس اتنا فری ٹائم نہیں ہے وہ کہتا باہر نکل گیا جبکہ پیچھے سے روحی نے منہ بنایا روحی بیٹا اذہان آفس میں ہے اور نہ جانے وہ کب فری ہو۔۔ اس لیے آپ غازیان کے ساتھ چلی جاؤ دلاور نے اسے پیار سے سمجھایا۔ جسے نہ چاہتے ہوئے بھی روحی کو ماننا پڑا۔

==

روحی اپنے ساتھ نیہا کو لاتی گاڑی کی پیچھلی سیٹ پر آکر بیٹھی غازیان جو کافی دیر سے اس میڈم کا انتظار کر رہا تھا اس کا نیہا کو پیچھے لے کر بیٹھنا اس کے غصے میں مزید اضافہ کر گیا میں کوئی تم لوگوں کا ڈرائیور نہیں نیہا آگے آکر بیٹھو غازیان نے مرر سے پیچھے دیکھتے کہا جس پر روحی نے آنکھیں چھوٹی کرتے مرر سے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھا جو ہلکی ہلکی سرخ تھی روحی جب سے آئی تھی اس نے نوٹ کیا تھا غازیان اذہان اور سکندر سے بہت الگ تھا اذہان اور سکندر گھر والوں سے پھر ہنسی مزاق کر لیتے تھے لیکن غازیان کو اس نے ایک بار بھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا نیہا غازیان کے کہنے پر جلدی سے پیچھے سے آگے والی سیٹ پر آکر بیٹھی تھی پیچھے روحی نے خود کے اکیلے رہ جانے پر منہ بنایا تھا نیہا کے آگے آکر بیٹھنے پر غازیان نے گاڑی آگے بڑھادی۔

تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر روحی کی پٹر پٹر شروع ہو چکی تھی جو نیہا کی سیٹ پر جھکی اس سے باتیں کر رہی تھی غازیان کا خیال کرتے وہ اپنی طرف سے آرام آرام سے بول رہی تھی کیونکہ پہلے دن ہی اسے غازیان سے اسے زیادہ بولنے پر ڈانٹ پر چکی تھی لیکن اس کے باوجود غازیان کو اسکی باتیں صاف سنائی دے رہی تھی۔۔ جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

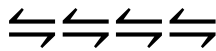
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



اسے اپنی زمینیں باغ اور گاؤں دیکھانے کے بعد وہ انیس گھرا ہا تھا جب راستے میں ایک ندی کے کنارے کچھ بچوں کو ایک درخت کے ساتھ لٹکائے گئے جھولے پر جھولے لیتے دیکھ اس کا دل بھی وہاں جانے کا کیا اس نے غازیان کو گاڑی روکنے کہا جس پر غازیان نے سختی سے اسے منع کرتے آنکھیں دیکھائی جس کا روحی پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا الٹا وہ منہ پھلاتی اسے دلاور کی دھمکی دینے لگی کہ وہ ڈیڈ کو بتائے گی نیہانے منہ پھولا کر بیٹھی روحی کی جانب دیکھا جو کتنی دلیری سے غازیان خان کو دھمکی دے رہی تھی جہاں سب کزن اس سے بات کرتے ڈرتے تھے وہاں یہ لڑکی کھلم کھلا اسے دھمکی دے رہی تھی نیہانے روحی سے نظریں ہٹا کر ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے اپنے بھائی کی جانب دیکھا جس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی جبکہ غازیان کے چہرے سے بیزاریت کا اندازہ اچھے سے ہو رہا تھا۔

پانچ منٹ ہے تمہارے پاس غازیان کہتا گاڑی سے باہر نکل گیا پیچھے روحی اس کے گاڑی روکنے پر خوش ہوتی گاڑی سے باہر نکلی اور نیہا کو لیتی ندی کنارے گی۔

غازیان نے سگریٹ سلگاتے ندی کے کنارے کی جانب دیکھا جہاں روحی بچوں کے ساتھ بچی بنی جھولے پر بیٹھی جھولے لیتی اونچی اونچی مسکرا رہی تھی۔

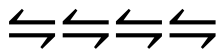


روحانی آپ بھی روحی اور نیہا کے ساتھ چلی جاتی وہ کیچن کا کام ختم کرتی تھوڑی دیر آغا جان کے پاس ان کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے آئی تھی جب آغا جان نے اس کے ادا اس چہرے کو دیکھتے کہا۔۔۔ روحا کا خود بڑا دل تھا ان کے ساتھ جانے کا اور وہ تیار بھی ہو گئی تھی لیکن سکینہ بیگم نے یہ کہہ کر جانے سے منع کر دیا کہ کھانا کون بنائے گا اور جب تک وہ کھانا نہیں بنا لیتی وہ کہی نہیں جاسکتی اس لیے اس نے روحی اور نیہا سے اپنی طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے ساتھ چلنے سے منع کر دیا۔۔۔ ویسے تو حویلی میں ملازم بہت تھے لیکن گھر کے مرد و کو ملازموں کے ہاتھوں کا کھانا پسند نہیں تھا اس لیے سکینہ اور ر کسانہ کے بعد روحا ہی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سب کے لیے کھانا بناتی تھی زیادہ تر کھانا تو سکینہ روحا سے ہی بنواتی تھی صبح کا ناشتہ بھی روحا ہی بناتی تھی۔

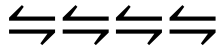
نہیں آغا جان میرا جانے کا دل نہیں کر رہا تھا آج میرا آپکے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا دل کر رہا تھا روحا جوتے اتار کر بیڈ پر آغا جان کے ساتھ بیٹھی۔۔۔ میرا بچہ آغا جان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ آغا جان آپ سے ایک بات پوچھوں روحا آغا جان کے کندھے پر سر رکھتے گویا ہوئی ایک کیا تم ہزار باتیں پوچھوں۔۔۔ آغا جان کیا میں بُری ہوں روحا کالجہ نم ہوا۔۔۔ نہیں میری بچی تو بہت اچھی ہے بلکہ ایک حرا ہے آپ جیسی بیٹیاں تو قسمت والوں کو ملتی ہے اگر میں اتنی اچھی ہو تو بابا مجھے چھوڑ کر کیو چلے گئے ماما کو تو اللہ نے اپنے پاس بلا لیا لیکن بابا تو میرے ساتھ رہ سکتے تھے پھر انہوں نے مجھے کیوں نہیں اپنا یادگار دیا روتے ہوئے گھٹی گھٹی آواز میں بولی جس پر آغا جان کا دل تڑپ گیا نہیں میری بچی روتے نہیں رونا تو آپ کے باپ کو چاہیے جس نے آپ جیسی بیٹی کو کھو دیا اور آپ انہیں یاد ہی کیو کر رہی ہے ہم ہے نہ آپ کے پاس کہ ہمارا پیار آپکے لیے کافی نہیں۔۔۔ نہیں آغا جان آپ میرے لیے بہت عزیز ہے شاید ہی آپ سے بڑھ کر ہمیں کوئی پیار کریں لیکن۔۔۔ لیکن ویکن کچھ نہیں اگر آپ واقعی ہمیں اپنا کچھ سمجھتی ہے تو آپ اس انسان کو یاد کر کے کبھی نہیں روئے گی آغا جان اس کے سر پیار کرتے مان سے بولے جس پر روحا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ چلو اب جلدی سے ہمارے سر کی مالش کر دو تمہاری ان فضول کی باتوں نے میرا سر درد کروا دیا ہے آغا جان مسکرا کر بولے تو روحا بھی مسکراتی جلدی سے اٹھتی مالش کی بوتل ڈریسنگ سے اٹھاتی ان کے پاس آئی۔



بچاؤ بچاؤ۔۔۔ بھائی بھائی۔۔۔ غازیان جو سگریٹ پیتا ہوا اپنے موبائل پر مصروف تھاندی کے پاس سے مختلف آوازیں سنتا سگریٹ پھینکتا اس کی جانب بھاگا جہاں نہاندی کے کنارے کھڑی بچوں کے ساتھ اونچی اونچی چلا رہی تھی جبکہ ندی کے بیچونچ کوئی وجود ہاتھ پاؤں چلاتا خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

غازیان کو اسے پہنچانے میں وقت نہیں لگا تھا۔ بھائی گڑیا ڈوب رہی ہے پلیز اسے بچالیں غازیان کو دیکھتے نہ اس کی جانب لپکی یہ وہاں کیسے پہنچی لہجہ بے حد پر سکون اور سپاٹ تھا بھائی وہ بچوں کے ساتھ پانی میں کھیل رہی تھی اور کھیلتے کھیلتے وہ گہرائی میں چلی گی پلیز بھائی گڑیا کو بچالیں نہ اس کا رور و کر بُرا حال ہو رہا تھا غازیان کو غصہ تو بہت آیا روحی پر اور شاید وہ اُسے اتنی جلدی بچاتا بھی نہ لیکن نہ اس کا روتے ہوئے بار بار اس سے التجا کرنا اسے اس کو بچانے پر مجبور کر گیا وہ پاؤں سے شوز اتارتا ہاتھ میں پہنی گھڑی اور شرٹ اتارتا نہ اس کو پکڑتا پانی میں کودا اور کچھ ہی سکینڈ میں وہ روحی تک پہنچ گیا روحی جو خود کو بچانے کے لیے ہاتھ پیر چلا رہی تھی اپنی کمر پر کسی کا ہاتھ محسوس کرتی اور پھر ایک دم سے کسی کے اوپر اٹھانے پر وہ جلدی سے مقابل کی گردن میں دونوں بازوؤں سختی سے خائل کئے چہرہ اس کی گردن میں چھپا کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی غازیان اس کے وجود کو خود سے لگا دیکھ اور اس کی سانس اپنی گردن پر محسوس کئے کچھ سکینڈ کے لیے ساکت ہو ا زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی اس کے اتنے قریب آئی تھی ورنہ اپنی اب تک کی زندگی میں اس نے کسی بھی لڑکی کو اپنے پاس بھٹکنے نہیں دیا تھا مگر آج ایک نرم گرم لمس اپنے وجود پر محسوس کئے اس کا دل ایک پل کے لیے دھڑکا اپنی حالت سے گھبراتے اس نے فوراً روحی کو خود سے دور پھینکا جس سے روحی ایک بار پھر پانی میں غوتے کھانے لگی۔۔۔ جسے ہوش میں آتے غازیان نے پھر تھاما روحی اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتی گہرے گہرے سانس بھرتی شکوہ کن نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی جو اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے انور کئے اسے لیے ندی کے کنارے کی جانب بڑھنے لگا ندی کے کنارے لاتے اس نے اسے چھوڑا نہ اس کا گتہ ہوئی اس کے قریب آئی اور ہاتھ میں پکڑی غازیان کی شرٹ اس کے گرد پھیلائی جبکہ روحی کی اپنی شال پانی میں کہی بہہ گی تھی غازیان نے اپنے شوز پہنے جبکہ نہ اس کو اپنی شرٹ اس کے گرد پھیلاتے دیکھ اس نے نفی میں سر ہلاتے گاڑی کی جانب چل دیارات کا اندھیرا ہر سو ہلکا ہلکا پھیلنا شروع ہو چکا تھا اور سردی بھی بڑھ گئی تھی نہ اس بچوں کو گھر جانے کا کہتی سردی سے کانپتی روحی کو لے جلدی سے گاڑی کی جانب بڑھی اور روحی کے ساتھ اس بار اس کے ساتھ پیچھے ہی مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بیٹھی جس پر غازیان بھی خاموش رہا۔۔۔ ان دونوں کے گاڑی میں بیٹھنے پر غازیان نے جلدی سے گاڑی کا ہیٹر آن کیا اور گاڑی گھر کے راستے پر ڈالی۔۔



روحی تم ٹھیک ہوں مسلسل کانپ رہی روحی کو دیکھتے اس نے اس سے پوچھا ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے سردی تھوڑی کم ہوئی تھی لیکن کپڑے کیلے ہونے کی وجہ سے اس کا وجود ابھی بھی ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اور ہونٹ بھی نیلے پر چکے تھے بھائی آپ ٹھیک ہے بے سختی نہا کو اپنی بھائی کا خیال آیا بھگے تو وہ بھی تھے اور اوپر سے ان کی شرٹ بھی روحی نے پہن رکھی تھی اتنی سردی میں ایک گیلی پینٹ اور بنا شرٹ کے ان کا کیا حال ہو رہا ہو گا یہ سب سوچ آتے ہی نہا کہ دل دکھا۔۔ میں بالکل ٹھیک ہو تمہاری دوست کی طرح نازک جان نہیں جو ذرہ سی سردی برداشت نہیں کر پار ہی غازیان کہتا طنزیہ مسکرایا روحی نے سرد آنکھیں اٹھا کر مرر سے اس کا چہرہ دیکھا کاش جتنی ان میڈم کی زبان چلتی ہے اتنی عقل کا استعمال کیا ہوتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی غازیان کو بات بات پر طعنہ دیتا دیکھ روحی چڑی۔۔ نہیں چاہیے تمہاری شرٹ ایک شرٹ کیا دے دی بہت ماہان بن گئے ہوں روحی نے شرٹ اتارتے اس کی اگلی سیٹ پر پھینکی اور مجھے بچا کر مجھ پر آپ نے جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ بھی میں بہت جلد چکا دو گی روحی کے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھ پہلی بار غازیان کے لب ہلکے سے مسکرائے ورنہ جب سے آئی تھی اس کا خون ہی جلا رہی تھی۔۔

روحی میری جان سردی لگ جائے گی تمہیں۔۔ پلیز پہن لو نہا نے شرٹ واپس اٹھاتے اس کی جانب بڑھائی جسے روحی نے پھر سے جھٹک دیا روحی کے بار بار ایسا کرنے پر اذہان کو کافی غصہ آیا شرٹ مجھے دے دو نہا کے ہاتھ سے شرٹ لیتے اس نے خود پہن لی جسے نہا سمیت روحی نے کپکپاتے دیکھا غازیان نے تیز ڈرائیونگ کرتے انہیں کچھ ہی منٹوں میں حویلی پہنچایا نہا روحی کو اپنی شال میں لپیٹتے اسے اپنے ساتھ لگاتی اندر لے گی پیچھے غازیان بھی ان کے پیچھے پیچھے اندر کی جانب بڑھا تھا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



ہائے کیا ہوا بچی کو لاونچ میں بیٹھی سکیں اور رکسانہ دوڑتی ان دونوں کے پاس آئی جبکہ غازیان سائیڈ سے ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا پیچھے نہانے ان دونوں کو پوری کہانی بتائی نہایت روحی کو اس کے کمرے میں لے جاؤ میں اس کے لیے گرم چائے بنا کر لاتی ہوں اس سے اس کی سردی تھوڑی کم ہو جائے گی رکسانہ کہتی جلدی سے کیچن کی جانب بڑھی جبکہ نہا اسے لیے اس کے کمرے کی جانب۔

==

رات کا تقریباً ایک کاٹا تم تھا وہ دبے قدموں آرام سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا اور سامنے بیڈ پر لیٹے وجود کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگے کلوروفارم لگا رومال نکال کر اس نے بیڈ پر سوئے ہوئے وجود کے ناک پر رکھا جس پر وہ چند ہی سکینڈ میں اپنے ہوش گنوا چکا تھا بے ہوش ہوئے وجود کندھے پر ڈالتا وہ جیسے خاموشی سے آیا تھا ویسے ہی خاموشی سے نکلتا چلا گیا۔

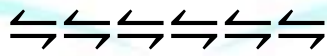
==

صبح جب حیدر خان کی آنکھ کھلی اس کی آنکھوں پر بلیک پیٹی بندھی ہوئی تھی اس نے پریشان ہوتے اپنی آنکھوں سے پیٹی ہٹانے کے لیے جیسے ہی ہاتھ اٹھانا چاہا اٹھانہ سکا کیونکہ کہ اس کے ہاتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔۔۔ یہاں کوئی ہے حیدر اونچی آواز میں چلایا۔ میں کہا ہوں مجھے یہاں کون لایا ہے جہاں تک اسے یاد تھا وہ رات کو اپنے کمرے میں ہی سویا تھا تو پھر وہ یہاں کیسے آیا تھا۔ کوئی ہے مجھے یہاں کیولائے ہو حیدر نے اب چلانا شروع کر دیا تھا۔

کیوں اتنا شور مچا رہے ہوں اذہان ہاتھوں میں پیٹی باندھتا اپنی مخصوص بھاری آواز میں بولتا اس کے نزدیک گیا۔ کون ہو تم کیوں مجھے یہاں لائے ہو آواز کی سمت کا تعین کرتا وہ اس جانب بڑھا ابھی بتاتا ہو کیونکہ تمہیں یہاں لایا ہو حیدر کو پینچینگ بیگ سمجھتے اس کے منہ پر گلوں کی برسات شروع کر چکا تھا حیدر اچانک ہونے افتاد پر خود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور کچھ ہی لمبے کھانے کے بعد زمین پر گرا تھا بس اتنا ہی دم تھا جبکہ آنکھیں تو کافی اچھی سیک لیتے ہوں اذہان کی آنکھیں بے حد سرخ جبکہ غصے سے رگیں پھولی مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہوئی تھی یہ رات اس نے کانٹوں پر گزاری تھی لیکن اب حیدر پر غصہ اتارتے اسے کچھ ملا تھا۔ تم ہے کون اور بلا وجہ مجھے کیو مار رہے ہو میری تمہارے ساتھ کیا دشمنی ہے ابھی کچھ دن پہلے ہی تو میں باہر سے آیا ہوں حیدر نے اپنے ہاتھوں کو چھوڑانے کی کوشش کی جو کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اذہان نے آگے بڑھ اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا اور بنار کے اس پر برس پڑا اس کے چہرے پر پیٹ پر ٹانگوں پر درادر وار کرتا اس ادھ مرا کر گیا مار کھاتے کھاتے حیدر کے منہ سے خون نکلنے لگا لیکن پھر بھی اس نے اپنے ہاتھ چھوڑانے کی کوشش جاری رکھی۔

ایک آخری بار اس کے حو بصورت چہرے کا نقشہ بگارتے باہر کھڑے اپنے آدمی کو بلاتا اسے یہاں سے لے جانے کو کہا جس پر وہ اسے گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر لے گیا حیدر خان کا حساب تو برابر ہو گیا اب جانم تمہاری باری۔۔۔ سزا کی حقدار تو تم بھی ہو تمہاری ان پیاری آنکھوں نے کسی کو دیکھ کر جھک جانے کی گستاخی کیسے کی تمہیں تو سزا دینی لازم ہے لیکن تمہاری سزا اس سے مختلف ہو گی ہاتھوں سے پٹی کھولتا وہ روحا کے بارے میں سوچتا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔



صبح پورا خان ویلاڈاٹنگ ٹیبل پر ناشتے کے لیے موجود تھا سوائے سکندر خان کے آغا جان سربراہی کر سی پر بیٹھے پورے کنبے کو ایک ساتھ دیکھ خوشی سے مسکرائے تھے نہیابیٹا جاؤ سکندر کوناشتے کے لیے بلا لاؤ رکسانہ نے روحی کے ساتھ بیٹھی نہیابیٹا کو مخاطب کرتے کہا جو بریڈ کا پیس پکڑے منہ میں رکھنے والی تھی رکسانہ کی بات پر اس کا ہاتھ رُکا اس نے بے یقینی کے عالم میں رکسانہ کی جانب دیکھا جو سب کوناشتے سرو کرنے میں مصروف تھی نہیابیٹا کا ایک دل کیا ان کی بات کو نظر انداز کر دے لیکن جان بوجھ کر ان کی بات کو نظر انداز کرنا اسے سہی نہیں لگا اگر وہ سنتی نہ تو الگ بات تھی مرنے کی نہیابیٹا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اوپر والے پورشن کی جانب بڑھی اوپر والا پورشن سکندر اور اذہان کا تھا جبکہ اس سے اوپر والا پورشن غازیان کے استعمال میں تھا خان حویلی تین منزلہ پر مشتمل اپنی مثال آپ تھی اس حویلی کو جدید طرز مزید اچھے اچھے ناولز پر ہننے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

عمل سے تعمیر کیا گیا تھا جبکہ غازیان نے اپنا پورشن خود تعمیر کروایا تھا اپنی نیچر کے حساب سے اور اس کے پورشن میں سکندر اور اذہان کے علاوہ اس کے ایک خاص ملازم کو جانے کی اجازت تھی بس باقی گھر والوں نے اس کا پورشن بس ایک بار ہی دیکھا تھا جب وہ تعمیر ہوا تھا اس کے بعد وہاں کوئی نہیں گیا تھا۔

مرے مرے قدم اٹھاتی وہ سکندر کے کمرے کے پاس آکر رکی اس کی اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اُس دن کی اپنی کی جانے والی حرکت اسے بھولی نہیں تھی نہ جانے کیسے اس میں اتنی ہمت آئی تھی کہ وہ سکندر کے سامنے اپنے سر سے ڈوپٹہ اتار گی تھی ڈوپٹے کے بارے میں یاد آتے ہی اس نے کندھے پر جھول رہے ڈوپٹے کو اٹھا کر اچھے سے سر پر رکھا اور ساری ہمت جمع کرتے دروازہ ناک کیا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ اس نے دروازہ دوبارہ سے ناک کیا پھر کوئی جواب نہیں آیا ایک دل کیا واپس چلی جائے لیکن ر کسانہ تائی کا جواب دیے بنا کیسے جاتی تیسری بار دروازہ ناک کرنے پر جب کو ر سپونس نہ آیا تو دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گی لیکن خالی کمرہ خالی تھا کمرہ تو بہت صاف رکھا ہے جناب نے ہمارا خود کا کمرہ اتنا صاف نہیں ہوتا جتنا ان کا ہے نہ اس کے کمرے کو دیکھتی سر ہائے بنانہ رہ سکی ہر چیز سلیقے سے اپنی اپنی جگہ پر پڑی ہوئی تھی ایسا لگتا تھا کوئی اس کمرے میں رہتا ہی نہیں ہے نہ ابھی انہیں سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب سکندر واش کا دروازہ کھولتا باہر آیا دروازہ کھلنے کی آواز پر نہانے اس جانب دیکھا جبکہ سکندر کو خالی ٹاول میں دیکھ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا اور چلای آپ بنا کپڑوں کے باہر کیسے آگئے سکندر جو اسے اپنے کمرے میں دیکھ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا نہیہا کی اگلی حرکت دیکھ اس کے لب ہلکے مسکرائے یہ میرا کمرہ ہے میں کپڑوں میں باہر آؤ یا بنا کپڑوں کے تم ہوتی کون ہوں مجھ سے سوال کرنے والی سکندر کہتا اپنی وراڈروب کی جانب بڑھا میں مانتی ہو کمرہ آپکا ہے لیکن اپنے کمرے میں بھی اتنی بے ہودہ حرکت کون کرتا ہے ہاتھ ابھی بھی چہرے پر رکھے ہوئے تھے میں کرتا ہوں سکندر اپنا ڈریس نکالتا اس کی جانب بڑھا اس کے جواب پر نہانے غصے سے اپنی پہلے سے بند ہوئی آنکھیں مزید زور سے میچی وہ تائی امی آپکو ناشتے کے لیے نیچے بلا رہی ہے نہانے جلدی مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

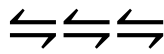
سے اپنے یہاں آنے کی وجہ بتائی اور بنا اس کی جانب دیکھے دروازے کی جانب پلٹی۔۔۔ جا کھار ہی ہوا ب  
آہی گی ہو تو جلدی سے میرے ڈریس کے ساتھ کی ٹائی اور میرے شوز نکال دو میں تب تک چنچ کر کے  
آتا ہوں سکندر کی بات پر نہا کے دروازے کی جانب بڑھتے قدم تھے اور اس نے خیر انگی سے سکندر کی  
جانب دیکھا جہاں اس کی نظریں اس کے چہرے سے ہوتے اس کے سینے پر پڑی سکندر کے سیکس پیک کو  
دیکھ کر اس کی آنکھیں پھتر کی ہوئی اس نے آج تک فلموں ڈراموں میں ہی لڑکوں کے ایسے سیکس پیک  
دیکھے تھے لیکن آج لائیو یہ نظارہ دیکھ اس کی دلی مردا جیسے پوری ہوئی تھی اس کی نظریں اپنے سکس  
پیک پر دیکھتے سکندر کے لب مسکرائے۔۔۔ میں بے ہودہ حرکتیں کرتا ہوں پھر تمہاری یہ حرکت کس  
زمرے میں آئی گی سکندر مسکراتا ہوا اس کے قریب ہوا سکندر کی آواز پر نہا جیسے ہوش میں آئی اسے  
اپنی بے ہودی پر بہت شرمندگی ہوئی وہ۔۔۔ وہ میں اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی جبکہ الفاظ زبان سے ادا  
ہونے سے انکاری تھے آپ جان بوجھ کر ایسے میرے سامنے آئے ہے تاکہ مجھے شرمندہ کر کے باتیں  
سنا سکیں جبکہ کوئی بات نہ بن سکی تو سارہ الزام سکندر پر لگا گی میرے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں ہوتا جو تمہیں  
شرمندہ کرنے کے پلان بناتا ہو اور پھر تمہاری انسٹ کرو سکو وہ کام تم خود باخوبی کر سکتی ہوں چلو اب  
جلدی کام پر لگ جاؤ اور یہ کام ختم کر کے میرے لیے چائے لے آنا میں بس چائے پیو گانا شتہ نہیں کرو گا  
سکندر اس کی جانب دیکھے بنا کہتا ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا۔۔۔ جبکہ پیچھے نہانے خود کو ہزار صلاواتیں  
سنائی نہا تو ایک نمبر کی پاگل ہے کیا تو نے پہلی بار سیکس پیک دیکھے تھے حویو ترسی ہوئی آتمہ کی طرح  
گھورے جارہی تھی ہزار بار تو ان فلموں ڈراموں میں دیکھ چکی ہے خود سے بڑبڑاتے سکندر کے بتائے  
کام کرتی اس کے کمرے سے نکل آئی تھی اور واپس کبھی بھی اس کے کمرے میں جانے سے اس نے توبہ  
کی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



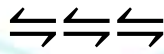
## Episode 5

خان حویلی کے باہر ایک گاڑی آکر رُکی اور گیٹ کے بالکل سامنے حیدر کو پھینکتے تیز رفتار سے وہاں سے غائب ہوئی چوکیدار بھاگتا زمین پر پڑے وجود کو دیکھ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور کندھے سے پکڑ کر اس نے جیسے ہی اس وجود کو سیدھا کیا سامنے حیدر خان کو خون میں لت پت بے ہوش دیکھ وہ جلدی سے اندر کی جانب بھاگا اور کچھ گارڈ کو ساتھ لیے وہ حیدر خان کے بے ہوش وجود کو اٹھاتے اندر کی جانب بڑھے خان حویلی والے جہاں ناشتہ کرنے میں مصروف تھے ان کے پاس ایک ملازم آیا اور انہیں ساری صورت حال کا بتایا جس پر سب بہت پریشان ہوئے جبکہ روحی تو باقاعدہ رونا شروع ہو گئی تھی آغا جان سمیت سب اٹھتے دروازے کی جانب بڑھے اور ملازموں کے بازو میں حیدر خان کے بے جان وجود کو دیکھ دلاور تڑپ کر اس کی جانب بڑھے کیا ہوا میرے بیٹے کو اس کا یہ حال جو ان بیٹے کی یہ حالت دیکھ ان کی آنکھیں بیگھنے لگی جبکہ ایک سائیڈ پر اذہان خان آفس کے لیے بالکل تیار کھڑا اپنے کارنامے پر خود کو سراہا رہا تھا اس کا تو بس چلتا وہ اسے اس دنیا سے ہی اٹھا دیتا لیکن اپنے بوڑھے چاچو پر رحم کھاتا اسے بخش گیا دلاور پیچھے ہٹوا سے جلدی سے اس کے کمرے میں لے جاؤ اور اذہان بیٹا آپ ڈاکٹر کو کال کرو آغا جان بھی حیدر کی یہ حالت دیکھ پریشان ہوئے تھے کیونکہ ان کا کوئی دشمن نہیں تھا جو ان کے گھر والوں کو نقصان پہنچاتا ہمیشہ سب کے ساتھ انہوں نے خوشگوار تعلقات ہی بنائے تھے اگر بزنس میں بھی ان کا کوئی دشمن تھا تو وہ ان کے گھر کے افراد کو نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔



ڈاکٹر حیدر کو چیک کر کے اس کی مرہم پٹی کر کے اور کچھ میڈیسن لکھ کے دے کر جا چکا تھا حیدر کی حالت بہت خراب ہے لگتا ہے کسی نے فرصت سے اس پر اپنی بھر اس نکالی ہے یہاں تک کہ اس کے ناک کی ہڈی بھی ٹوٹ چکی ہے غازیان ڈاکٹر کو روانہ کرتا اذہان کے ساتھ آفس کے لیے حویلی سے نکل مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

رہا تھا جب اس نے اسے حیدر کی حالت بتائی کیوں تمہیں افسوس ہو رہا ہے یا ہمدردی ہو رہی ہے حیدر خان سے ناہی مجھے کوئی افسوس ہو رہا ہے اور نہ ہی مجھے کوئی ہمدردی ہے اس سے بس تجسس ہو رہا ہے کہ آخر وہ بندہ ہے کون جس نے خان حویلی والوں سے دشمنی نکالی ہے غازیان کا لہجہ ہر طرح کے احساس سے عاری تھا۔۔۔ ابھی کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ خان حویلی والوں سے دشمنی مول لے سکیں اذہان کے پر سکون لہجے اور اٹیٹیوڈ کو دیکھ غازیان کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو کہی یہ دشمن گھر کا تو نہیں غازیان کے کہنے پر اذہان کے قدم اپنی جگہ رُکے اور اس نے مڑ کر اپنے سے دو قدم پیچھے کھڑے غازیان کی جانب دیکھا ہو بھی سکتا ہے۔۔ لہجہ بالکل سپاٹ تھا غازیان کو سکینڈ لگا تھا بات سمجھنے میں اس کے لب ہلکے مسکرائے تو کیا میں وجہ جان سکتا ہوں اس دشمنی کی۔۔ وجہ تم جانتے ہوں اور کل اس نے میری محبت پر نگاہ ڈال کر گناہ کیا تھا جس کی سزا تو لازم تھی اور رزلٹ تمہارے سامنے ہے اذہان کہتا پر اسرار مسکراہٹ لبوں پر سجا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا پیچھے غازیان نے نفی میں سر ہلایا اور اپنی گاڑی کی جانب چل دیا۔



ہاں کیا خبر لائے ہوں۔ سرکار خان حویلی کے لڑکے کو کسی نے بہت بُری طرح مارا ہے لگتا ہے آپکے علاوہ بھی ان کا کوئی دشمن ہے جو ان سے بدلہ لینا چاہتا ہے میرے سے زیادہ خطرناک دشمن ان کا کوئی نہیں ہو سکتا وہ جو کوئی بھی ہے اپنے بندوں سے کہہ کر فوراً اس کا پتہ کرواؤ منہ میں پان رکھتی وہ ہال میں رکھے بڑے سارے جھولے پر بیٹھی اور کوئی خبر۔۔ سرکار سننے میں آیا ہے کہ شمس خان اپنی پوتی کی شادی کرنے والا ہے آدمی اس کے پہلو میں سر جکائے بیٹھتا ہوا بولا۔۔ بہت خوب یہ خبر سنا کر تم نے تو میرا دل خوش کر دیا اب میں دیکھتی ہو وہ بڈھا کیسے اپنی پوتی کی شادی کرواتا ہے سارے زمانے کے سامنے اسے رسوا کرنے کو ادیا تو میرا نام بھی راسیلی نہیں۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ارے راسیلی چند ابائی تجھے بلارہی ہے آج پھر تیرا وہی عاشق آیا ہے ایک لڑکی اسے چند ابائی کا پیغام دیتی مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گی اب تم جاؤ اور مجھے ساتھ ساتھ خان حویلی والوں کی طرف سے آگاہ کرتے رہنا راسیلی ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہتی خود اٹھ کر اندر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

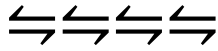
چند ابائی کا یہ کوٹھا بہت مشہور تھا جہاں لوگ اپنی طلب پوری کرنے آتے تھے جن میں زیادہ تر تعداد بڑے لوگوں کی تھی جنہیں اللہ نے سب کچھ دے رکھا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے نفس کی خواہشات سے مجبور ہو کر یہاں آتے تھے جہاں بہت ساری لڑکیاں اپنی مرضی سے کام کرتی تھی جبکہ کچھ زبردستی سے لیکن ایک بار جو اس کوٹھے پر آ جاتا تھا واپس نہیں جاتا تھا اور کوئی اگر بیچ بچا کر نکل بھی جاتی تھی تو یہ معاشرہ انہیں نہیں اپناتا تھا جن میں سے تو کوئی خود کشی کر لیتی تھی اور جن میں یہ فعل انجام دینے کی ہمت نہیں ہوتی تھی وہ واپس اس گندگی میں آ جاتی تھی۔ انہیں میں سے ایک راسیلی تھی جو چند ابائی کا لکی چارم تھی جس کے آنے سے اس کے کوٹھے کی رونک دو گنی ہو گئی تھی یہاں ہر کسی کو وہی چاہیے ہوتی تھی لیکن اس کی قیمت اتنی زیادہ تھی کہ لوگ بس تصور میں ہی اسے سوچ سکتے تھے جبکہ جو اس کی قیمت ادا کر دیتے تھے دوبارہ اس سے ملنے کے خواشمند رہتے تھے۔۔

کیونکہ اپنے عاشق کو تڑپا تڑپا کر مارنے کا ارادہ ہے ساسیت کا ابھرتا ستار اشعوب ملک جو تقریباً چالیس سال کا تھا راسیلی پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا روز وہ اچھی خاصی قیمت دے کر اس کے وجود سے اپنی طلب مٹاتا تھا۔۔

ملک صاحب آپ نے وہ مہاورا تو سنا ہو گا صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے راسیلی سلک کی ریڈ ساری زیب تن کئے ٹہلتی ہوئی شعیب ملک کی گود میں آ کر بیٹھی جو صوفے پر بیٹھا شراب پی رہا تھا۔۔ آپ جانتی تو ہے آپ کے معاملے میں ہمارا صبر جواب دے دیتا ہے اس کے برہنہ کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کرتا اس کے ریڈ لیپ سٹک سے سچے ہونٹوں پر جھکتا شدت سے انہیں چومنے لگا جس پر راسیلی نے بھی ان کے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

چہرے کے اطراف میں ہاتھ رکھتے ان کا ساتھ دیا اس کے ہونٹوں کو شدت سے چومنے کے بعد وہ اس کی گردن پر جھکا اسے ایسے ہی اپنی گود میں اٹھائے بیڈ پر لایا اور پھر اس کے کومل وجود کے ساتھ کھیلنے لگا۔



اذہان جو ابھی آفس سے آیا تھا روحا کو کیچن سے نکلتا دیکھ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا اس کی طرف آیا۔۔۔

کہاں جا رہی ہوں اس کے ہاتھ میں ہلدی والے دودھ کا گلاس دیکھ اس نے سوال پوچھا روحا جو اپنے ہی دھیان میں جا رہی تھی اچانک اس کی آواز سن کر چونکی۔۔۔ وہ میں حیدر کے لیے ہلدی کا دودھ لے کر جا رہی تھی جبکہ حیدر کے نام پر اذہان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ تم کہی نہیں جاؤ گی۔۔۔ غصے سے اس کی آواز

بھاری ہوئی وہ تائی امی نے کہا ہے میں نے کہا نا تم کہی نہیں جاؤ گی اذہان اس کے ہاتھوں سے دودھ کا گلاس لیتے کیچن کی جانب گیا جبکہ روحا اس کے پیچھے بھاگی اذہان نے دودھ کا بھرا ہوا گلاس سینک میں گرا دیا۔۔۔ روحا کا خیرت سے منہ کھولا اتنی محنت سے اس نے دیسی گھی ڈال کر یہ دودھ تیار کیا تھا روحا اس پر غصہ آیا۔۔۔ اور آئندہ اگر تم نے اس کا نام اپنے لبوں سے لیا تو بولنے کے قابل نہیں چھوڑو گا گلاس ایک

سائیڈ پر رکھتا سرخ نظریں اس کی کالی آنکھوں میں ٹکاتا بولا۔۔۔۔۔ لوگی ایک بار نہیں سو بار لوگی حیدر حیدر حیدر حیدر۔۔۔۔۔ باقی کے الفاظ اذہان کے بھاری ہاتھ کے نیچے ہی دب گئے تھے اس کے لبوں پر اپنا بھاری بھر کم ہاتھ رکھتا وہ اسے پیچھے دیوار کے ساتھ پن کر گیا۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو میں تم سے محبت کرتا ہوں تمہیں کچھ کہتا نہیں تو اس کا مطلب زبان چلاؤ گی میرے آگے اس کے چہرے پر گرم سانسیں چھوڑتا وہ پیل میں روحا کا دل دھڑکا گیا لبوں پر اس کی گرفت مضبوط ہونے پر اس کی آنکھوں میں

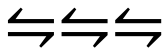
نمی آئی اپنے دونوں ہاتھوں کا استعمال کر کے اس نے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹانا چاہا۔۔۔ اس کی کوشش کو دیکھتے اذہان نے خود ہی اپنا ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹایا لیکن دور نہیں ہوا دونوں کے درمیان بس ایک قدم کا فاصلہ تھا آپ خود کو کیا سمجھتے ہے روحا نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے اس خود سے دور جھٹکا جس پر اذہان بس دو قدم ہی پیچھے ہوا۔۔۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں کیا یہ میرا مسئلہ ہے میں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



نہیں کرتی آپ سے محبت تو پھر زبردستی کس بات کی ہے اور اگر آپ مجھ سے اتنی ہی سچی محبت کرتے تو میرے فیصلے کی قدر کرتے یو مجھے مار چرنہ کرتے غصے سے اس کے گال سرخ ہوئے پھول چکے تھے خود پر اس کا حق جمانا روحا کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

تو تم کیا چاہتی ہو اپنی محبت ثابت کرنے کے لیے میں تمہارے فیصلے کی قدر کرتا تمہیں چھوڑ دو۔۔ تو میری ایک بات کان کھول کر سن لو روحا زبیر خان اذہان آگے بڑھتا اس کے دونوں بازوؤں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبوچتا دوبارہ اسے دیوار کے ساتھ پن کیا نہ ہی مجھے اپنی محبت ثابت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں ان عاشقوں کی طرح ہو جو خاموشی سے اپنی محبت کسی کی بھی جھولی میں ڈال دیتے ہیں تم صرف میری ہو اس میں تمہاری مرضی شامل ہو یا نہیں دو لہن تم صرف میری بنو گی اذہان کی سلگتی سانسیں اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوتی اسے اندر تک لرزا گی تھی اذہان کی اس قدر سخت گرفت پر وہ ہل بھی نہیں پار ہی تھی۔۔۔ اور جتنی بار تم نے اس کا نام اپنے ان ہونٹوں سے ادا کیا ہے اس سے کی گناہ سزا ان نرم پکڑیوں کو چکانی ہو گی بس ایک بار انہیں چھونے کے سارے اختیارات اپنے نام کروالو پھر دیکھنا تمہیں اپنی سانسیں لینے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی اذہان مر تضحی خان نہیں اس کے پنک پھڑ پھڑاتے لبوں کی جانب دیکھتے وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا پیچھے ہوا اور اپنی زبان اور اپنی آنکھوں کو قابو میں رکھو جتنی یہ گستاخیاں انجام دے گئے تمہاری سزا اتنی سخت ہوتی جائے گی اس کے ٹھنڈے پڑتے گال کو تھپتھپاتے وہ اسے ایسے ہی ساکت چھوڑتا وہاں سے نکل گیا۔

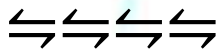


پیچھے روحا اپنے ٹھنڈے پڑتے وجود کو سنبھالتے خوف سے لرزتی کیچن سے نکلتی جلدی سے اپنے کمرے میں خود کو بند کر گی۔۔۔

بیڈ پر بیٹھتی اس نے اپنے تیز تیز دھڑکتے ہوئے دل پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔ اذہان کی اتنی بے باک باتیں اسے خوف میں مبتلا کر گی تھی۔۔۔ کیا وہ واقعی میں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہے دھڑکتے دل نے جیسے مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اس سے سوال کیا۔۔۔ ایک پل کو اسے خود پر رشک آیا لیکن دوسرے ہی بل سکینہ کی باتیں اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔ میرے بیٹے سے دور رہنا آئندہ اگر میرے بیٹے کے آس پاس بھی نظر آئی تو تمہارے اس خوبصورت چہرے کا وہ خشر کرو گی کہ خود کو پہچان نہیں پاؤ گی سکینہ کی باتیں اس کے کانوں میں گھنٹیوں کی طرح بجنے لگی۔۔۔

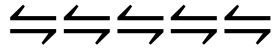
نہیں روحا تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ کوئی تجھ سے محبت کرے گا جس سے اس کے اپنے باپ نے محبت نہیں کی تو کوئی دوسرا کیو کرے گا تو نے انکار کر کے ان کی انا کو ٹھیس پہنچائی ہے بس وہ اسی کا بدلہ تجھ سے لے رہے ہیں۔۔۔ ابھی بھی اس نے اذہان کے سانسوں کے لمس کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے اس نے اٹے ہاتھ سے اپنے لب زور سے مسلے۔۔۔۔۔ اذہان مرتضیٰ خان میں آپکو کبھی نہیں جیتنے دو گی اگر آپکی مجھ سے شادی کرنے کی ضد ہے تو میری بھی اب آپ سے شادی نہ کرنے کی ضد ہے روحا دل میں عہد کرتی اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔



آغا جان مجھے آپ سے بات کرنی ہے دلاور آغا جان کے کمرے میں داخل ہوئے ہاں آؤ بر خودار آغا جان جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔۔

دلاور ان کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھے۔۔۔ آغا جان آپ تو جانتے ہے روحا اور حیدر کا رشتہ بچپن سے ہی طے ہو چکا تھا اور میرا اصل مقصد بھی پاکستان آنے کا یہی تھا میں جلد از جلد روحا اور حیدر کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ بر خودار میں تمہاری بات اچھے سے سمجھ رہا ہوں اور سچ پوچھوں میں بھی جلد از جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں حیدر بیٹا ٹھیک ہو جائے پھر گھر والوں سے بات کرتے ہے اور میں نے ایک اور فیصلہ لیا ہے مجھے یقین ہے آپ میرے فیصلے کا مان رکھے گئے آغا جان نے ان کا ہاتھ تھامتے بہت مان سے پوچھا آغا جان آپ نے ہمیشہ ہمارا اچھا ہی سوچا ہے اور اس بار بھی اپنے صحیح ہی فیصلہ لیا ہو گا مجھے آپکا ہر فیصلہ منظور ہے دلاور نے ان کا مان رکھتے ہاں میں سر ہلایا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



رات کے تقریباً بارہ بجے کا ٹائم تھا حویلی میں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا جب لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ غازیان گھر میں داخل ہوا۔۔۔ آج ڈرگزی اور ڈوز لینے کی وجہ سے اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔

ڈرگزی کی لت اسے یونیورسٹی کے کچھ فرینڈز سے لگی تھی جس کی طلب دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی تھی جب وہ مینٹلی زیادہ ڈسٹرب ہوتا تھا تب وہ خود کو پرسکون کرنے کے لیے زیادہ ڈوز کا استعمال کرتا تھا۔۔۔ لڑکھڑاتا ہوا وہ سڑھیاں چڑھا تھا جب اسے کیچن میں کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی اتنے نشے میں ہونے کے باوجود اس کا دماغ ایکٹیو تھا اوپر جانے کی بجائے اس نے اپنا رخ کیچن کی جانب کیا۔۔۔ کیچن میں داخل ہوتے اس کی نظر سلیب پر بیٹھی ہاتھ میں چالوں کی پلیٹ پکڑی روحی پر گئی۔۔۔ روحی جو رات کے اس پہر بھوک لگنے کی وجہ سے کیچن میں آئی تھی فریج میں بریانی پڑی دیکھ اس کی بھوک مزید چمکی بریانی جلدی پلیٹ میں نکالے گرم کرتی وہی سلیب پر چڑھ کر بیٹھتی کھانے لگی۔۔۔ ابھی وہ کہا ہی رہی تھی بھاری قدموں کی آہٹ پر چونکی ابھی وہ کچھ کرتی کہ کیچن کے دروازے پر غازیان کو دیکھ اس کی سانس میں سانس آئی۔۔۔ آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا روحی پرسکون ہوتی پھر سے کھانے لگی اسے اکثر رات کو بھوک لگ جاتی تھی وہ اپنی اس عادت سے خود بھی بہت پریشان تھی لیکن وہ کیا کرتی اس کے بس میں کچھ نہیں تھا۔۔۔ تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہوں بامشکل اپنی آنکھیں کھلی رکھتا پوچھنے لگا۔۔۔ آپ کو نظر نہیں آ رہا میں کھانا کھا رہی ہوں دراصل مجھے بھوک بہت لگتی ہے اور جب مجھے بھوک لگتی ہے تو۔۔۔ بس کرو تمہیں بس موقع چاہیے ہوتا ہے پٹر پٹر بولنے کا غازیان کو اس کے تیز تیز بولنے سے قوفت ہوئی۔۔۔ وہ اسے انکور کرتا جانے لگا جب تیز تیز کھاتی روحی کے حلق میں چاول پھنسے اور وہ بُری طرح کھانے لگی اس کے کھانے پر غازیان اس کی جانب بڑھا اور پاس پڑھا پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔۔۔ پانی پیتی روحی نے نظریں اٹھا کر غازیان کی جانب دیکھا جہاں اس کی نم آنکھیں اس سرخ ہوئی آنکھوں سے ٹکرائی غازیان آج پہلی بار اسے اپنے اتنے نزدیک دیکھ رہا تھا براؤن بڑی آنکھیں مڑی ہوئی مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پلیکیں چھوٹی ناک گلابی بڑے ہونٹ سفید رنگت گالوں پر کھلی سرخیاں غازیان کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا اچانک اسے گھٹن ہونے لگی اس نے جلدی سے روحی سے دوری بنائی گھٹن سے اس نے اپنا سینہ مسئلہ روحی جو اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی اس نے اس کی خالت کو نوٹ کیا تھا آپ ٹھیک ہے روحی سلیب سے اترتی اس کے نزدیک آئی۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں غازیان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خود کے قریب آنے سے روکا۔۔

### Episode 6

لیکن مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہے روحی اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے قریب ہوتی اس کے ماتھے ہر ہاتھ رکھتی چیک کرنے لگی جو بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔۔۔ دور رہو مجھ سے غازیان نے غصے سے اسے خود سے دور دھکیلا لیکن روحی نے اس کی بات کا برا نہیں منایا اسے اس وقت غازیان کی ٹینشن ہو رہی تھی وہ ایسی ہی تھی ہر کسی کا احساس کرنا چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جانا اور اب بھی اسے صرف غازیان کی ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔۔

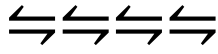
آپ کو تو ٹھنڈے پسینے آرہے ہیں کسی کو بلا کر لاتی ہوں روحی فکر مندی سے کہتی کیچن سے باہر جانے لگی جب غازیان نے اس کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیتے ایک جھٹکے سے اسے اپنے پاس کھینچا۔۔۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں اور میرے لیے یہ جھوٹی ہمدردی دیکھنا بند کرو غازیان نے اسے ایک جانب دھکیلا اور کیچن سے باہر جانے لگا جب ایک بار پھر اس کے قدم لڑکھڑائے اس سے پہلے وہ فرش پر گرتا روحی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس دیو نما آدمی کو با مشکل سنبھالا۔۔۔۔ پہلے خود تو ڈھنگ سے کھڑے ہو جائے پھر مجھے دھیکلانا روحی نے اس کا ایک بازو اپنے کندھے پر رکھا جبکہ اپنا بایاں بازو اس کی کمر کے گرد رکھا اور اسے گھسیٹتی ہوئی کیچن سے باہر لائی وہ اسے اس کے کمرے میں تولے کر جاسکتی نہیں تھی کہا اس کا کمرہ تھرڈ فلور پر تھا اور وہ ٹھہری نازک جان مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



اس لیے وہ اسے اپنے کمرے میں لے کر جانے لگی اپنے کمرے میں لاتے وہ اسے بیڈ پر لٹانے لگی تھی کہ غازیان کے ایک دم سے بیڈ پر لیٹنے سے روحی اپنا وزن برقرار نہیں رکھ پائی اور اسے سیدھا غازیان کے سینے پر گری تھی غازیان جو آہستہ آہستہ اپنے ہوش گنوار ہاتھ اپنے سینے پر نرم گرم وجود کے لمس کو محسوس کرتے بے ہوشی کے عالم میں بھی اس کا دل تیز تیز دھڑکا تھا روحی جو اس کے سینے کا حصہ بنی ہوئی تھی اچانک اس کی تیز دھڑکنیں محسوس کرتی سر اٹھا کر فکر مندی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی میں ڈیڈ کو بلا کر لاتی ہوں روحی کہتی اس کے سینے سے اٹھنے لگی جب غازیان نے اس کے بال پکڑتے اس جھٹکے سے دوبارہ اپنی جانب کھینچا تھا اور اسے بیڈ پر پھینکتا خود اس کے اوپر جھکا روحی نے خیر انگی سے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلانے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ خبردار کسی کو یہاں بلایا نہیں ضرورت مجھے کسی کی اور نہ تمہاری دافع ہو جاؤ یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دو دے دے غصے سے دھاڑتا وہ اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھنے لگا جس سے ایک بار پھر اسے گھٹن ہونے لگی نکل جاؤ یہاں آئندہ کبھی میرے سامنے مت آنا ورنہ جان سے مار دو گا اپنی دل کی حالت سے پریشان اس نے غصے سے روحی کو خود سے دور دھکیلا اور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گیا روحی جو اس کی سرخ ہوئی آنکھیں دیکھ کر لرزا اٹھی تھی اس کے دور دھکیلانے پر اپنے خوف پر قابو پاتی اس کے بے ہوش پڑے وجود کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ پتہ نہیں کیوں جب بھی وہ غازیان کو دیکھتی تھی اس کی آنکھوں میں اسے ایک ویرانی نظر آتی تھی مکمل ہو کر بھی وہ اسے کہی سے مکمل نظر نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔ مجھے کیا میری بلا سے جو مرضی کرتے پھیرے لیکن جب اسے اس کی زیادتیاں یاد آئی اس کے لیے ہمدردی کہی دور جا سوئی میرے کمرے میں سے ہی مجھے نکال رہے ہیں اچھا ہوتا ٹھنڈ میں انہیں کیچن میں بھی چھوڑ آتی جب ٹھنڈ سے کفی جمتی تب انہیں پتہ چلتا۔۔۔ اب میں کیا کروں میں کہاں روحی نے پریشانی سے غازیان کی جانب دیکھا جو اس کے پورے بیڈ پر پھیل کر سو رہا تھا۔۔۔۔۔ نہا کے کمرے میں چلی جاتی ہو۔۔۔ روحی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

لائٹ بند کرتی اپنی شال بیڈ سے اٹھاتی جو غازیان کی ٹانگوں میں پڑی تھی اچھی طرح اپنے گرد پھیلاتی  
دروازہ اچھے سے بند کرتی نہا کے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

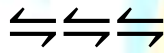


رات کے اندھیرے کو ختم کرتی ہلکی ہلکی روشنی ہر سو پھیل رہی تھی۔۔ کمرے میں ہونے والی کھٹ پٹ  
سے اس کی آنکھیں کھولی دھندلا ہوا عکس اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔ روحی جو فجر کی نماز ادا  
کرنے کے لیے فریش ہونے کی نیت سے اپنے کمرے میں آئی تھی اپنی کبرڈ سے اپنی بڑی شال ڈھونڈ  
رہی تھی۔۔ غازیان نے آنکھیں مسلتے دوبارہ کھولی تو اسے کبرڈ کے پاس کھڑا ایک وجود نظر آیا وہ فوراً  
سے اٹھ کر بیٹھا کون ہو تم غازیان کی بھاری آواز کمرے میں گونجی تو روحی جو اپنی شال ڈھونڈ رہی تھی  
ایک دم سے اس کی جانب پلٹی۔۔ وہ میں۔۔ تم یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہوں اور تم یہاں  
آئی کیسے روحی کو اپنے سامنے دیکھ اس کا غصہ ساتوے آسمان پر پہنچا۔۔

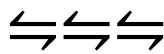
روحی جو اس سے نرمی سے بات کر رہی تھی اس کے یو آگ بھگولہ ہونے پر وہ بھی غصے سے بولی۔۔ پہلی  
بات یہ آپکا نہیں میرا کمرہ ہے اور دوسری بات آپ میرے کمرے میں موجود ہے وہ بھی رات سے  
روحی نے احسان جتایا۔۔ غازیان نے اس کی بات پر نظریں اس سے ہٹاتے کمرے کو دیکھا اسے دیکھ کر  
شاک لگا کہ واقعی میں وہ اس کا کمرہ نہیں تھا غازیان جلدی سے بیڈ سے اتر میں یہاں کیسے آیا اسے فلحال  
کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا میں لائی تھی آپکو۔۔ آپ کیچن میں بے ہوش ہو گئے تھے تو میں آپکو اپنے کمرے  
میں لے آئی۔۔ روحی نے اس بار نرمی سے بتایا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تم مجھے اپنے کمرے میں  
کیو لائی غازیان کی رگیں غصے سے ابھری آنکھیں ایک بار پھر سرخ ہوئی آپ کو سردی لگ جاتی  
وہاں۔۔ روحی اٹکتی ہوئی بولی اس کی حالت پل میں بدلتی دیکھ وہ ایک بار پھر خوف سے لرزی تھی کچھ  
بھی ہوتا مجھے۔۔ تم مجھے اپنے روم میں کیو لائی تم اتنی بے وقوف ہو یا میرے سامنے پاگل بننے کی ایکٹنگ  
کرتی ہوں جانتی ہوں اگر کسی گھر والے نہ ہم دونوں کو ایک کمرے میں دیکھ لیا تو کیا ہو گا وہ لوگ ہمارے  
مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

بارے میں کیا سوچے گئے ایک لڑکی ذات ہو کر تم یہ سب باتیں کیسے فراموش کر سکتی ہوں غازیان غصے سے پھٹتے اپنے سر میں ہاتھ چلاتا آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی روحی پر ایک نظر ڈالتا دروازے کی جانب بڑھا ہلکا سا دروازہ کھول کر آس پاس دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا فجر کا وقت تھا ابھی سب اپنے کمروں میں تھے غازیان راستہ صاف دیکھتا سڑھیاں عبور کرتا اپنے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

پیچھے روحی نے اپنے بہتے آنسو صاف کئے وہ مانتی تھی غلطی اس کی تھی لیکن وہ یہ بات اسے پیار سے بھی تو سمجھا سکتا تھا اس نے رات اس کی کتنی مدد کی تھی غازیان کا رویہ یاد کرتی وہ ایک بار پھر سے رونے لگی۔۔ اور اس سے اب کبھی بھی بات نہ کرنے کا عہد کرتی ہاتھ میں پکڑی شال اچھے سے خود پر اڑھتی نماز پڑھنے لگی۔۔۔۔



دن تیزی سے گزر رہے تھے حیدر بھی پہلے کی نسبت کافی اچھا ہو گیا تھا آغا جان نے شادی کی ڈیٹ بھی فائنل کر دی تھی خان حویلی میں ایک نہیں بلکہ چار شادیاں تھی آغا جان کے حکم کے مطابق حیدر کی روحا کے ساتھ سکندر کی نیہا کے ساتھ اذہان کی فاریہ کے ساتھ جبکہ غازیان کی روحی کے ساتھ شادی کی ڈیٹ ایک مہینے کے بعد کی رکھی گئی تھی جبکہ نکاح شادی سے پہلے رکھا گیا تھا غازیان اور روحی کی شادی کا سن کر سب ہی خیران ہوئے تھے غازیان نے تو باقاعدہ اعتراض اٹھایا تھا کہ اسے یہ شادی نہیں کرنی لیکن اس کی کسی نے نہیں سنی تھی بلکہ آغا جان نے بلیک میل کرتے اسے منالیا تھا اور روحی کو دلاور نے سمجھا بوجھا کر اس رشتے کے لیے راضی کروالیا تھا۔۔۔



خان حویلی میں نکاح کی تیاریاں چل رہی تھی سکینہ اور ر کسانہ مل کر حویلی کے اندر کے معاملات سنبھال رہی تھی جبکہ سکینہ نے روحا کو گھن چکر بنایا ہوا تھا کبھی کسی کام حکم دیتی تو کبھی کسی روحا بیچاری کسی سے کیا شکایت کرتی اس گھر میں آغا جان کے علاوہ ہے کون تھا اس کی بات سننے یا سمجھنے والا اور آغا مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

جان سے شکایت کر کے وہ کوئی سین کریٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ اوپر سے اسے اذہان کی بھی فکر ہو رہی تھی اس کی خاموشی اسے بُری طرح سے پریشان کر رہی تھی اس کی باتوں سے اسے ہر گز یہ نہیں لگا تھا وہ ایسے خاموش بیٹھے گا۔۔

روحانیہ دیکھو دلا اور انکل نے تمہارے لیے کتنا پیارا ڈریس لیا ہے نہیہا اور روحی ہاتھ میں کچھ ڈریس پکڑے روحا کے کمرے میں داخل ہوئی روحا جو اپنی سوچوں میں گھم تھی ان کی آمد پر ہوش کی دنیا میں آئی۔۔۔۔

آپی ڈریس پیارا ہے نہ روحی نے ڈریس روحا کے سامنے لہراتے پوچھا روحا نے ایک نظر ڈریس کی جانب دیکھا بے بی پنک کلر کی فل کام والی میکسی جس پر گولڈن بڑے سٹون کا کام ہوا تھا بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ بہت پیاری ہے روحا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ میں نے پسند کی ہے آپکے لیے اور یہ ہم دونوں کے ڈریس ہے رکسانہ تائی امی نے ہم دونوں کو دیے ہے نہیہا کی ہاف وائٹ میکسی تھی جس پر گولڈن کام ہوا تھا اور روحی کا بھی ہاف وائٹ ہی ڈریس تھا لیکن روحی کی میکسی نے لہنگا تھا جس پر گولڈن ہی کام ہوا تھا ایک ایک کروہ دونوں روحا کو اپنے اپنے ڈریس دیکھاتی ساتھ جیولری بھی دیکھا رہی تھی۔۔۔ جنہیں روحا ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہی تھی تو کو خوش دیکھ اس نے ان دونوں کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی تھی۔۔۔۔

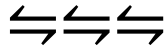
==>>>

آخر وہ دن بھی آگیا جس کا پوری حویلی کو انتظار تھا حویلی کو دو لہن کی طرح سجایا گیا نکاح کی تقریب شام کی تھی لیکن مہمان صبح سے آنا شروع ہو چکے تھے نکاح کی خان حویلی کے بڑے لان میں رکھی گئی خوبصورت ڈیکوریشن کے ساتھ لان کو سجایا گیا تھا سٹیج کے درمیان میں بھاری گلاب کے اور موتیے کے پھولوں کی دیوار بنائی گئی تھی جس کے دائیں جانب لڑکوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ بائیں جانب لڑکیوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

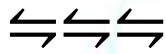


پوری حویلی میں افراتفری مچی ہوئی تھی دولہن کو تیار کرنے کے لیے بیوٹیشنز گھر پر ہی بھولائی گئی تھیں جو بڑی مہارت سے اپنا اپنا کام کر رہی تھیں۔۔۔



سرکار آج خان حویلی میں شمس کے چاروپوتوں کا نکاح ہے آدمی سر جھکائے جھولے پر بیٹھے وجود سے مخاطب ہوا بہت خوب اب جیسا میں نے بولا ہے بالکل ویسا ہی کرنا غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔۔ آدمی ہاں میں سر ہلاتا آدب سے اس کے آگے سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا

شمس خان تمہاری تینوں پوتیوں کو اس کوٹھے کی زینت نہ بنایا تو میرا نام بھی راسیلی بھائی نہیں جس عزت کا تم شہر بھر میں ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہو اس عزت کو اس کوٹھے پر سر عام نلام کرو گی میں حقارت سے کہتی وہ استہزاء یہ مسکرائی تھی۔۔۔



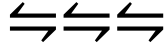
نکاح کا وقت ہو رہا تھا مہمان بھی تقریباً سارے آگئے تھے دولہے تیار ہوئے اب باہر کے کام دیکھ رہے تھے سب نے ایک جیسی ڈریسنگ کی تھی سب نے وائٹ شلوار قمیض کے اوپر وائٹ ڈریس کوٹ پہن رکھے تھے سکندر غازیان اذہان تیار ہوئے مہمانوں کو رسیو کر رہے تھے جبکہ حیدر ابھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا فاریہ اور اس کی فیملی بھی آغا جان کے کہنے ہر صبح ہی آگئے تھے۔۔۔

لوگوں کی گہما گہمی مزید بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ بچوں کے رونے کا شور اب یہ سہی شادی والا گھر لگ رہا تھا۔۔

حیدر جواب بالکل تیار آنے کے سامنے کھڑا خود ہر پر فیوم چھڑک رہا تھا روحا کا نازک سراپا یاد کرتا مسکرایا کچھ وقت اور اس کے بعد تمہارے اس نازک وجود پر صرف میرا حق ہو گا خود سے سرگوشی کرتا وہ جیسے ہی مڑا چونک گیا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

تم۔۔۔ تم ابھی وہ کچھ کہتا کسی نے اس کے چہرے پر رومال رکھا اور کچھ ہی دیر بعد حیدر اس کے کندھے ہر جھول گیا سامنے والا وجود اس کے وجود کو اپنے کندھے پر ڈالتا کھڑکی سے لیے اسے باہر نکل گیا۔۔۔



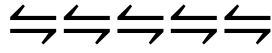
نکاح کا وقت ہو گیا تھا رکسانہ اور سکینہ چاروں کو ایک ساتھ لاتی سیٹج کی جانب بڑھ رہی تھی چاروں ہی اپنی اپنی جگہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی فاریہ نے لائٹ فیروزی کلر کا شرار اور اوپر شارٹ کام دار قمیض زیب تن کی ہوئی تھی بالوں کا جوڑا بنائے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ اس کے مقابل کھڑی نیہا نے ہاف وائٹ میکسی زیب تن کی تھی بالوں کو جوڑے کی شکل میں پیچھے باندھے کام والا ہیوی ڈوپٹہ سر پر ٹکائے وہ جھنجھلاہٹ کا شکار لگ رہی تھی جسے دور سیٹج ہر بیٹھے سکندر نے باخوبی نوٹ کیا تھا کہا وہ گھر کا سادہ ڈوپٹہ نہیں سنبھال پاتی اور کہا اتنا ہیوی ڈوپٹہ سنبھالنا سکندر اس کی سچویشن کو اچھے سے سمجھ رہا تھا اپنی نظروں سے اس کا بھرپور جائزہ لیتا اس کی نظریں اس کے چہرے پر آکر ٹھہری ہر وقت سمپل رہنے والی نیہا تیار ہو کر قیامت ڈھا رہی تھی پل بھر کے لیے وہ سکندر کو مبہوت کر گئی کہ سکندر اپنی پلکیں جھپکنا تک بھول گیا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب غازیان اور اذہان کا حال بھی اس سے الگ نہیں تھا لیکن روحا کو حیدر کے نام کا ڈریس پہنے دیکھ اس کی آنکھیں پل میں لہو ہوئی تھی اسے اس کا سجا سنوارا روپ زہر لگا دل کیا ابھی اور اسی وقت وہ اس کا ڈریس چیخ کر وادے لیکن سب کو دیکھتے ضبط کئے بیٹھا رہا۔۔۔ لہنگے میں پوری ڈوبی وہ بالکل گڑیا لگ رہی تھی لہنگے کا بلاوز چھوٹا اور اس کا گلابڑا ہونے کی وجہ سے پالروالی نے اس کی بیک کو ڈوپٹے سے کور کرتے ڈوپٹے کو اس کے دونوں کندھوں پر اچھے سے سیٹ کیا تھا لیکن اس کا پیٹ ابھی بھی برہنہ تھا جو غازیان کی غصے کی وجہ بنا تھا اس نے پیشانی کو مسلتے جلدی سے اپنا رخ موڑا۔۔۔ رکسانہ سکینہ نے چاروں کو لا کر سیٹج پر بیٹھا جبکہ پھولوں کی اتنی بھاری دیوار بیچ میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنے سامنے بیٹھے اپنے دولہوں کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مولوی کے آنے پر رکسانہ اور سکینہ نے ان کے چہروں پر گھونگھٹ کیا۔۔

دلاور اور آغا جان کی مرتبہ حیدر کا پوچھ چکے تھے جس پر رکسانہ اور سکینہ کا یہی کہنا تھا ابھی وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا ہے آغا جان کو اچھا خاصا اس پر غصہ آیا تھا کہ وہ دولہا ہو کر اتنا بھی کیا تیار ہو رہا تھا۔۔ جس ہر دلاور نے ایک ملازم کو اسے بلانے بھیجا تھا۔۔



سب سے پہلے سکندر اور نیہا کا نکاح ہونا تھا پھر اذہان کا اس کے بعد حیدر کا اور اینڈ پر غازیان کا لیکن اذہان نے آغا جان سے کہہ کر خود کا نکاح اینڈ پر رکھوایا تھا۔۔

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی مولوی درمیان میں بیٹھا نکاح کی رسم شروع کر چکا تھا۔

اذہان بھائی کا فرض نبھاتا اٹھ کر نیہا کے پاس آکر اس کے قدموں میں بیٹھا اور محبت سے اس کا ہاتھ پکڑا تاکہ اسے باپ کی کمی محسوس نہ ہو سکینہ نے بھی اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا نیہا کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی بے شک وہ رخصت ہو کر اپنے ہی گھر آنے والی تھی لیکن اس پر اب کسی اور کا حق ہونے والا تھا زندگی پوری بدلنے والی تھی۔۔

نیہا مرتضیٰ خان ولد مرتضیٰ شمس خان آپکا نکاح سکندر سیف خان ولد سیف شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

پردے کے اس پار بیٹھی مولوی صاحب کے الفاظ سن کر نیہا کی دھڑکنیں یکدم تیز ہوئی تھیں۔۔۔۔ وہ شروع سے جانتی تھی سکندر ہی اس کا ہمسفر ہے لیکن پھر بھی اس کا نازک دل آج خود کو اس کے حوالے کرنے سے ڈر رہا تھا۔۔۔۔

مولوی نے دوسری بار پوچھا اذہان نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا جس پر نیہا نے اثبات میں سر ہلاتے کہا۔ قبول ہے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایک بار پھر پوچھا گیا۔۔

قبول ہے نہا کی رضا مندی پر سکینہ نے جھک کر اس کے سر پر پیار کیا اور اذہان نے بھی اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔ نہا سے سائن لیتے وہ لوگ سکندر کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ روحی اور روحانے زور سے نہا کو گلے لگایا یقیناً ان کی حالت نہا سے بھی بُری تھی لیکن وہ اپنی بہن کی خوشی میں خوش تھی۔۔۔ فاریہ نے بھی اسے مبارک باد دی تھی۔۔

سکندر سیف خان ولد سیف شمس خان آپکا نکاح نہا مر ترضی خان ولد مر ترضی شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ لہجہ سنجیدہ تھا۔

سکندر سیف خان ولد سیف شمس خان آپکا نکاح نہا مر ترضی خان ولد مر ترضی شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ ایک بار پھر پوچھا گیا۔۔

قبول ہے نکاح نامے پر سائن کرتے ہی مبارک کاشور بلند ہوا۔۔

دلاور سکندر کے گلے مل کر پیچھے ہوئے تو جس ملازم کو ان نے حیدر کو لانے بھیجا تھا اس کو اکیلے آتا دیکھ اس کے پاس آئے۔۔ حیدر کہا ہے سروہ حیدر سر اپنے روم میں نہیں ہے روم میں نہیں ہے کہی اور دیکھنا تھا سر میں نے پوری میں دیکھ لیا ہے وہ کہی نہیں ہے دلاور کی پریشانی بڑھی تم باقی ملازموں کو ساتھ لے کر ڈھونڈو وہ یہی حویلی میں ہی ہو گا دلاور پریشانی سے ماتھا مسلتے آغا جان کی جانب بڑھا۔۔

اس نے حیدر اور روحا کے نکاح کی بجائے پہلے روحی اور غازیان کے نکاح کا بھولا جس پر آغا جان نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے انہیں حیدر کی گمشدگی کا بتایا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



## Episode 7

روحی دلاور خان ولد دلاور شمس خان آپکا نکاح غازیان سیف خان ولد سیف شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔

قبول ہے روحی نے آہستہ آواز میں کہا مولوی نے ایک بار پھر پوچھا۔ قبول ہے تیسری بار بھی پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا نکاح نامے پر سائن کرتی وہ خود کو ہمیشہ کے لیے غازیان خان کے حوالے کر گئی تھی دلاور نے جھک کر اس کے سر پر پیار کیا اور دوسری سائیڈ پر چلے گئے پاس بیٹھی روحانے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔

غازیان کی جانب سے نکاح قبول کرنے پر سب اسے مبارک دیتے اس کے گلے سے لگیں۔۔

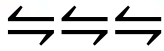
حیدر خان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل پایا تھا ملازموں نے پوری حویلی چھان ماری تھی مگر حیدر خان حویلی میں ہوتا تو ملتا۔۔

چاچو حیدر کدھر ہے اسے بلائے اب اس کا اور روحا کا نکاح ہے سکندر ایک سائیڈ پر پریشان کھڑے آغا جان اور دلاور کے پاس آیا۔۔ سکندر بیٹا حیدر کہی نہیں مل رہا دلاور پریشانی سے بولے۔ کیا مطلب کہی نہیں مل رہا آپ اُسے کال کریں اس کا نمبر بند جا رہا ہے۔۔ چاچو آپ نے اس سے اس کی رضامندی تو پوچھی تھی سکندر نے سوالیاں نظروں سے ان کی جانب دیکھا

حیدر نے خود مجھ سے روحا سے نکاح کرنے کی فرمائش کی تھی۔ تو پھر وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے سکندر نے پریشانی سے ماتھا مسئلہ انہیں آپس میں گفتگو کرتے دیکھ غازیان اور اذہان بھی ان کے پاس آئے۔۔ کیا ہوا اذہان نے سکندر سے پوچھا جو کچھ پریشان نظر آ رہا تھا۔۔ حیدر حویلی میں نہیں ہے اور اوپر سے اس کا فون بھی بند ہے کہی بھاگ تو نہیں گیا اذہان نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر سب نے اس کی جانب دیکھا مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

آغا جان کو اس کی مسکراہٹ شک میں ڈال گی اذہان کہی اس سب کے پیچھے تمہارا ہاتھ تو نہیں آغا جان دے دے غصے سے چلائے۔۔۔ آغا جان یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں میں تو سارا ٹائم سکندر اور غازیان کے ساتھ تھا کیونکہ غازیان اذہان نے دونوں کی جانب دیکھا آغا جان اذہان سہی کہہ رہا ہے وہ صبح سے ہم دونوں کے ساتھ ہے اور اذہان ایسی حرکت ہر گز نہیں کر سکتا سکندر کے لہجے میں مان تھا۔۔۔ آغا جان نے ناگواریت سے اذہان کی جانب دیکھا۔۔۔ تو پھر حیدر کہا گیا نکاح کے لیے سب اس کا انتظار کر رہے ہیں محفل لوگوں سے بھری پڑی ہے ایسے میں حیدر کانہ آنا دوا کے لیے کتنی باتیں بنا سکتا ہے لوگوں کی طرح طرح کی باتیں میری بچی کیسے برداشت کرے گی آغا جان آگے کا سوچتے پریشان ہوئے۔۔۔۔۔ سر حیدر سر کا کہی کوئی پتہ نہیں چل رہا ایک گارڈان کے پاس آیا جنہیں دلاور نے حیدر کو ڈھونڈنے بھیجا تھا مجھے تو لگتا ہے حیدر خود کہی چلا گیا ہے اگر کوئی اسے کڈنیپ کرتا تو ابھی تک فون کال آچکی ہوتی غازیان کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

سکندر ایک کام کرو گھر کے سب افراد کو حویلی کے اندر لے کر آؤ۔۔۔ اور اقبال کی فیملی کو بھی ساتھ لانا۔۔۔ آغا جان کچھ سوچتے حویلی کے اندر چلے گئے۔۔۔



تھوڑی دیر بعد سکندر کے پیچھے سب حویلی میں داخل ہوئے لاونج میں صوفے پر بیٹھے آغا جان ایک نظر سب کی جانب دیکھا جو سوالیاں نظروں سے ان کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ آغا جان نے روحا کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا روحا اپنی بھاری میکسی سنبھالتی ان کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھی آغا جان نے اسے اپنے سینے سے لگاتے اس کے سر پر پیار کیا

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ بلند آواز میں بولے جبکہ حیدر کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تو میں ابھی اسی وقت اقبال سے اس کے بیٹے کا ہاتھ اپنی روحا بیٹی کے لیے مانگتا ہوں اقبال تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں آغا جان نے اقبال کی جانب دیکھا جو باقی سب کی طرح خیر ان کھڑا تھا جبکہ مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ان کے سینے سے لگی روحانے اپنا سراٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔ پاس کھڑے اذہان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی آغا جان میں روحا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اقبال کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اذہان ان کے سامنے آتا بولا۔۔۔ پہلے بھی روحا سے نکاح کی خواہش کر چکا ہوں تب آپ اور آپ کی پوتی کے لیے میرا پریوزل قبول کرنا مشکل تھا لیکن اب نہیں اور اب میں کسی کو اپنی محبت کے درمیان میں نہیں آنے دوں گا لہجہ سنجیدہ اور جنون بھرا تھا جبکہ اذہان کے اس انکشاف نے اقبال کے خاندان کے ساتھ دلاور کو بھی چونکا دیا تھا۔۔۔ فاریہ نے نم آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے دشمن جان کو دیکھا جس سے وہ بے حد محبت کرتی تھی اور آج اسے پانے کی کتنی خوشی تھی وہ کوئی اس کے دل سے پوچھتا نہ جانے کتنے خواب اس نے اس کے سنگ سجالے تھے لیکن سامنے کھڑے وجود نے پل میں اس کے خوابوں سے بنے محل کو توڑ دیا تھا۔۔۔

اذہان تم ایسا کچھ نہیں کرو گئے آغا جان نے جو فیصلہ لیا ہے ٹھیک لیا ہے اذہان کی بات سے سکینہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔ آغا جان نے ایک نظر اذہان اور پھر اپنے ساتھ لگی روحا کی جانب دیکھا جس نے نا میں سر ہلایا میں ان سے نکاح نہیں کروں گی ان کے علاوہ آپ جس سے بولوں گئے میں نکاح کروں گی ان سے نہیں روحانفی میں سر ہلاتی آغا جان کے سینے کا حصہ بنی۔۔۔ آغا جان اگر اس بار اپنے میری بات نہ سنی تو میں ابھی خود کو شوٹ کر لوں گا اذہان نے بیک سے گن نکالتے اپنی کن پٹی پر رکھی۔۔۔ اذہان سکندر اور غازیان اس کی جانب لپکے جبکہ باقی سب شاک ہوئے اذہان میرے بچے یہ کیا کر رہے ہوں سکینہ تڑپ گئی ایک ہی توان کا بیٹا تھا ان کے جگر کا ٹکڑا اذہان تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے آغا جان اپنی جگہ سے اٹھے روحانے بھی ان کے ساتھ اٹھتے سہمی نظروں سے اس کی جانب دیکھا آغا جان آپ روحا کا نکاح مجھ سے کروائے گئے کہ نہیں گن پر اس نے اپنی گرفت مضبوط کی آغا جان میرے بیٹے کو بچالیں روحا کا نکاح میرے بیٹے سے کروادے سکینہ اپنے بیٹے کی خاطر آغا جان کے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اذہان۔۔ آغا جان کچھ بولتے اس سے پہلے ہی اذہان اس کی بات کاٹ گیا ہاں یاناں ہاتھ ٹریگر پر رکھا وہاں موجود سب کے دل تھڑ تھڑ کانپ رہے تھے لڑکیاں تو باقاعدہ رو رہی تھیں۔۔۔۔۔ اذہان گن نیچے کرو جیسا تم کہو گئے بلکل ویسا ہی ہو گا پہلے تم گن نیچے کرو آغا جان نے خامی بھرتے کہا۔۔ تھینک یو آغا جان۔۔

اذہان گن نیچے کرتا جلدی سے ان کے سینے کا حصہ بنا اذہان کے گن نیچے کرنے پر سب نے سکون کا سانس خارج کیا روحانے نم آنکھوں سے آغا جان کے گلے لگے اذہان کی جانب دیکھا جس نے اس کی جانب دیکھتے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ ونک کی روحا کا منہ خیرت سے کھلا اسے اس کا سارا کھیل پل میں سمجھ آیا۔۔۔ اس نے نفرت سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔

جاؤ تم سب لوگ باہر جاؤ مہمان انتظار کر رہے ہو گئے آغا جان نے اسے خود سے الگ کرتے سب کو جانے کا کہا اور ایک نظر دو لہن بنی فاریہ کی جانب دیکھا۔۔۔ اور اقبال کی جانب اقبال مجھے معاف کر دو میں اچھے سے جانتا ہوں اس وقت تمہارے دل پر کیا بیت رہی ہے لیکن میں مجبور ہوں آغا جان کہتے باقی سب کے ساتھ باہر چلے گئے جبکہ پیچھے فاریہ روتی ہوئی اپنی ماں کے گلے لگی۔۔۔ اتنی بے عزتی کے بعد اب میں ایک پل یہاں نہیں رو کو گی فاریہ کی غصے سے بولتی اپنی بیٹی اور بیٹے کو لیے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

==>>>

اذہان اور روحا ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے جبکہ پھولوں کی دیوار نے ان کے وجود کو چھاپایا ہوا تھا۔۔

روحازیر خان ولد زبیر شمس خان آپکا نکاح اذہان مرتضیٰ خان ولد مرتضیٰ شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



کافی دیر جب روحا کی جانب سے جواب نہ آیا تو مولوی نے دوبارہ پوچھا

روحازیر خان ولد زبیر شمس خان آپکا نکاح اذہان مرتضیٰ خان ولد مرتضیٰ شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

روحا کی خاموشی کو محسوس کئے اذہان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی جتنا وہ چھوٹی سے لڑکی اسے تنگ کر چکی تھی وہ سود سمیت اس سے اپنے بدلے لینے والا تھا۔۔۔

روحا کی خاموشی کو دیکھ آغا جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا روحا نے نظریں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا جنہوں نے آنکھیں بند کرتے انہیں حوصلہ دیا۔

ایک بار پھر مولوی کی آواز گونجی۔۔

روحازیر خان ولد زبیر شمس خان آپکا نکاح اذہان مرتضیٰ خان ولد مرتضیٰ شمس خان کے ساتھ پچاس لاکھ حق مہر سکارانج الوقت قرار پایا گیا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے بامشکل اس کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے اور ساتھ ہی اذہان کے کچھ الفاظ اس کے کانوں میں گونجے

جتنی بار تم نے اس کا نام اپنے ان ہونٹوں سے ادا کیا ہے اس سے کی گناہ سزا ان نرم پکڑیوں کو چکانی ہوگی بس ایک بار انہیں چھونے کے سارے اختیارات اپنے نام کروالو پھر دیکھنا تمہیں اپنی سانسیں لینے پر مجبور نہ کر دیا تو میرا نام بھی اذہان مرتضیٰ خان نہیں

روحاکا دل خوف سے لرزا کانپتے ہاتھوں سے اس نے نکاح نامے پر دستخط کئے اس بعد مولوی نے اذہان کی رضامندی لی اذہان کے رضامندی دیتے ہی سب نے اسے مبارک دی بہت سے لوگوں نے اچانک فیصلہ بدلنے پر سوال بھی کئے تھے جنہیں بروقت سکندر اور غازیان نے سنبھال لیا تھا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

نکاح کے فوراً بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔۔۔

جبکہ رکسانہ اور سکینہ دلہنوں کو حویلی کے اندر لے گئی تھی۔۔۔

==

حیدر کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بند کمرے میں پایا تھا اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے آہستہ آہستہ اس کا دماغ جب بیدار ہوا اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسے کچھ دیکھائی نہیں دے رہا تھا بامشکل اٹھ کر بیٹھتے اس نے اندھیرے میں اپنے آس پاس دیکھنے کی کوشش کی لیکن کچھ دیکھائی نہیں دیا۔۔۔

اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا تو اسے غازیان کا چہرہ دیکھائی دیا۔۔۔ ہاں اسے اچھے سے یاد ہوش گنوانے سے پہلے اس کے سامنے غازیان کھڑا تھا اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتا اس نے اُس کے منہ پر رومال رکھ دیا تھا۔۔۔ غازیان وہ اونچی آواز سے چیخا مجھے یہاں کیوں لائے ہوں۔۔۔ وہاں حویلی پہ سب میرے انتظار کر رہے ہو گئے روحا کا نازک سراپا اس کی آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔ اس نے غصے سے جھپٹاتے اپنے ہاتھ کھولنے چاہے لیکن اس کی کوشش بیکار گئی۔۔۔ غازیان۔۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں حلق کے بل چلاتا وہ ریگتا ہوا تھوڑا آگے بڑھا۔۔۔ لیکن یہاں کوئی اس کی بات سننے والا ہوتا تو کوئی اس کی مدد کرتا۔۔۔

وہ کافی دیر چلانے کے بعد خاموش ہو گیا کی سوچیں اس کے دماغ میں آئی اس کی گمشدگی پر حویلی میں کیا ہو رہا ہو گا اس کے ڈیڈ اسے غلط سمجھ رہے ہو گئے مہمانوں کے سامنے آغا جان کی انسلٹ ہوئی ہو گی یہ سب سوچتے وہ ایک بار پھر حلق کے بل چلایا تھا۔۔۔۔

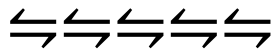
==

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

روحایار کچھ تو کھالو یو بھوکے رہ کر کونسا تم نے کوئی تیر مار لینا ہے نیہا اور روحی جو بیڈ پر بیٹھی کھانے کے ساتھ پورا پورا انصاف کر رہی تھی بیڈ کے کونے پر بیٹھی آنسو بہاتی روحا کو دیکھ کر ایک بار پرالتجا کرنے لگی وہ دونوں پیچھے آدھے گھٹنے سے اسے چپ کرنے اور سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تھی کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ روحی کو یقین تھا حیدر خود ہی یہاں سے بھاگ گیا ہوگا کیونکہ وہ جانتی تھی اس کا بھائی کسی اور کو پسند کرتا ہے جبکہ دلاور خان اس کے ڈیڈز بردستی روحا سے اس کی شادی کروا رہے تھے الٹا وہ خوش تھی کہ روحا کی شادی اذہان سے ہوئی ہے اسے اذہان بہت پسند تھا جبکہ نیہا کے خیالات بھی اس سے مختلف نہ تھے وہ بھی خوش تھی کہ روحا اس کی بھابھی بنی ہے اور وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گی۔۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا اور تم دونوں اپنے اپنے کمروں میں جاؤ مجھے پریشان مت کرو مجھے ریسٹ کرنا ہے روحا اپنے آنسو صاف کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔۔۔ ارے بھابھی جی ابھی سے نند پر ظلم کرنے لگی ابھی تو آپکی رخصتی بھی نہیں ہوئی نیہا مسکراتی بولی جبکہ نیہا کا اسے بھابھی بلانا آگ لگایا گیا۔۔۔

نہیں ہو میں تمہاری بھابھی سمجھی تمہارے بھائی نے زبردستی شادی کی ہے مجھ سے روحا دبے دبے غصے سے چلائی روحی اور نیہا روحا کو چلاتے دیکھ پریشان ہوئی روحا آپی ریلکس ہو جائے نیہا آپی تو بس مزاق کر رہی تھی نہیں پسند مجھے تم لوگوں کے ایسے مزاق چلو اپنے اپنے کمروں میں جاؤ میرا سر پہلے ہی درد سے پھٹا جا رہا ہے میں فضول کی بکواس نہیں سن سکتی نیہا اور روحی اس کی حالت پر ترس کھاتی کھانے کی ٹرے اٹھاتی ایک نظر اس پر ڈالتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔



ان کے جاتے ہی روحا جیسے ہی دروازہ بند کرنے کے لیے آگے بڑھی اذہان کو دروازے سے اندر آتا دیکھ اس کے قدم تھمے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اندر داخل ہوتا اذہان نے دروازہ بند کرتے جلدی سے لاک لگایا۔۔۔

آپ یہ کیا کر رہے ہیں اور آپ میرے کمرے میں۔۔۔ آگے بڑھتے اذہان نے زور سے اسے پیچھے وارڈروب سے پن کیا روہا کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے اسے زور سے پن کرتے اس کے بازو پر اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت بنائے بنا کوئی ٹائم ضائع کئے بنا وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا ہونٹوں پر پکڑا اس قدر سخت اور شدت لیے ہوئے تھی کہ چند سکینڈ میں ہی روہا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہونے لگی روہا نے پھڑپھڑاتے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا جو کہ ناممکن تھا اس کی مزاحمت کرنے پر اس کے عمل میں بھی اتنی ہی شدت آئی بالائی لب پر ہلکا سا کٹا تا وہ اس کے نچلے لب پر جھکا دانتوں سے کھینچتے وہ ایک بار پھر دونوں لبوں کو چومنے لگا روہا کی سانسیں اٹکنے لگی تھی آنکھیں درد کو برداشت کرتے بھیگ گئی تھی۔۔۔

دونوں لبوں کو شدت سے چھوتے نچلے لب کو دانتوں میں دباتا کچھ سکینڈ کے لیے اس اے الگ ہوا تھا بولا تھا نہ اتنا ہی بولنا جتنا بعد میں برداشت کر سکوں ابھی اس کا سانس بحال بھی نہیں ہوا تھا جب وہ ایک بار پھر اس کے بیگے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوئے لبوں پر جھکا۔۔۔ اس بار چھونے کی شدت پہلے سے بھی زیادہ تھی ایک بار پھر اس کا سانس ٹوٹنے لگا تھا روہا کو لگا تھا آج وہ اس کی جان ضرور لے لے گا قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پیتا وہ اس کی سانسوں کو ختم کر رہا تھا۔۔۔ روہا کی جب دل کی دھڑکن سست اور سانسیں مدھم ہوئی اذہان اس سے الگ ہوا اور اس کے نچلے لب کے پاس چمکتے سیاہ تل پر اپنے دانت گاڑھے جس سے ہلکی سے چیخی روہا کے لبوں سے نکلی اس کے تل سے ہوتے وہ اس کی ٹھوڑی پہ دباؤ ڈالتا ایک ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جاتا جھٹکے سے اس کی زپ کو کھینچا جس سے ایک سائڈ سے میکسی سرکتی اس کے کندھے سے نیچے ہوئی روہا جو گہرے گہرے سانس لیتی خود کی سانسوں کو ہموار کر رہی اس اچانک رونما ہونے والے افتاد پر اس نے جلدی سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو کور کیا۔۔۔ اور آنسو سے بھری آنکھیں اٹھا کر اذہان کی جانب دیکھا۔۔۔ اپنی ان چھوٹی چھوٹی کوششوں سے آج تم خود کو مجھ سے بچا مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



نہیں پاؤں گی سینے پر رکھے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتا پیچھے کی جانب لے جاتا اس کی پتلی کمر سے لگا گیا۔۔۔ اپنے برہنہ سینے کو دیکھ روحانے شدت ضبط سے اپنی آنکھیں زور سے میچی۔۔۔ آج تک اس نے خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا جتنا اس پل اپنا آپ اسے بے بس لگ رہا تھا کیا ہوا میرا پاس آنا اچھا نہیں لگ رہا یا میرا اچھونا اچھا نہیں لگ رہا اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتا گھیرا سا بولا روحا نے اپنی بند کی ہوئی آنکھیں کھولی۔۔۔۔

اچھا بھی کیسے لگے میرا جگہ کسی اور کو جو تصور کئے بیٹھی تھی اس کے گلابی گال پر لب رکھتا اس کے کان میں سرگوشی کئے کان کی لو کو دانتوں میں دبا گیا اس کی اتنی شدت پر روحا کی ہلکی سسکی نکلی۔۔۔ روحانے جھپٹاتے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا

تم نے کیا سوچا میں تمہیں اتنی آسانی سے کسی اور کا ہونے دو گا بولا تھا نہ کہ میں ان عاشقوں میں سے نہیں ہوں جو بڑی آسانی سے اپنی محبت کسی اور کی جھولی میں ڈال دیتے ہے میں اذہان مرتضیٰ خان ہو جو اپنی چیز کسی کو دینا تو دور دیکھنے بھی نہیں دیتا اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے ٹکاتا سرگوشی میں بولتا وقفے وقفے سے روحا کے لبوں کو چھو رہا تھا۔۔۔ اور جس نے یہ گستاخی انجام دی تھی اسے تو میں بہت اچھی سزا دے چکا ہوں روحانے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ جو پہلے ہی اس کی جانب دیکھ رہا تھا حیدر کا خون سے لت پت ہوا وجود اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔ جو تم سوچ رہی ہو بلکل سہی سوچ رہی ہوں میں نے ہی حیدر کی وہ حالت کی تھی۔۔۔ کیوں۔۔۔ ایک حرفی سوال جو بڑی مشکل سے اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا۔۔۔ اس نے میری محبت کو اپنی ان میلی آنکھوں سے دیکھا تھا بلا اسے کیسے معافی مل سکتی تھی اور یہ گستاخی تو تم نے بھی بخوبی سرا انجام دی ہے اپنی ان خوبصورت آنکھوں میں کسی اور کے خواب سجا کر تو تمہیں کیا سزا دی جائے اس کی کالی بڑی آنکھوں کو دیکھتے وہ سرگوشی میں بولا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

## Episode 8

اور آپ کر بھی کیا سکتے ہے آپ کی ایگو کو گنوارا نہیں ہوا ایک لڑکی کا انکار کرنا اور پھر اپنی ایگو کو سیٹسفاۓ کرنے کے لیے آپ نے آج سب کو بلیک میل کر کے مجبور کر کے مجھ سے نکاح کیا۔۔۔ روح اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی لہجے میں بے پناہ غصے لیے بولی جبکہ اس کے ہونٹ اذہان کے ہونٹوں سے مس ہو رہے تھے۔۔۔ مسسز یہ ایگو نہیں میری محبت ہے جس نے مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا اور سچ پوچھو تو مجھ سے یہ سب کروانے والی تم ہوں اس کے نچلے لب کے پاس بنے تل پر شدت سے اس نے لب رکھے

اگر تم مجھے انکار نہ کرتی تو آج جو کچھ ہوا وہ نہ ہوتا تل سے نیچے تھوڑی پر لب رکھتا وہ نیچے اس کی گردن پر جھکا اسی لمحے اس کی گرفت اس کے ہاتھوں پر ہلکی ہوئی جس کا فائدہ اٹھاتی روحانے اپنے ہاتھ اذہان کے ہاتھوں سے چھوڑواتے اسے خود سے دور دھکیلا اور جلدی سے کندھے سے ڈھلکی ہوئی میکسی کو اٹھا کر ٹھیک کیا۔۔۔ اذہان جو مکمل اس کے نرم گرم وجود میں مدہوش ہوا تھا اس کے دور دھکیلنے پر غصے سے سرخ ہوئی آنکھوں سے اس نے روحا کی جانب دیکھا۔۔۔

حیدر کو آپ نے ہی غائب کیا ہے نابنا اس کے غصے کی پرواہ کئے اس نے اپنے سینے کے ارد گرد بازو رکھے۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے خود سے دور دھکیلنے کی تیزی سے اس کی جانب بڑھتا بالوں سے پکڑتا اسے اپنی جانب کھینچتا وہ پھنکارا روحانے درد کو برداشت کرتے زور سے اپنی آنکھیں میچی اور اس کا ہاتھ اپنے بالوں سے ہٹانے کے لیے اپنے دونوں ہاتھوں کا زور لگایا۔۔۔ جس سے ایک بار پھر اس کی میکسی اس کے کندھے سے نیچے کی جانب ڈھلکی جس سے اس کے سینے کی رعائیاں صاف جھلکی اسے دیکھ اذہان کے لب ہلکے مسکرائے۔۔۔ مسسز مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کریں کیونکہ اس میں سراسر آپ کا اپنا

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہی نقصان ہے اذہان کی مسکراتی آواز جب اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے اپنی بند آنکھیں کھولی اور اس کی جانب دیکھا جہاں اذہان نے اس کے سینے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ روحانے نظریں نیچے کی جانب کی تو شرم سے اس کا چہرہ میل میں گلنار ہوا اس کا دل کیا بھی اسی وقت وہ اس کی نظروں سے کہی غائب ہو جائے اس کے چہرے پر گلال بکھرا دیکھ اذہان ایک بار پھر اس کے لبوں پر جھکاسانسوں کے اس تال میل پر روحا کی سانسیں کم پڑنے لگی چاہے وہ جتنی بھی کوشش کر لیتی لیکن اذہان کو خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ پھر بھی اس نے مزاحمت کرنا بند نہیں کی تھی۔۔۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی وہ اسے خود سے دور دھیکلانے لگی جس پر اس کے لبوں پر اس کی گرفت اور سخت ہوئی تھی اور باقی کی جان تب نکلی جب اذہان نے میکسی کی زپ مزید کھولی اس کے ہاتھ تیزی سے اس کے سینے پر حرکت کرنے لگے لیکن یہاں پر وہ کہے تھے وہ اس کی مزاحمت کو خاطر میں لائے بغیر اپنی مانمانیوں میں مگن تھا کچھ دیر بعد روحا کے مزاحمت کرتے ہاتھ رکے تھے اس کی آنکھیں بالکل ساکت ہو چکی تھی اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ محسوس کئے اس کے دونوں لبوں کو شدت سے باری باری چھوتے وہ ہلکا سا اس سے پیچھے ہوا اذہان کے پیچھے ہونے پر جسے ہی باہر سے اکسیجن ملی اس نے ایک گہرا سانس لیا جسے دیکھ اذہان کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ آئی گہرے گہرے سانس لینے پر بھی جب اس کی سانسیں ہموار نہیں ہوئی تو اس نے اذہان کی گردن میں اپنے دونوں بازو ڈالتے اسے اپنے قریب کیا اور سکینڈ کی دیری کئے بنا وہ اس کے لبوں پر جھکی اس کی سانسیں اپنے اندر کھینچنے لگی اذہان بھی اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کا ساتھ دینے لگا اور اسے ایسے ہی اپنے ساتھ لگائے بیڈ پر لیٹا تھوڑی دیر بعد جب روحا کسی سانسیں نارمل ہوئی تو وہ نرمی سے اذہان سے الگ ہوئی اور نظریں اٹھا کر اذہان کی جانب دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا کہا تھا نا کہ تمہیں اپنی سانسیں لینے پر مجبور کر دو گا دیکھو میں نے اپنا کہا پورا کیا روحانے خفگی سے آنکھیں تھوڑی چھوٹی کی اور اسے خود پر سے ہٹانا چاہا۔۔۔ اب اور نہیں میں اب مزید تم سے درو نہیں رہ سکتا اور ویسے بھی تم پر میرا حق ہے سر کے بولوں سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک تم صرف میری ہوں اب۔۔۔ اس کے سر سے بھاری مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ڈوپٹہ اترتا اس نے دور فرش پر پھینکا اور اس کے سر پر بیار کیا تمہاری وجود کے ہر حصے پر صرف میرا حق ہے کانوں سے جھمکے اتارنا باری باری دونوں کانوں پر محبت بھرا لمس چھوڑتا وہ اس کی گردن کی جانب بڑھا اس کی گردن پر موجود بریک نیکس اتار کر وہاں اپنے لب رکھتا دانتوں سے ہلکا کاٹنا نیچے کی جانب بڑھا روح جس سے اس کی قربت برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اس نے ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا جب اذہان نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیا اور اوپر تکیے کے ساتھ لگائے اور اس کے لبوں پر جھکا تھا کہ روح نے اپنے روح دو سری جانب موڑ دیا اذہان نے اس کی گردن پر اپنے دھکتے لب رکھے اس کی اس قدر نزدیکی پر اس کا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا جو اس کی خاموشی کو مزید فسو خیز بنا رہی تھی۔۔۔۔ اس کی گردن سے چہرہ اٹھا کر اس نے روح کے چہرے کی جانب دیکھا جو آنکھیں بند کئے ادھ کھلے لبوں سے تیز تیز سانس لے رہی تھی اپنی قربت سے اسے بے حال ہوتا دیکھ اس کے لبوں پر سکون مسکراہٹ آئی اس کے ادھ کھلے لبوں پر جھکے پہلے نیچے والے لب کو نرمی سے چھوا پر اوپر والے لب کو چھوایہ عمل اس نے نہ جانے کتنی بار دہرایا تب بھی جب اس کی تشنگی کم نہ ہوئی تو اس کی نرمی شدت اختیار کر گئی روح جو اس کے لبوں کی نرمی محسوس کر رہی تھی نرمی کو شدت میں بدلتے محسوس کئے وہ تڑپ گی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے وہ اس کے وجود میں گم اسے پوری طرح سے بے بس کئے وہ اپنی منمنائیاں کر رہا تھا جب روح کے روم کا دروازہ بجا۔۔ جہاں روح نے شکر کیا تھا کہ کسی کو تو اس کا خیال آیا وہاں اذہان کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

روح جان دروازہ تو کھولوں نہا کے مسلسل دروازہ بیٹھنے پر اذہان بد مزہ ہوتا پیچھے ہوا اس کے پیچھے ہوتے ہی روح نے گہرا سا بھرا۔۔۔ اور شکوہ کن نظروں سے اذہان کی جانب دیکھا۔۔۔ بہت بُرے ہے آپ نہ چاہتے ہوئے بھی زبان سے شکوہ نکلا تمہارے معاملے میں۔۔ میں کبھی اچھا نہیں ہو سکتا میرا تو بس چلے میں تمہیں خود میں سما لو اس کے گال پر شدت سے دانت گاڑتا وہ پیچھے ہوا۔ اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا مزید گستاخیوں سے پرہیز کرنا اور نہ انجام اس سے بھی بُرا ہو گا اور خود کو تھوڑا مضبوط کر لو تم مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



اذہان مرتضیٰ خان کی بیوی ہو اُس کا عشق اُس کا جنون اور اُس کا جنون سہنے کے لیے تمہیں بھی اُس کے لیول پر آنا ہو گا ورنہ مشکل تمہیں ہی ہو گی اور آئندہ کبھی اپنی ان پیاری آنکھوں سے میرے علاوہ کسی اور کی جانب دیکھا تو ایسی سزا دو گا کہ دوبارہ کچھ دیکھنے کی خواہش نہیں کرو گی بجھتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنی طرف اٹھاتا اس کی میکسی کی زپ بند کر گیا روحا جو اس کے اوپر اٹھانے پر پھڑپھڑائی تھی اس کی انگلیاں کالمس اپنی کمر پر محسوس کرتی ساکت ہوئی۔۔۔ وہ جو کبھی بھی اسے پاس نہ آنے دینے کا عہد کئے بیٹھی تھی اس کی قربت میں سب فراموش کر بیٹھی تھی

روحانم ٹھیک ہو۔۔۔ روحا۔۔۔ میری جان دروازہ کھولوں نہا جو کب سے دروازہ پیٹ رہی تھی اب فکر مند ہوئی۔۔۔

نہا۔۔۔ روحانے پریشانی سے کہا نہا ہی ہے اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے اذہان اس کے اوپر سے اٹھتا اپنا ڈریس ٹھیک کرتا دروازے کی جانب بڑھا جبکہ روحا کی بکھری حالت دیکھ بامشکل ہی اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے تھا۔۔۔ اذہان روحانے جلدی سے اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑا وہ دروازے پر نہا کھڑی ہے تو۔۔۔ اذہان نے نا سمجھی سے پوچھا تو۔۔۔ وہ آپکو میرے روم میں دیکھ کر کیا سمجھے گی روحانے پریشانی سے کہا وہ جو سمجھتی ہے اسے سمجھنے دو میں تمہارا شوہر ہوں کوئی بوائے فرینڈ تھوڑی ہو اذہان کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا روحا کی آنکھیں نم ہوئی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے اسے اپنی بات سمجھائے نہا اگر اذہان کو اس کے کمرے میں دیکھ لیتی اوپر سے جیسی اس کی حالت تھی کوئی بھی غلط مطلب نکال سکتا تھا اور نہا کو تو اسے چھیڑنے کا موقع مل جاتا۔۔۔

جانم۔۔۔ اب ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے گھبرانا بند کر دو اب تم روحا بیر خان نہیں روحا اذہان خان ہو میری بیوی ہو کر تمہیں یو گھبرانا ڈرنا سوٹ نہیں کرتا اس کے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑتا وہ کھڑکی کی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

جانب بڑھایہ پہلی اور آخری دفع ہے اس کے بعد دروازے سے ہی آؤگا اور جاؤگا بھی جتاتے ہوئے لہجے میں کہتا وہ کھڑکی سے چلا گیا۔۔

روحانے اپنے آنسو صاف کرتے جلدی سے کمرے کی بیڈ شیٹ ٹھیک کی اور کمرے میں اندھیرا کرتی دروازے کی جانب بڑھی اور دروازہ کھولا۔۔۔

⇌⇌⇌⇌

روحانہ ٹھیک ہو نہیہا جلدی سے اندر داخل ہوئی۔۔ تم نے اتنا اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے کمر اپور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ہاں میں ٹھیک ہوں وہ میں سوئی ہوئی تھی روحانے اپنی گھبراہٹ چھپاتے کہا۔۔

اچھا۔۔ مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی تم واقعی میں ٹھیک ہو تم نے کچھ کھایا بھی نہیں نہیہا کو اس کی ٹینشن ہوئی نہیہا میں ٹھیک ہو اور مجھے بھوک نہیں ہے میں بس آرام کرنا چاہتی ہوں روحانے جلدی سے یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی نہیہا اس کی حالت دیکھے

اچھا تم آرام کرو پھر میں بھی چلتی ہو اور طبیعت زیادہ خراب ہو تو مجھے بلالینا نہیہا اس کے گلے ملتی دروازے سے ہی واپس چلی گی روحانے خدا کا شکر کیا اور جلدی سے دروازہ بند کیا اور کمرے کی لائٹ آن کی۔۔۔

گہرے گہرے سانس لیتی وہ آسنے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی بکھرے بال آنکھوں کے گرد پھیلا کا جل بکھری ہوئی لیپ سٹک وہ کہی سے بھی نکاح کی دو لہن نہیں لگ رہی تھی بلکہ خود کو دیکھ اسے کسی چڑیل کا گما ہو رہا تھا

کیا تھا وہ انسان کچھ ہی گھنٹوں میں وہ ایسے بے بسی

کی انتہا پر لے گیا تھا اس کے وجود سے اس کی اٹھتی خوشبو سانسوں سے آتی اس کی مہک گردن پر جگہ جگہ اس کے شدتوں کے نشان اس کے جنون کا منہ بولتا ثبوت تھی اسے اب اذہان کے ساتھ اپنے مستقبل کی فکر لاحق ہوئی تھی اس کے جنون اس کے پاگل پن کا سوچتے ہی کے دل کی دھڑکنوں میں شور برپا ہوا تھا

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اپنی دھڑکنوں کے شور سے گھبراتے اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور ہاتھوں سے جیولری اتاری  
وارڈروب سے اپنا ڈریس لیتی وہ واش روم میں بند ہوئی

==

حیدر جو آنکھیں بند کئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا ایک دم سے کمرے کا دروازہ کھلا اور بڑی  
قدموں کی آواز اسے اپنے پاس آتی سنائی دی قدموں کی آواز ایک دم سے رُکی اور کچھ ہی سکینڈ بعد  
کمرے کی لائٹ آن ہوئی اچانک کمرہ روشن ہونے پر حیدر کی آنکھیں چند یاگی اُس نے فوراً آنکھیں بند کی  
۔۔ کچھ سکینڈ بعد اس نے دوبارہ آنکھیں کھولی تو پینٹ کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالے اذہان اپنی تمام تر  
وجاہت کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا اس کے پیچھے غازیان اور اس کے کچھ آدمی کھڑے تھے  
۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا حیدر سیدھا ہو کر بیٹھا لہجہ غصے سے بھرا تھا۔۔ اذہان نے اپنے آدمیوں کو اشارہ  
کیا تو ایک آدمی نے آگے بڑھتے اس کے ہاتھ پاؤں کھول دیا۔۔ حیدر اپنے ہاتھ پاؤں سہلاتا اٹھ کھڑا ہوا  
۔۔ تم نے مجھے کیڈنیپ کیو کیا تم جانتے تھے آج میرا نکاح تھا پھر بھی تم نے ایسا کیا حیدر غصے سے دھاڑا  
۔۔ اپنی آواز کم رکھو حیدر دلاور خان مجھے ہر گز پسند نہیں کوئی میرے سامنے اونچی آواز میں بات  
کرے۔۔ اور تم اس جگہ آج اس لیے موجود ہو کہ میں نہیں چاہتا تھا یہ نکاح ہو کوٹ کی جیب سے  
سگریٹ نکالتا لاسٹر سے اسے سلگاتا اس نے گہرا کش بھرا حیدر رشد کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ کیا مطلب  
ہے تمہاری اس بات کا حیدر کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی میں نے کونسا مشکل بات کہی ہے جس کا مطلب  
تمہیں سمجھ نہیں آرہا میں نہیں چاہتا تھا یہ نکاح ہو سمپل اذہان نے دھوا اس کے چہرے پر چھوڑتے معنی  
خیزی سے کہا۔۔ تمہیں کیا مسئلہ تھا اس نکاح سے۔۔ سارا مسئلہ ہی تو میرا تھا جس سے تم نکاح کے  
خواہشمند تھے وہ میری محبت ہے اور جو میری چیز ہوتی ہے اسے میں مر کر بھی کسی کے حوالے نہیں کرتا  
یہ تو پھر میری محبت تھی اسے میں تمہارے حوالے کیسے کر دیتا۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

روحانچین سے میری منگیتر تھی یہ سب جاننے کے باوجود تم نے اس پر نظر رکھی اس حوالے سے تو مجھے تمہیں اس دنیا سے ہی رخصت کر دینا چاہیے حیدر کے اعتماد کو دیکھتے اذہان نے داد میں آئی برواٹھائی۔۔۔ وہ بچپن سے ہی میری تھی بشک نام تمہارے ساتھ جڑا تھا لیکن اس کا دل میرے ساتھ جڑا تھا اور یہ میں تمہیں پہلی اور آخری بار بتا رہا ہوں میری بیوی کا نام اب دوبارہ کبھی تمہاری زبان پر آیا تو تم اپنی اگلی سانس نہیں لے پاؤں گئے پل میں اس کی آنکھیں لہو ہوئی پیچھے کھڑا غازیان سنجیدگی سے یہ سب دیکھ رہا تھا اذہان کے کہنے پر اس نے حیدر کو اس کے کمرے سے کیڈنپ کیا تھا اور حویلی کے باہر کھڑے اذہان کے آدمیوں کے حوالے کرتے واپس سیٹج پر آگیا تھا آغا جان اذہان پر تو شک کر سکتے تھے لیکن غازیان پر نہیں اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

کیا مطلب تمہاری بیوی۔۔۔ اب بیوی کا مطلب بھی تمہیں سمجھنا پڑے گا اذہان سمیت غازیان بھی مسکرایا تھا۔۔۔ لیکن آغا جان ایسا کیسے کر سکتے ہے حیدر دے دے غصے سے گویا ہوا لوگوں سے بھرے گھر میں جب دولہن سیٹج پر بیٹھی اپنے دولہے کا انتظار کر رہی ہو اور عین وقت پر انہیں پتہ چلا کہ دولہا گھر سے غائب ہے تو لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے انسان کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور اسی موقع کا میں نے فائدہ اٹھایا اور اپنی محبت کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا۔۔۔

تم کیا سوچتے ہو تمہارے اس سب کارنامے کا گھر والوں کا پتہ نہیں چلے گا میں سب کو تمہاری سچائی بتاؤں گا۔۔۔ میں بتاؤں گا کہ تم کتنے بڑے کمینے ہو روحا کسی اور کا ہو جانا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اور روحا صرف میری ہے وہ میری منگیتر تھی اور وہ بیوی بھی میری۔۔۔ ابھی اس کی بات مکمل ہوتی اذہان نے زور کا مکہ اس کے منہ پر مارا جس سے وہ لڑکھڑاتا زمین پر گرا اس کے ناک منہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔ خبردار اب دوبارہ میری بیوی کا نام اپنی زبان سے لیا اور تم کیا سمجھتے ہو میں نے بنا پلاننگ کے اتنا بڑا کھیل کھیل دیا اگر تم نے گھر والوں کو کچھ بھی بتایا تو تمہاری۔۔۔ تمہاری گریفرینڈ کے ساتھ بتائے گئے لمحات کی ساری تصویرے میں آغا جان کو دیکھا دو گا اُس کے بعد مجھے نہیں لگتا آغا جان تمہاری کسی مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



بھی بات پہ یقین کرے گئے بلکہ اٹا تمہیں حویلی سے نازکال دیے اذہان کے ہاتھ بڑھانے پر غازیان نے موبائل اس کی جانب بڑھایا اذہان نے بنا دیکھے موبائل حیدر کے سامنے کیا جس میں لوسی اور حیدر جس حالت میں تھے آغا جان تو پکا سے حویلی سے باہر نکال دیتے۔

حیدر نظریں اٹھا کر اذہان کی جانب دیکھا تو پھر کیا فیصلہ کیا ہے تم نے سگریٹ کا آخری کش لیتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔

دیکھ لو گا میں تم دونوں کو حیدر کہتا غصے سے دونوں کی جانب دیکھتا وہاں سے چلا گیا پیچھے غازیان اور اذہان دونوں نے قہقہہ لگایا۔

### Episode 9

نیہا اپنے روم میں داخل ہوئی تھی کہ اچانک پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے پلٹ کر دیکھا جہاں سکندر دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے پُر شوق نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ سکندر کو اس وقت اپنے روم میں دیکھ کر نیہا خیران ہوئی وہ کبھی اس کے روم میں نہیں آیا تھا۔

آپ۔۔ آپ یہاں نیہا اس کے وجہ چہرے کی جانب دیکھتی اٹکتی ہوئی بولی۔۔ سکندر نے اس کے لرزتے ہونٹوں کو دیکھتے اس کے مدہوش کر دینے والے سراپے کی جانب دیکھا وائٹ شلوار قمیض میں اس کا دودھیاں وجود چاند کی طرح چمک رہا تھا کھولے کالے بال جو اس کے کندھوں تک آتے تھے بڑی بے نیازی سے اس کے کندھوں پر جھول رہے تھے اور کچھ بال اس کے چہرے پر اٹکیاں کھاتے اس

کے چہرے کے خوبصورت نقوش کو چھو رہے تھے نیہا سکندر کی نگاہیں خود پر جمی دیکھ کندھے پر جھولتے ڈوپٹے کو جلدی سے اپنے سر پر لیتی اپنے کو مل وجود کو ڈوپٹے میں چھپایا کہ کہی سکندر ڈوپٹہ سر پر نہ ہونے کہ وجہ سے اسے ڈانٹنے ہی نہ لگ جائے دوسری طرف سکندر جو اس کے نازک وجود کو آج پہلی بار اتنے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

غور سے دیکھ رہا تھا اس کا خود کو چھپانا آج اسے ناگوار گزرا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ اس کی جانب بڑھا۔۔ آپ کو کچھ کام تھا نہ اس کے بڑھتے قدموں پر پیچھے کی جانب جاتی ہکلائی۔۔ آج پہلی بار اسے سکندر سے جھجک محسوس ہو رہی تھی پہلے کبھی سکندر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا بھی تو نہیں تھا کیوں میں بنا کام کے تمہارے پاس نہیں آسکتا لہجہ سپاٹ تھا نہانے نفی میں سر ہلایا اور پیچھے ڈریسنگ سے جا لگی۔۔ مطلب تم مجھے صاف انکار کر رہی ہوں سکندر اس سے ایک قدم کے فاصلے پر رکا۔۔ نہیں۔۔ میرا مطلب آپ آسکتے ہیں اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتی بولی۔۔ تو پھر میرے یہاں آنے سے تم گھبرا کیو رہی ہوں اور یہ پسینہ تمہیں کیو آ رہا ہے اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندوں کو اپنی انگلیوں سے چھوتے گویا ہو اور نہ تو اس کی غیر ہوتی حالت اسے مزہ دے رہی تھی

نہیں تو میں کیو گھبراؤں گی اور یہ پسینہ تو روم میں گرمی بہت ہو گئی ہے نا اس لیے آیا ہی نہانے با مشکل مسکراتے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا۔۔ اچھا تو یہ گرمی میرے آنے سے پہلے تھی یہ میرے روم میں آنے کے بعد ہوئی ہے ہلکی مسکراہٹ اس کے لبوں کا حصہ بنی۔۔۔ وہ۔ وہ۔ پتہ نہیں آج پہلی بار نہا سے کوئی جواب نہیں بن پارا تھا اور نہ گھر والوں کی بات ابھی منہ میں ہوتی تھی اور نہ میڈم جواب دے بھی چکی ہوتی تھی۔۔۔

ویسے آج تم بہت پیاری لگ رہی تھی سکندر ایک قدم کا فاصلہ بھی ختم کرتا اس کے نزدیک ہوا نہا کا دل زور سے دھڑکانا مل چلتی سانسیں ایک دم سے تیز ہوئی اس کی تیز کلون کی خوشبو جب اس کے نتھوں سے ٹکرائی اچانک سے اسے گھبراہٹ ہونے لگی آج ہمارا نکاح ہوا تھا تو سوچا اپنی دو لہن کو نکاح کی مبارک باد ہی دے آؤ اور اسی بہانے اپنی چھوٹی سی پیاری سی بیوی کا دیدار بھی کر آؤ گا۔۔ چہرے سے اس کے بالوں کو پیچھے ہٹاتے اس کی ٹھنڈی انگلیاں نہا کے چہرے سے ٹچ ہو رہی تھی جس سے نہا کے وجود میں ٹھنڈی لہر دوڑی اور وہ جھٹکا کھاتی اس سے دور ہوئی۔۔ کیا ہوا سکندر ہونٹوں کو اپنے دانتوں میں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

دبائے اپنی ہنسی کو روکتا معنی خیزی سے بولا ہمیشہ وہ اسے تنگ کرتی آئی تھی آج جب اس کی باری آئی تھی میڈم کی حالت دیکھنے لائک تھی۔۔

کچھ نہیں ہوا وہ مجھے اب نیند آرہی ہے مجھے سونا ہے اب آپ یہاں سے جائے اس نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا۔۔ لیکن اپنا کام کئے بنا کیسے چلا جاؤا بھی تو میں نے تمہیں نکاح کی مبارک تودی ہی نہیں اس نے نیہا کے پنک لبوں کی جانب دیکھتے کہا نیہا جس کی نظریں جھکی ہوئی تھی

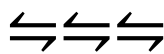
اٹھا کر سکندر کے چہرے کی جانب دیکھا

پھر جلدی سے مبارک دے اور جائے یہاں سے نیہا کی جلد بازی پر سکندر مسکرایا بیگم اب اتنی جلدی تو نہیں دے سکتا لیکن کوشش ضرور کرو گا سکندر نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کی ٹھوری کو اوپر اٹھاتے اس کے خوبصورت چہرے کو اپنے مقابل کیا نیہا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا نیہا کے کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے پہلے سکندر نے اپنے لب اس کے لرزتے لبوں پر رکھے اس کے ہونٹوں کی نرمی کو محسوس کرتے اس نے آہستہ سے اپنے لب کھولتے اس کے نچلے لب کو اپنے لبوں میں لیتے زور سے دبایا نیہا جو اس اچانک رونما ہونے والے افتاد پر بھوکلائی تھی اس کی شدت پر اس نے زور سے اس کے کندھوں کو تھاما نچلے لب پر اپنی شدتیں لٹاتا وہ اس کے بلائی لب پر جھکا اس کی ہونٹوں کی نرمی کو محسوس کئے اس کی شدت میں اضافہ ہوا وہ شدت سے اس کے ہونٹوں کو چھوتے بالکل مدہوش ہو چکا تھا نیہا جو اس کے نرم گرم لمس میں خود بھی کھورہی تھی اس کی شدت بڑھنے پر اس کا سانس رکنے لگا اس نے سکندر کے کندھے پر دباؤ ڈالتے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ پیچھے ہونے کے بجائے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس خود میں بھیج گیا جبکہ کمر پر اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ نیہا کو لگا وہ اب اگلا سانس نہیں لے پائے اس کی بگڑتی حالت کو محسوس کئے وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا اور اسے سانس لینے کی مہلت دی جیسے ہی اس کا سانس تھوڑا بحال ہوا وہ دوبارہ اس کے لبوں پر جھکا سالوں کی تشنگی تھی جو ایک بار میں کہا ختم

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہونے والی تھی نہ جانے کب سے وہ اس دن کا انتظار کر رہا تھا ہر روز اپنی محبت کو اپنے سامنے دیکھنا اور اسے بنا چھوئے بنا محسوس کئے اس سے دور رہنا کتنا بڑا ظلم تھا کوئی سکندر خان سے پوچھتا اس نے ہر ایک دن اور ہر ایک رات کانٹوں پر گزاری تھی۔۔۔ اور کبھی اسے چھونے کی تشنگی اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ وہ اسے ڈانٹ بھی دیتا تھا۔۔۔ جس کا ملال اسے خود بھی ہوتا تھا لیکن وہ خود بے بس تھا لیکن آج جب وہ اس کی ہو چکی تھی تو خود پر قابو رکھ پانا اس کے لیے مشکل تھا۔۔۔

نہ جانے کتنی دیر وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی پیاس بوجھا رہا تھا جب بھی اس کا سانس اکھڑتا پیچھے ہو جاتا اور پھر جیسے ہی اس کا سانس بحال ہوتا واپس اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے لیتا نہیہاں ڈھال ہو چکی تھی وہ مکمل اس کے رحم و کرم پر کھڑی تھی کچھ ہی منٹوں میں وہ اسے بالکل نڈھال کر چکا تھا اس کے لبوں کو دانتوں سے دباتا اور پھر ہلکا سا چھوتا پیچھے ہوا اس کے پیچھے ہوتے ہی نہیہاں گہرا سانس بھرا اور شکایتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ سکندر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ کیسی لگی میری مبارک لہجہ شریر تھا بہت ہی کوئی گھٹیا نہیہاں اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا۔۔۔ جس پر سکندر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی ابھی تو میں نے گھٹیا کوئی حرکت کی ہی نہیں اگر گھٹیا کوئی حرکت انجام دے دی تو تم تو بے ہوش ہی ہو جاؤ گی۔۔۔ نہیہاں آنکھوں کو چھوٹا کئے اسے گھورا۔۔۔ میں نے تو تمہیں مبارک دے دی تم مجھے مبارک نہیں دو گی۔۔۔ نہیں مجھے کوئی مبارک نہیں دینی آپ پلیز یہاں سے چلے جائے نہیہاں والی ہوئی سکندر جو اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس سے الگ ہوا ابھی تو چھوڑ رہا ہو لیکن فرسٹ نائٹ میں تم سے ڈبل مبارک وصول کرو گا وہ بھی اپنے طریقے سے اس کے سرخ ہوئے گالوں پر باری باری پیار کرتا اسے ایسے ہی شد چھوڑتا اس کے کمرے سے نکل گیا پیچھے بھاگ کر نہیہاں دروازہ بند کیا کبھی دوبارہ نہ آجائے۔۔۔



حیدر رات کے ایک بجے گھر داخل ہوا پوری حویلی سناٹے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

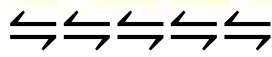
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



اس نے مرے مرے قدم حویلی کے اندر رکھے اچانک اسے روح کا خیال آیا۔۔۔ کتنا خوش تھا آج صبح پہلی ہی نظر میں جس نے اسے چاروں شانے چت کر دیا تھا اس کے دل کی دنیا کو ہلا دیا تھا جس دیکھ اسے چھونے کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی آج وہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہونے ہی والی تھی کہ اذہان خان نے سب خراب کر دیا تھا اس کی بچپن کی منگیترا اس کی پہلی نظر کی محبت کو اس سے چھین لیا تھا وہ اسے ہر گز بخشنے والا نہیں تھا وہ کسی بھی قیمت پر روح کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا کہ اسے دلاور کے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھائی دی۔۔۔ اس کے قدم خود بخود ان کے کمرے کی جانب بڑھے۔۔۔ دروازہ نوک کرتا وہ اندر گیا۔۔۔ دلاور جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھے دروازہ نوک ہونے پر سیدھے ہو کر بیٹھے اور دروازے کی جانب دیکھا جہاں حیدر کھڑا تھا۔

تم یہاں اب کیو آئے ہوں لہجہ بے غصے بھرا تھا ڈیڈ میری بات تو سن لے حیدر تیز قدم اٹھاتا ان کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھا واہ بیٹا کیا گیم کھیلا ہے اپنے باپ کے ساتھ تم نے سوچا ہو گا ایسے تو میرا باپ مجھے انکار کرنے نہیں دے گا اس لیے مجھے دھوکا میں رکھ کر اپنا مقصد پورا کر لیا دلاور نے ناگواریت سے نظریں پھیری تمہیں اندازہ نہیں ہے آج آغا جان کے سامنے مجھے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے میں نے شدت سے اپنے خدا سے دعا کی تھی مجھے موت دے دیں ڈیڈ ایک بار میری بات تو سن لے۔ کیا سنوا بھی بھی کچھ کہنے کو باقی ہے۔۔۔ ڈیڈ میں خود سے نہیں گیا تھا کسی نے مجھے کیڈ نیپ کر لیا تھا حیدر بے بسی سے بولا۔۔۔ بیٹا جی کوئی ایسی کہانی بناؤ جس پر ہم سب یقین کر سکیں۔۔۔ ڈیڈ میں کوئی کہانی نہیں بنا رہا سچ میں مجھے کسی نے کیڈ نیپ کر لیا تھا آپ ہی بتائے اگر مجھے روح سے شادی نہ کرنی ہوتی تو خود آپ سے کیو کہتا پہلے کی طرح منع کر دیتا۔ میں نکاح کے لیے تیار ہو رہا تھا کہ ایک آدمی کھڑکی سے اندر آیا اور میرے کسی کو بلانے سے پہلے مجھے بے ہوش کر کے لے گیا۔۔۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا تھا میں نے بہت کہا کہ مجھے جانے دو لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی اور کچھ دیر پہلے مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ایک آدمی آیا اور مجھے یہ کہہ کر رہا کر دیا کہ میرے آدمیوں سے غلطی ہوگی انہوں نے غلط آدمی کو اٹھالیا تھا۔۔۔ حیدر نے سچ جھوٹ ملا کر دلا اور کو بتایا دلا اور کو یقین تو نہیں ہو رہا تھا لیکن حیدر کی حالت دیکھ انہیں کہی نہ کہی اس کی بات سچ بھی لگ رہی تھی جس کا پتہ وہ آغا جان کو بتا کر لگا ہی لیتے۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا ہو لیکن اب سب ختم ہو گیا ہے ہماری مہمانوں کے سامنے جو بے عزتی ہونی تھی ہوگی۔۔۔ اب تم کچھ بھی کہو کیا فرق پڑتا ہے لیکن ڈیڈ میں نے یہ جان بوجھ کر نہیں کیا اس میں میرا کیا قصور ہے ایک پل کے لیے میں مان بھی لو تو اب کیا ہو سکتا ہے روحا بیٹی کا نکاح اذہان سے ہو چکا ہے اب تم آزاد ہو اب تمہیں جس سے شادی کرنی ہے تم کر سکتے ہوں ڈیڈ مجھے روحا سے ہی شادی کرنی ہے تمہارے دماغ خراب ہو گیا ہے وہ اب کسی کی بیوی ہے اب یہ ناممکن ہے ڈیڈ کچھ بھی ناممکن نہیں روحا بچپن سے میری منگیتر ہے آپ اذہان سے بولیں اسے طلاق دے دیں پھر میں روحا سے شادی کر لو گا دلا اور نے خیر ان نظروں سے حیدر کی جانب دیکھ جو کل تک اس رشتے سے انکاری تھا آج بچپن کے رشتے یاد کرو اتنا تباہ گناہ ان سے کروانا چاہتا تھا۔۔۔ ایسا اب ناممکن ہے اذہان کبھی روحا کو نہیں چھوڑے گا اور نہ میں کوئی ایسی ویسی بات کرو گا اور تم بھی اُس بچی کا خیال اپنے دل سے نکال دو اب وہ کسی اور کی عزت ہے اور خان حویلی والے کسی کی عزتوں پر نظر نہیں رکھتے۔۔۔ چلو اب جا کر آرام کرو صبح بات کرتے ہے دلا اور اس کا کندھا تھپتھپاتے لیٹ گئے حیدر نے سخت نظروں سے ان کی جانب دیکھا اور دماغ میں کی سوچیں سوچتا وہاں سے نکل گیا

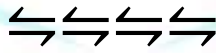


غازیان فریش ہوا آسنے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنارہا تھا کہ روحی کا خوش رُبا سراپا اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ اس کا لنگنے اور زیورات سے سجا سراپا اس کے حواسوں پر سوار ہوا تھا روحی پہلی وہ لڑکی تھی جو بُری طرح اس کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی غازیان کے لاکھ خود پر غصہ ہونے پر وہ اسے اپنے دل

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

پر قبضہ کرنے سے نہیں روک پارہا تھا غصے سے بریش ڈریسنگ پر جھٹکتا وہ سائیڈ ڈراسے ایک پیکٹ نکالتا صوفے پر جا کر بیٹھا۔

وہ اتنی آسانی سے کسی کو اپنے دل پر حکمرانی نہیں کرنے دینا چاہتا تھا اپنی تمام سوچوں کو فراموش کرتا۔۔۔ پیکٹ میں سے سفید پاؤڈر سامنے پڑے ٹیبل پر ڈالتا اسے ترتیب سے سیدھا کرتا اس کی تین لائنیں بناتا پاس پڑے پیپر کو فولڈ کرتا ایک ایک کر کے تینوں کو اپنے ناک کے ذریعے اپنے وجود میں منتقل کئے آنکھوں کو بند کرتا پیچھے صوفے سے ٹیک لگا گیا ایک سکون سا اسے اپنے جسم میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔ کچھ پل سکون کے گزرے تھے کہ پھر سے وہی نازک وجود اس کی سوچوں کا مرکز بنا غازیان نے شدت ضبط سے سرخ ہوئی آنکھیں کھولی۔۔۔ میرے دماغ اور دل سے نکل جاؤ یہی تمہارے لیے ٹھیک ہو گا ورنہ اگر میرا دل ضد کر بیٹھا تو میری شدتیں تم برداشت نہیں کر پاؤ گی اپنے بالوں کو سہلاتا درد سے پھٹتے سر کو سہلاتا وہ خود کو پُر سکون کرنے کے لیے دوبارہ شاور لینے کی نیت سے واش روم کی جانب بڑھا۔۔۔۔



صبح سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود ناشتہ کر رہے تھے جبکہ نیہا اور روحا سکندر اور اذہان کی موجودگی پر نظریں جھکائے اپنی اپنی پلیٹ پر جھکی ہوئی تھی سکندر نے نیہا کی جانب دیکھنے سے گریز ہی کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس کی وجہ سے نہیا کو کسی کی باتیں سننے کو ملے جبکہ اس کے برعکس اذہان کی نظریں روحا پر ہی لگی ہوئی تھی اُسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ اپنی کرنے والا اپنی مرضی کا مالک تھا اور اگر کوئی اسے کچھ کہتا تھا وہ اسے ایسا جواب دیتا تھا کہ سامنے والا بچھتا تھا کہ اس نے اس سے بات ہی کیوں کی۔۔۔ جبکہ ان دونوں کے ساتھ بیٹھی روحی آغا جان سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتی کھلکھلا رہی تھی جو غازیان کے کانوں میں باخوبی پہنچ رہی تھی لیکن وہ اس سے انجان بنا خود کو ناشتہ کرنے میں مصروف دیکھا رہا تھا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

سب ہنسی خوشی ناشتہ کر رہے تھے جب وہاں حیدر کی آواز گونجی اسلام علیکم سب نے ایک ساتھ اس کی جانب دیکھا جبکہ اذہان کی نظریں ابھی تک روحا کی جانب تھی جو سب گھر والوں کے ساتھ حیدر کی جانب دیکھ رہی تھی لیکن خود کو کسی کے نظروں کے حصار میں محسوس کئے نظریں اُس جانب موڑی تو اذہان کی سرخ ہوئی آنکھوں میں دیکھ اس نے نظریں فوراً جھکائی۔۔۔

آغا جان نے ناگواریت سے نظریں پھیری دلاورا نہیں صبح ہی سب بتا چکے تھے انہیں یقین تو نہیں تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے آدمیوں سے کہہ کر سچ کا پتہ لگوانے کا بولا تھا۔۔۔

بھائی آپ آگئے روحی بھاگتے ہوئے حیدر کے گلے لگی تھی چاہے حیدر اس سے پیار نہ کرتا ہوں لیکن وہ تو کرتی تھی اور اُسے اپنا بھائی بہت عزیز تھا غازیان نے پُر شوق نگاہوں سے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا تھا اس کے چہرے کو دیکھتے وہ یہ اندازہ نہیں کر پارہا تھا کہ اس چھوٹی سی لڑکی میں ایسا کیا تھا جو ہر وقت وہ اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی حیدر کے ساتھ چلتی وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھی جبکہ غازیان کی نظریں ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی خود کو نظروں کے حصار میں محسوس کئے اس نے سامنے دیکھا جہاں اس کی نظریں غازیان سے ملی اس نے ایک آئی بروا چکائے اس سے خود کو دیکھنے کی وجہ پوچھی۔۔ جس پر نہ چاہتے ہوئے بھی غازیان کے لب ہلکے سے مسکرائے اسے لگا تھا کہ شاید شرما کر وہ نظریں جھکا جائے گی لیکن وہ یہ کیسے بھول گیا تھا کہ وہ روحی دلاور خان تھی لندن سے آئی ایک بگڑی لڑکی بقول غازیان کے جبکہ وہ تو اس کے برعکس بس تھوڑی شرارتی اور نہ سمجھ تھی۔۔۔

کچھ پل دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے جبکہ پہل غازیان نے کرتے اپنی نظریں پھیری تو روحی بھی اپنی پلیٹ پر متوجہ ہوئی۔۔۔

حیدر اذہان کے ساتھ آکر بیٹھا ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کر سی پر آغا جان بیٹھے تھے جبکہ ان کی دائیں جانب گھر کے مرد اور بائیں جانب گھر کی عورتیں بیٹھی تھیں۔۔۔ مرد کو چھوڑ کر گھر کی سبھی عورت کے

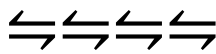
مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



من میں حیدر کو دیکھ کر بہت سے سوال تھے لیکن آغا جان کہ خیال کرتے سب خاموش تھے۔۔۔ حیدر نے ایک نظر سامنے بیٹھی روحا کی جانب دیکھا جو سادگی میں بھی غضب ڈھاتی تھی ڈوپٹہ سر پر لیے وہ نظریں جھکائے کھارہی تھی اذہان نے حیدر کی جانب دیکھا اور غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اپنی نظروں کو کنٹرول میں رکھوں حیدر خان یہ ناہو تمام گھر والوں کے سامنے تمہاری بچی کچی عزت بھی ختم ہو جائے سرگوشی میں کہتا وہ ہلکا سا مسکرایا حیدر نے نظریں روحا سے ہٹاتے اس کی جانب دیکھا اور پھر جو س کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔

### Episode 10

ہمارا پلان فیل کیسے ہو گیا بولا تھا نا کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے جھولے پر بیٹھی وہ غصے سے سر جھکائے کھڑے وجود پر دھاڑی سرکار پہلے تو سب ٹھیک جا رہا تھا لیکن اچانک شمس خان کا پوتا دلا اور کا بیٹا غائب ہو گیا تھا جس پر حویلی میں سب الرٹ ہو گئے تھے اس لیے ہمیں واپس آنا پڑا۔۔۔ آدمی سر جھکائے ہی بولا۔۔۔ نہیں ہر بار شمس خان نہیں جیت سکتا غصے سے نے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی نظر رکھو ان پر غصے سے کہتی اُسے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ ابھی وقت تمہارے ساتھ ہے شمس خان جس دن وقت میرا ہوا اُس دن تمہاری عزت کی دھجیاں اڑا دو گی اور تم کچھ کر بھی نہیں پاؤ گئے پان منہ میں رکھتی وہ خیالوں میں شمس خان سے مخاطب ہوئی



روحہ کیچن میں کھڑی کھانا بناتی ساتھ ساتھ گانا گنگنارہی تھی کہ سکینہ کیچن میں آئی اور ناگواریت سے گانا گنگناتی روحا کی جانب دیکھا بی بی خوابوں کی دنیا سے باہر نکل آؤ میرے بیٹے نے تم سے نکاح کر لیا اس کا یہ مطلب نہیں تم اپنی اوقات بھول جاؤ تم ایک بگھوڑے باپ کی بیٹی ہو سمجھی تم جسے خود کے باپ نے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

قبول نہیں کیا میرے بیٹے کی زندگی میں سانپ کی طرح کنڈلی مار کے بیٹھ گئی ہے۔۔ اور یہ بال کس خوشی میں کھول کر گھوم رہی ہو سکینہ نے اس کے کھولے بالوں ہر طنز کیا۔۔ وہ تائی امی بال گیلے تھے روحا روندھی آواز میں بولی۔۔ گیلے ہے تو پورے گھر میں کھول کر پھیر وگی چار دن کی بات ہے اذہان کے سر سے تمہارے عشق کا بھوت اتر جائے گا اور جیسے ہی اس کے سر سے تمہارے عشق کا بھوت اترے گا میں اُس کی شادی اپنی بھتیجی فاریہ سے کروادو گی اُس لیے اپنے پر پھیلانے کی زیادہ کوشش مت کرنا۔۔ لہجہ حقارت بھرا تھا روحا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں وہ اسی دن سے تو ڈرتی تھی سکینہ کی باتیں اس کا سینا چیر رہی تھی تائی امی اس میں میرا کیا قصور ہے میں نے تو آغا جان کو منع کر دیا تھا قصور تمہارا نہیں تمہارے اس خوبصورت چہرے کا ہے اپنی خوبصورتی کا فائدہ اٹھا کر میرے بچے کو پھنسا لیا روحا کو بازو سے پکڑتی زور سے جھنجھوڑتی ہوئی بولی روحا نے روتے نفی میں سر ہلایا اب یہ مگر مجھ والے آنسو بہا کر ثابت کیا کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے تم پر بہت ظلم کیا ہے اور میرے بیٹے کو بتا کر اُسے میرے خلاف کرو گی۔۔ نہیں تائی امی میں ایسا کیوں کرو گی میرے بیٹے کو مجھ سے دور کرنے کے لیے لیکن یہ تمہاری بھول ہے کہ تم میرے بیٹے کو میرے خلاف کر سکو گی تائی امی میں ایسا کچھ نہیں کرو گی ایسا کرنے کی سوچنا بھی مت ورنہ بہت بُرا حال کرو گی اُسے جھٹکے سے چھوڑتی وہ وہاں سے چلی گئی پیچھے روحا نے اپنے بہتے ہوئے آنسو صاف کئے کوئی جُرم نا بھی کر کے وہ سب کی نفرتوں کو برداشت کر رہی تھی

==

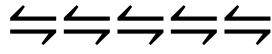
روحانم ابھی تک تیار نہیں ہوئی تم نے شاپنگ پر نہیں جانا نہیا اور روحی تیار ہوئی روحا کے کمرے میں داخل ہوئی آج غازیان ان سب کو شاپنگ کروانے کے لیے شہر لے کر جانے والا تھا۔۔ نہیں مجھے نہیں جانا تم لوگ چلی جاؤ۔۔ لیکن آپی آپکو چھوڑ کر ہم کیسے جاسکتے ہیں روحی روٹھے لہجے میں بولی۔۔ کیوں نہیں جاسکتی تم دونوں میری وجہ سے اپنا موڈ تو خراب مت کرو

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

اگر آپ چاہتی ہے ہمارا موڈ خراب مت ہو تو آپکو ہمارے ساتھ جانا ہوگا۔۔۔ گڑیا میں پھر کسی دن تم لوگوں کے ساتھ چلی جاؤ گی آج میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے میں آرام کرنا چاہتی ہو روحا محبت سے اس کے گال سہلاتی اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ روحا کیا ہوا تمہیں نہانے فکر مندی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ روحا۔۔۔۔۔ نہا کے چیخنے پر روحی نے بھی فکر مندی سے روحا کی جانب دیکھا تمہیں تو بہت تیز بخار ہے تم نے پہلے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہم آج بھی نہیں جائے گئے تم آرام سے لیٹ جاؤ میں تمہارے کھانے کے لیے پہلے کچھ لاتی ہو پھر تم میڈیسن لینا نہا میں اب اتنی بھی بیمار نہیں کہ تم لوگوں شہر نہ جاسکوں میں میڈیسن لے کر کچھ دیر آرام کرو گی ٹھیک ہو جاؤ گی تم لوگ میری فکر مت کرو اور جلدی جاؤ باہر سب تم لوگوں کا انتظار کر رہے ہو گئے۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن ویکن کچھ نہیں تم لوگوں کو میری قسم تم لوگ میری وجہ سے اپنا پلان خراب نہیں کرو گئے۔۔۔ اچھا ہم لوگ جاتے ہیں لیکن تم ابھی کھانا کھا کر میڈیسن لو گی اور بس آرام کرو گی ہمارے واپس آنے تک ہمیں ہماری بہن بلکل ٹھیک چاہیے نہا اور روحی باری باری اس کے گال پر پیار کرتی وہاں سے چلی گی پیچھے روحا ایسے ہی خود پر بلینک لیتی لیٹ گئی آج سکینہ کی باتوں نے اسے ذہنی تکلیف میں مبتلا کر دیا تھا اس نے ہمیشہ سکینہ اور رکسانہ کو خوش رکھنے کی کوشش کی تھی اس کا بھی دل کرتا تھا جس طرح وہ نہا کو پیار کرتی ہے اسے بھی کرے اس لیے ہمیشہ وہ ہر کام میں ان کی مدد کرتی تھی لیکن پھر بھی اسے باتیں سننے کو ہی ملتی تھی اور وہ ہمیشہ یہ سوچ کر ان کی باتیں برداشت کر جاتی تھی کہ ایک دن انہیں اپنے رویہ کا احساس ہو گا اور وہ اسے اپنالے گی لیکن سکینہ تو پھر پرانی تھی لیکن سب سے زیادہ دکھ اسے رکسانہ کے رویے سے ہوتا تھا وہ اس کی اپنی تھی اس کی سگی خالہ اس نے ہمیشہ سنا تھا خالہ ماں کے برابر ہوتی ہے ایک ماں تو اسے چھوڑ کر جا چکی تھی جبکہ دوسری ماں اسے نفرت کے بھینٹ چڑھا چکی تھی اس سے اتنی غافل رہتی تھی کہ شاید ہی انہیں علم تھا کہ اس گھر میں ان کی ایک عدد بھانجی بھی رہتی ہے لیکن یہ سوچ کر خود کو دلا سے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

دے دیتی تھی کہ جس نے اپنے بیٹے کو نہیں بخشا وہ تو پھر ان کی بھانجی تھی۔۔۔ روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔



شام کے سائے ڈھلتے اندھیرے میں بدل رہے تھے حویلی میں نوکروں اور روحا کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا خواتین ساری شاپنگ پر گئی ہوئی تھی آغا جان اور دلاور گاؤں میں گئے ہوئے تھے اور حیدر بھی باہر نکلا ہوا تھا۔۔۔

سر میں شدید درد کے احساس سے روحا کی آنکھ کھولی اس کا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اٹھ کر بیٹھتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا الیمپ آن کیا اور اپنے موبائل پر ٹائم دیکھا جہاں شام کے چھ بج رہے تھے بیڈ سے اترتی ڈوپٹہ اچھی طرح سر پر لیتی پاؤں میں جوتا ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ حویلی میں چھائے سنائے سے اسے خوف محسوس ہوا ملازم بھی اسے کہی نظر نہیں آرہے تھے چلتی اس نے آغا جان کا کمرہ چیک کیا جو بالکل خالی پڑا ہوا تھا خالی حویلی دیکھ اس کا ننھا سادل خوف سے لرزا جبکہ اس کا سر شدید درد سے پھٹ رہا تھا آیت الکرسی کا ورد کرتی وہ کیچن کی جانب بڑھی ابھی اس نے گلاس میں پانی ڈالا ہی تھا کہ اسے بھاری بوٹوں کی آواز سنائی دی اسے لگا شاید اذہان اور سکندر آفس سے آئے ہیں وہ کیچن سے باہر نکلتی انجان آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔ جلدی جاؤ لڑکی سامنے والے کمرے میں ہے۔۔۔ روحا کی آنکھیں خوف سے پھیلی اس کے جسم میں لرزش پیدا ہوئی اس سے پہلے اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرتا دوسرے ہاتھ سے گلاس کو تھامے آرام سے شلف پر رکھتی وہ فریج کے پیچھے بنی جگہ پر بیٹھی۔۔۔

جناب لڑکی اندر نہیں ہے ایک اور آدمی کی آواز اسے سنائی دی اس نے خوف سے اپنی ٹانگوں کے گرد مضبوط حصار کھینچا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



یہاں کہی ہی ہوگی جلدی ڈھونڈو ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے سب لوگ واپس آتے ہی ہو گئے قدموں کی بھاگ دوڑ پر اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کی اور دل میں خدا سے کسی کو بھیجنے کی دعا کرنے لگی۔۔۔ قدموں کی آوازاں اسے کیچن کی جانب آتی محسوس ہوئی اس نے خود کو مزید فریج کے پیچھے کیا کالے بوٹ اس کے بالکل پاس آکر روکے بوٹوں کو دیکھتے اس نے نظریں اوپر اٹھائی جہاں آدمی کا رخ دوسری جانب تھا یہی موقع اسے یہاں سے بھاگ جانے کا مناسب لگا گھٹنوں کے بل ہوتی دونوں ہاتھ فرش پر ٹکاتی وہ اس آدمی کے پیچھے سے ہوتی کیچن سے باہر نکلی جبکہ خوف سے اس کا بُرا حال تھا ابھی وہ وہاں سے کہی جاتی اوپر سے آتے ایک آدمی نے اسے دیکھ کر آواز لگائی۔۔۔ یہ رہی لڑکی جب تک کیچن والا آدمی باہر آتا روحانے مین دروازے کی جانب دوڑ لگائی اس سے پہلے اوپر والا آدمی اس تک پہنچتا اس نے جلدی سے مین سوئچ آف کیا حویلی میں ایک دم اندھیرا چھا گیا اندھیرے کا فائدہ اٹھاتی روحا ہال میں رکھے صوفے کے پیچھے چھپی۔۔۔ جلدی سے موبائل کی لائٹ چلا ایک آدمی کی آواز بلند ہوئی جیسے ہی اس نے لائٹ آن کی وہاں کوئی نہیں تھا جلدی ڈھونڈو لڑکی کو اس بار ہم سرکار کو مایوس نہیں کر سکتے۔۔۔ موبائل کی لائٹ لیے وہ آگے کی جانب بڑھے روحا صوفے کے پیچھے سے ہوتی آغا جان کے کمرے کے کھولے دروازے کی جانب جانے لگی تھی کہ صوفے کے پاس رکھے ٹیبل سے ٹوکر لگنے پر اس پر رکھا اس زمین پر گرا جس سے خاموشی میں اس کی اونچی آواز گونجی دونوں آدمی اس کی جانب بڑھے اور اس سے پہلے روحا وہاں سے بھاگتی ایک آدمی نے اسے بالوں سے پکڑ کر اوپر کی جانب کھینچا جس سے روحا کی چیخ بلند ہوئی بہت بھاگ لیا اب چپ چاپ ہمارے ساتھ چل اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے وہ دروازے کی جانب بڑھے۔۔۔ چھوڑ مجھے کون ہو تم لوگ اور مجھے کہا لے کر جا رہے ہو وہ اپنا پورا زور لگاتی خود کو چھوڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی تجھے تیری صبح جگہ لے کر جا رہے اب بالکل خاموش ہو جا اس کے مسلسل مزاحمت کرنے پر ساتھ چلتے آدمی نے ایک زور کا تھپڑ اس کے گال پر مارا جس سے روحا کانچلے ہونٹ پھٹتا وہاں سے خون بہنے لگا۔۔۔ خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

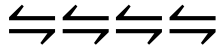
مسلسل روتے وہ اب گڑ گڑانے لگی تھی ابھی وہ مین دروازے تک ہی پہنچے تھے جب باہر گاڑی رکنے کی آواز پر وہ دونوں الرٹ ہوئے اور روحا کو وہی پھینکتے دروازے سے نکلتے حویلی کی پیچھلی جانب بڑھے

---

اذہان اور سکندر جو باہر چوکیدار کو بے ہوش دیکھ پریشانی سے گاڑی سے اترے تھے پوری حویلی کو اندھیرے میں ڈوبا دیکھ دونوں پریشان ہوئے حویلی کے اندر کی بس لائٹس بند تھی جبکہ باہر کی لائٹس آن تھی ابھی دونوں اندر جاتے روتی ہوئی روحا باہر آئی روحا کو بکھری حالت میں دیکھ اذہان جلدی سے اس کی جانب بھاگا اذہان کو اپنے سامنے دیکھ روحا روتی ہوئی اس کے گلے لگی اونچی اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔ اذہان کے ساتھ سکندر بھی اس کی حالت دیکھ پریشان ہوا جبکہ اذہان نے شدت ضبط سے آنکھیں میچتے اسے اپنے سینے میں بھینچا۔۔

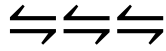
روحامیری جان کیا ہوا اسے خود سے الگ کرتے اس کے آنسو صاف کرتے اس نے محبت سے پوچھا وہ لوگ مجھے لینے آئے تھے وہ لوگ مجھے لے جائے گئے لرزتے وجود کے ساتھ وہ اٹکتے ہوئے بولی روحا کون لوگ سکندر کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ ادھر گئے ہے روحا نے حویلی کی پیچھلی جانب اشارہ کیا سکندر فوراً سے پہلے وہاں بھاگا۔۔۔ وہ مجھے لے جائے گئے روتے اس نے اذہان کی جانب دیکھتے کہا۔ میرے ہوتے تمہیں کوئی نہیں لے کر جاسکتا۔۔ اذہان نے اسے زور سے خود میں بھینچا یہ تو طے تھا جس نے اس کی روحا کا یہ حال کیا تھا اس کی الٹی گنتی شروع ہو چکی تھی۔۔ روحا کو گود میں اٹھاتا وہ اسے لیے حویلی کے اندر بڑھا مین سوئچ کو آن کرتا اسے لیے وہ اس کے کمرے کی جانب گیا بیڈ پر اسے لٹاتا وہ پیچھے ہوا جب سکندر اندر آیا حویلی کا پیچھلا دروازہ کھولا ہے لگتا ہے وہ بھاگ گئے ہیں سکندر نے روحا کو دیکھتے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔ حویلی کے سب ملازم کہا مر گئے ہے خالی حویلی کو دیکھ اذہان دے دے غصے سے بولا۔۔۔ پہلے تم روحا کو سنبھالو بہت ڈر گئی ہے بعد میں اس معاملے کو دیکھتے ہیں سکندر روتی ہوئی روحا پر ایک نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا پیچھے اذہان نے اس کی جانب دیکھا جسکی حالت بہت خراب تھی۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



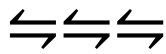
فرسٹ ایڈ بوکس لاتا وہ اس کے قریب بیٹھا ٹھوری کے نیچے ہاتھ رکھتا اس کا چہرہ اوپر کی جانب اٹھایا نیچے پھٹے ہونٹ کو دیکھ اس نے اپنے لب بھینچے روحانے آنسو سے تر پلکیں اٹھا کر اذہان کی جانب دیکھا دونوں کی آنکھیں ملی ایک کی آنکھیں آنسو سے بھری تھی جبکہ دوسرے کی آنکھیں جنون سے اذہان کے جنون کی تاب نہ لاتے اس نے فوراً پلکیں جھکائی۔۔۔ اذہان نے اس کے زخمی ہوئے لب پر اپنے لب رکھے اور نرمی سے انہیں چھونے لگا روحا اس کے ہونٹوں کی نرمی محسوس کئے پہلے سے جھکی ہوئی آنکھیں مزید جھکا گی کچھ دیر بعد اذہان پیچھے ہوا اس کی بند آنکھوں کو دیکھ ہلکا سا مسکرایا اور کاٹن سے اس کے زخم کو صاف کرتا وہاں کریم لگائی۔۔۔ کچھ دیر بعد روحانے اپنی آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اگر آپ لوگ نہ آتے تو وہ لوگ مجھے اپنے ساتھ لے جاتے آنسو ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے بہنے لگیں آپکو پتہ ہے میں نے ان سے بہت کہا مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو لیکن انہوں نے میری ایک نہ سنی روتے روتے اب اس کی ہچکیاں بند گئی تھی اور انہوں نے مجھے یہاں تھپڑ بھی مارا گال پر ہاتھ رکھتی اذہان کے پیار اور توجہ پر وہ اس سب بتانے لگی جسے سن کا اذہان کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔ تم فکر مت کرو جانم میں ان کا وہ حال کرو گا کہ انہیں اپنے پیدا ہونے پر افسوس ہو گا اس کے آنسو صاف کرتا اس کے گال پر جھکا وہاں پر اپنے لب رکھتا وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔۔۔ چلو اب تم ریست کرو اس نے اسے خود سے الگ کیا نہیں مجھے نہیں سونا وہ لوگ پھر سے آگئے تو وہ دوبارہ اذہان کے سینے کا حصہ بنی زور سے خود کو اس کے سینے میں بھینچا۔۔۔ نہیں آئے گئے وہ لوگ اب میں ہوں نہ ادھر چلو شاہ لیت جاؤ اب اسے دوبارہ خود سے الگ کرتا اسے پیچھے بیڈ لٹاتا اس پر بلینکٹ ٹھیک کرتا وہاں سے اٹھا روحانے فوراً اس کا ہاتھ تھام پلینز آپ ابھی نہ جائے روحانے معصومیت سے کہا۔۔۔ سوچ لو مجھے رو کو گی تو نقصان تمہارا اپنا ہی ہو گا اس کے دلکش سراپے کو دیکھتا وہ معنی خیزی سے بولا تو روحانے فوراً اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ اور خود کو بلینکٹ میں کور کیا اذہان مسکراتا اس کی جانب دیکھتا باہر چلا گیا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



سب کے گھر آجانے پر سکندر نے آج کا واقعہ بتایا ساتھ حویلی کی سیکیورٹی ٹائٹ کی تھی اور ملازموں کو جواب کے لیے صبح طلب کیا تھا۔۔۔ روحی اور نیہا یہ سنتے ہی روحا کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اذہان نے یہ کہہ کر انہیں منع کر دیا تھا کہ وہ آرام کر رہی ہے جسے سن کر وہ بعد میں ملنے کا سوچتی رکسانہ اور سکینہ کے ساتھ کیچن میں مدد کروانے لگی۔۔۔

حیدر بھی سن کر اپنے کمرے میں جا چکا تھا جبکہ ہال میں آغا جان دلا اور سکندر اذہان اور غازیان رہ گئے تھے کس میں اتنی ہمت آگئی جو شمس خان کی حویلی تک پہنچ کر اس کے گھر کی عزتوں پر ہاتھ رکھنے لگا آغا جان کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔۔۔ آغا جان آپ ٹینشن نہ لے میں نے اپنے آدمی کام پر لگا دیے ہے بہت جلد پتہ لگ جائے گا اذہان نے انہیں پر سکون کرنا چاہا۔۔۔ آغا جان ہم تینوں کے ہوتے ہوئے آپ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں جس نے بھی ہماری حویلی کی طرف نظریں اٹھائیں ہے ان کا وہ خشر کرے گئے کہ دوبارہ خان حویلی کی طرف نظریں نہیں اٹھاپائے گئے۔۔۔ بھاری گھبیر لہجے میں سکندر نے کہا آغا جان نے اثبات میں سر ہلایا انہیں اپنے تینوں پوتوں پر یقین تھا ان کے تینوں پوتے ان کا فخر تھے ان کا غرور تھے۔۔۔



روحامیری جان تم ٹھیک ہوں ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے روحی اور نیہا روحا کے کمرے میں داخل ہوئی اور نہیا ٹرے ٹیبل پر رکھتی روحا کے گلے لگی جو ابھی بیدار ہوئی تھی آپنی خدا کا شکر ہے آپ ٹھیک ہے روحی بھی اس کے گلے لگی ہم تو کب سے آپ کے پاس آنا چاہ رہے تھے لیکن اذہان بھائی نے ہمیں آپ کے پاس آنے سے منع کر دیا۔۔۔ روحی اس سے الگ ہوتی افسوس سے بولی انہوں نے کیوں منع کیا تھا روحا چونکی۔۔۔ وہ آپ سو رہی تھی نا اس لیے روحی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ ویسا ایک بات ہے اذہان

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



بھائی آپ سے بہت پیار کرتے ہیں روحی نے روحا کے اداس چہرے کی جانب دیکھتے کہا جس سے روحا کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ پھیلی جسے دیکھ روحی اور نیہا ایک ساتھ مسکرائی

چلو اب جلدی سے کھانا کھا لیتے ہے تمہاری وجہ سے ہم دونوں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا نیہا نے کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھی۔۔۔ تم دونوں نے ابھی تک کھانا کیوں نہیں کھایا۔۔۔ تم نے جو ابھی تک نہیں کھایا تھا نیہا نے چالوں کی پلیٹ سے چچ بھر کر روحا کے منہ کے پاس کی روحا نے ہلکے سے لب کھولتے چچ منہ میں لیا اور کھاتے ہوئے مسکرائی سب کی نفرتوں کے بیچ خدا نے اسے نیہا جیسی دوست کا ساتھ دے کر اس کی تمام اذیتوں پر مرہم رکھ دیا تھا اور اب تو روحی بھی اس کے ساتھ تھی دونوں کا پیار اسے تمام دکھ بھولا دیتا تھا۔۔۔

تینوں ایک دوسرے کو کھلاتی کھانا کھا رہی تھی کھانا کھا کر فارغ ہوئی تو نیہا نے اسے بخار اور درد کی میڈیسن دی۔۔۔ آج ہم دونوں آپ کے پاس آپ کے کمرے میں رہے گی روحی ایک بار پھر روحا کے گلے لگی ہاں بالکل آج ہم تمہیں اکیلا نہیں چھوڑنے والے دوسری جانب سے نیہا نے بھی اسے گلے لگایا ان کے اتنے پیار پر روحا کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ تم لوگ یہ سب اس لیے کر رہی ہونا کہ مجھے ڈرنہ لگے اس نے روندھی آواز میں کہا تو روحی اور نیہا نے ایک ساتھ اس کی جانب دیکھا ہمیں تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ کر ہی نہیں جانا چاہیے تھا غلطی ہماری تھی آئندہ ہم کبھی تمہیں چھوڑ کر نہیں جائے گی نیہا نے اس کے آنسو صاف کئے نہیں تم لوگوں کی کوئی غلطی نہیں تھی شاید میری قسمت میں یہ سب ہونا لکھا تھا روحا نے نفی میں سر ہلاتا زور سے دونوں کو گلے لگایا۔۔۔ اچھا اب بس بھی کرے یہ رونا دھونا اس بوریت کو ختم کرنے کے لیے کچھ کرتے ہے روحی ان سے الگ ہوتی مسکراتی بولی۔۔۔ کیا کرنا چاہتی ہو تم نیہا بھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ لڈو کھیلے آپکو پتہ ہے میں بہت اچھی لڈو پلیئر ہوں ڈیڈ تو کبھی مجھ سے جیت ہی نہیں پاتے تھے روحی اپنی تعریف خود ہی کرتی بولی جس پر وہ دونوں مسکرائی

۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ہم دونوں بھی بہت اچھا کھیل لیتی ہے پہلے پہلے ہم بہت کھیلتی تھی لیکن پھر ماما نے مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

ہمیں ڈانٹ کر لڈو ہم سے چھین لی۔۔۔ چلو پھر آج کھیلتے ہے روحی نے خوش ہوتے کہا۔۔۔ نہیں کھیل سکتے روحا فسوس سے بولی۔۔۔ کیوں نہیں کھیل سکتے۔۔۔ کیونکہ لڈو تھرڈ فلور کے سٹور روم میں رکھی ہے ماما نے نہانے اسے بتایا تو چلو ہم جا کر لے آتے ہے روحی نے فٹ سے جواب دیا نہیں جاسکتے غازیان بھائی نے سختی سے ہمیں وہاں آنے سے منع کیا ہوا ہے روحا نے وجہ بتائی۔۔۔ لیکن تم جاسکتی ہوں نہا کچھ سوچتے بولی۔۔۔ میں وہ کیسے روحی کو جاننے کا اشتیاق ہوا تم ان کی بیوی ہوں اور کچھ دونوں کے بعد ویسے بھی تمہیں وہاں ہی شفٹ ہونا ہے مجھے نہیں لگتا تمہارے ابھی جانے سے غازیان بھی غصہ ہو گئے نہا نے اپنا لاجک بتایا۔۔۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مجھے ڈانٹا تو۔۔۔ روحی کی معصومیت پر دونوں ہلکا سا مسکرائی لیکن پہر اپنی ہنسی چھپائے روحا بولی۔۔۔ نہیں ڈانٹے گئے اب جتنا حق ان کا ہے اس پورشن پہ تمہارے بھی اتنی ہی حق ہے اگر انہوں نے کچھ کہا تم بھی دو تین باتیں آگے سے سنا دینا۔۔۔ تو پھر ٹھیک ہے میں ابھی لڈو لے کر آتی ہوں بلکہ ایک کام کرے نہا آپ بھی میرے ساتھ آجائے میرے ہوتے ہوئے وہ آپ کو کچھ نہیں کہے گئے آخر میرا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ان کا ہے روحا کی بات دوہراتے وہ ان سے ہی بولی۔۔۔ نہیں میں نہیں جاؤ گی نہا نے فوراً نفی میں سر ہلایا میرا دماغ خراب ہے جو شیر کی غصہ میں جاؤ تم جاؤ تم تو ان کی شیرنی ہو اور میں رہی عام انسان نہیں تم جاؤ نہا اُٹکتی روحا کے ساتھ چپکی۔۔۔

ٹھیک ہے میں یوگی اور یو آئی چٹکی بجاتی وہ جوتا پہنتی کمرے سے باہر نکلی پیچھے نہا اور روحا نے اس کی خیریت کی دعا کی تھی۔۔۔

==

روحی سڑھیاں چڑھتی تھرڈ فلور پر پہنچی اور نہا کے بتائے گئے راستے کو فالو کرتی وہ سٹور روم کے دروازے کے پاس پہنچی ہلکے سے لاک کو نوک کیا جس سے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اندر داخل ہوتے اس نے چاروں طرف نظریں دوہرائی تو اسے سامنے شلف پر رکھی لڈو نظر آئی پاس پڑے سٹول کو رکھے اُس مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

کے اوپر چڑھتی وہ لڈو ہاتھ میں تھامتی خوشی سے اسے اپنے سینے سے لگاتی سٹور روم سے باہر نکلی ابھی وہ سڑھیوں کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اس کی نظر سامنے والے روم پر پڑی جس کا دروازہ ہلکا کھلا تھا اور غازیان ٹیبل پر جھکا ہوا تھا روحی کو اسے ٹیبل پر جھکا دیکھ تجسس ہوا کہ وہ آخر کر کیا رہا ہے روحی کے قدم خود بہ خود اس کے کمرے کی جانب بڑھے ہلکے ہلکے قدم رکھتی وہ اس کے دروازے کے بالکل پاس آکر رکی اور جھانک کر اندر دیکھا جہاں ٹیبل پر پڑا سفید پاؤڈر غازیان ناک کے ذریعے اپنے اندر انہیل کر رہا تھا ڈرگز روحی کے منہ سے ہلکی سرگوشی نکلی اس نے ایک بار حیدر کو بھی ایسے کرتے دیکھا تھا جس پر اس نے دلاور سے اس بابت پوچھا تھا تو دلاور نے اس چیز کے بارے میں اور اس کے نقصان بھی اسے بتائے تھے۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہوں غازیان نے اسے بازوؤں سے پکڑتے کمرے کے اندر لاتے اسے زور سے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا روحی جو اپنے خیالوں میں گم تھی اس اچانک رونما والے افتادہر بھوکلائی تھی اور لڈو اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچھے فرش پر گری تھی۔ وہ میں یہاں لڈو لینے آئی تھی خود کو مضبوط بنائے وہ محفوظ لہجہ اپنائے بولی۔۔۔ کسی کی اجازت سے تم یہاں آئی ہوں غازیان کی آنکھیں سرخ جبکہ لہجہ سرد تھا۔۔۔ یہاں آنے کے لیے مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے روحی کا لہجہ سپاٹ تھا جبکہ آنکھوں میں کوئی ڈر خوف نہیں تھا غازیان کو اس کا حق جتنا زہر اچھا نہیں لگا تھا یہاں آنے کے لیے تمہیں میری اجازت کی ضرورت ہے آئندہ کبھی یہاں میری اجازت کے بغیر آئی تو۔۔ تو تو کیا کر لے گئے خود سے دو قدم کے فاصلے ہر کھڑی روحی غازیان کی بات کا ٹٹی بولی میں آپ کی بیوی ہو اب آپ کی تمام چیزوں پر میرا برابر کا حق ہے میں یہاں جب چاہوں آجاسکتی ہوں آپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔

بہت زبان چلتی ہے تمہاری غازیان ایک قدم اس کے نزدیک ہوا اس کے تیز چلتے ہونٹوں کی لرزش پر اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ اللہ نے زبان دی ہے تو چلے گی ناب میں ناک سے تو بول نہیں سکتی بنا ڈرے جواب دیا۔۔۔ تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا ایک اور قدم اس کے نزدیک ہوا اب دونوں کے مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

درمیان بس ایک انچ کا فاصلہ بچا تھا روحی نے لہو کی طرح سرخ ہوئی اس کی آنکھوں میں دیکھا جو کوئی بھی عام انسان دیکھ کر ڈر جاتا لیکن وہ روحی دلاور خان تھی دوسروں کو ڈرانے والی۔۔

نہیں مجھے کیو آپ سے ڈر لگے گا آپ کوئی جن ہے یا آپ کے سینگ نکلے ہوئے ہے آپ بھی ہماری طرح نارمل انسان ہے تو پھر مجھے کیو ڈر لگے گا۔ الٹا آپ کو ہم سے ڈرنا چاہیے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتی وہ اترا کر بولی نہ چاہتے ہوئے بھی غازیان کے لب مسکرائے مجھے کیو تم سے ڈرنا چاہیے اس نے ایک آئی برو اٹھائے سوال کیا۔۔ کیونکہ میں آپ کا بہت بڑا راز جان گئی ہو روحی نے سرگوشی میں کہا۔۔ کونسا راز؟ یہی کہ آپ ڈر گز لیتے ہیں روحی کے انکشاف پر غازیان کا کمرے میں قہقہہ گونجا روحی نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

آپ ایسے ہنس کیور ہے ہیں تم کتنی بچکانہ باتیں کرتی ہوں تمہیں کیا لگتا ہے کہ میرا راز جو تمہیں پتہ لگ گیا ہے اسے راز ہی رکھنے کے لیے میں تمہارے ترلے منتیں کرو گا جس بتانا ہے بتا دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے بڑی براؤن اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔ لیکن یہ اچھی چیز نہیں ہوتی مجھے ڈیڈ نے بتایا تھا آپ اسے کیو لیتے ہیں روحی اس بار بہت آرام سے بولی۔۔۔ تمہیں پتہ ہے یہ ایک نشہ ہے جو انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے وہ اسے چاہ کر بھی نہیں چھوڑ سکتا ہاں اگر اسے چھوڑنے کے لیے انسان کسی اور نشے کی عادت ڈال لے تو یہ چھوڑنا مشکل بھی نہیں ہوتا تو آپ کسی اور چیز کی عادت ڈال لے جو آپ کو نقصان نہ پہنچائے تم میری عادت بنو گی چہرہ اس کے چہرے کے مقابل کئے اس کی سانسوں کو اپنے اندر انہیل کئے اس کے ہونٹوں کی جانب دیکھنے لگا جبکہ پہلی بار روحی کو اس کی نزدیکی سے ڈر لگا میں۔۔۔ میں کیسے الفاظ اٹکنے لگے اپنی ان سانسوں کا نشہ کروا کر مجھے ان کا عادی بنا لو اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے اس کی ناک سے اپنی ناک سہلاتے وہ گھبیراتا سے بولا جبکہ اس کی بے باک باتوں سے روحی کے وجود میں سرد لہر دوری پورے وجود میں ڈر کی وجہ سے عجیب سی بے چینی پھیلنے لگی۔۔۔ مجھے نہیں۔۔۔ اس کے ہونٹوں ہر اپنے ہونٹ رکھتے اس کے باقی کے الفاظوں کو اس کے منہ میں ہی دبا گیا مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔



-- شدت سے اس کی سانسوں کو خود میں انہیل کرتا وہ اسے لرزا گیا غازیان کی اس قدر شدت پر وہ پھڑپھڑاتی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ غازیان بنا اس کے ہونٹوں کو چھوڑے اس کی کمر کو اپنے بازو کے مضبوط حصار میں لیتا اپنے سینے میں بھینچتا ایک ہاتھ پیچھے دیوار پر رکھتا اس کے ہونٹوں پر گرفت مزید سخت کر گیا

روحی جو اپنی سانسوں کے لیے تڑپ رہی تھی کندھے سے اس کے ہاتھ اس کی گردن کی جانب بڑھے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتی اس نے ایک بات پھر اسے خود سے دور دھکیلا لیکن وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا اپنے نچلے ہونٹ پر اس کی مونچھوں کی چھبنا اسے عجیب احساس سے دوچار کر رہی تھی آہستہ آہستہ اسے اپنے وجود سے اپنی سانسیں ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی برداشت کی شدت سے اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا تھا جبکہ اس کا چہرہ سرخ انار ہوا اسے ابھی بھی پیچھے ہٹتے نہ دیکھ اس نے اپنے بڑے ناخن زور سے اس کی گردن میں کھبوائے یہاں تک غازیان کی گردن سے خون نکلنے لگا اپنی گردن پر اس کے ناخنوں کی چھبنا محسوس کئے اس نے زور سے اس کے نچلے ہونٹ پر دانت گاڑھے جس سے روحی تڑپ گی اور گردن پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑی پورے ایک منٹ تک وہ اس کی سانسوں پر قبض ہوا اس کی سانسوں کو قطرہ قطرہ پیتا اپنا نشہ پورا کرتا اور اس کے حال پر رحم کھاتا اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی روحی جو بالکل نڈھال ہو چکی تھی اچانک آکسیجن ملنے پر اس نے گہرے گہرے سانس بھرنے شروع کئے غازیان اسے تیز تیز آکسیجن انہیل کرتا دیکھ ہلکا سا مسکرایا اور اس کے نچلے لب کی جانب دیکھنے لگا جہاں خون کی کچھ بوندیں ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔ اپنی سانسوں کو نارمل کرتی اس نے غصے سے غازیان کی جانب دیکھا ٹیسٹ کر رہا تھا کہ میری بیوی میں کس حد تک نشہ ہے آیا کہ وہ میرے پیچھلے نشے کا مقابلہ کر پاتا ہے کہ نہیں جھکتا اس کے لب پر ٹھہری خون کی بوندوں کو اپنی زبان سے صاف کرتا پیچھے ہوا روحی کی نظروں میں غصہ دیکھ مونچھوں تلے موجود عنابی لب بڑی دلکشی سے مسکرایا اس کی مسکراہٹ روحی کو ذرہ پسند نہیں آئی پاؤں کی ایڑیاں اٹھائے اس کے مقابل ہوتی اس کی گردن میں اپنے مزید اچھے اچھے ناولز پر ہنسنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

دونوں بازوؤں حائل کرتی وہ بنا سوچے سمجھے غازیان کے ہونٹوں پر جھکی اس کے نچلے ہونٹ پر زور سے دانت گاڑتے اس کے ہونٹ کو باقاعدہ چباتے وہ اسے تکلیف پہنچانے لگی جبکہ اس کی کاروائی پر درد کا تو نہیں البتہ اس کے دل میں میٹھا میٹھا احساس ضرور پیدا ہوا تھا اپنی طرف سے اسے تکلیف پہنچاتے وہ پیچھے ہوتی مسکرائی

جبکہ اس کی مسکراہٹ اور اس کی بچکانہ حرکت کرنے پر غازیان بھی مسکرایا تھا غازیان کے نچلے لب پر اس کے دانتوں کے نشان اور خون کی چند بوندیں ٹھہری تھی۔۔۔ میں نشے سے زیادہ زہریلی چیز ہو آئندہ کبھی میرے نزدیک آئے تو اس سے بھی بُرا حال کرو گی اپنی کمر پر رکھے اس کے بازو ہر ہاتھ رکھتی خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی دعا کرنا تمہارے سانسوں کے کئے گئے نشے کی مجھے دوبارہ طلب نہ ہو ورنہ اپنی طلب کو مٹانے کے لیے تمہاری ان سانسوں کی ضرورت پڑے گی اُسے جھٹکے سے چھوڑتا وہ پیچھے ہوا اس کے چھوڑتے ہی روحی نے گہرا سانس خارج کیا تو پھر غازیان خان اپنی اس طلب کو پورا کرنے کا کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لینا اگر دوبارہ میرے ساتھ ایسا ویسا کچھ کرنے کی ہمت کی تو تو میں آغا جان سے تمہاری شکایت کر دو گی اُسکے انگلی دیکھا کرورن کرنے پر غازیان نے داد میں ایک آئی برواٹھائی کیا بتاؤ گی آغا جان کو کے میرے شوہر کو میری سانسوں کی طلب ہوتی ہے۔۔۔ چھی۔۔۔ آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے اب میں اتنی بھی بچی نہیں کہ آغا جان کے سامنے اپنا مزاق بناؤ گی میں آغا جان کو بتا دو گی کہ آپ ڈر گز لیتے ہے باقی کسی سے ڈرے یا ناڈرے لیکن آغا جان سے تو ڈرتے ہیں۔۔۔ میں آغا جان سے ڈرتا نہیں اُن کی عزت کرتا ہوں اور اگر تم نے آغا جان سے کچھ بھی کہا تو تمہاری ساری سانسیں تمہارے وجود سے کھینچ لو گا ڈیمو تو تم دیکھ ہی چکی ہوں۔۔۔

روحی نے ناگواریت سے اس کی جانب دیکھا آئندہ اگر بنا میری اجازت کے یہاں آئی تو سلامت واپس نہیں جاؤ گی اپنے نچلے لب پر زبان پھیرتے خون کی چند بوندوں کو صاف کر گیا۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔

مجھے بھی یہاں آنے کا شوق نہیں ہے اور دیکھنا شادی کے بعد بھی یہاں نہیں آؤ گی فرش سے لڑواٹھاتی غصے سے کہتی وہ دروازے کی جانب بڑھی یہ تو وقت ہی بتائے گا کون کہا آتا ہے۔۔۔ غازیان کی پیچھے آواز سننے وہ بنا پیچھے کی جانب دیکھے وہاں سے چلی گی غازیان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ اور مسکراتا ہوا اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا جب اسے ہلکی جلن کا احساس ہوا جنگلی بلی مسکراتے کہتا فریش ہونے کی نیت سے واش روم کی جانب بڑھا۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

Next Episodes Jald Aain Ginn Isi Website Pr..

ہماری ویب سائٹ کا لنک۔

[www.kohnovelsurdu.com](http://www.kohnovelsurdu.com)

(The Best Novels Website)

### 1. Whatsapp Group Link

<https://chat.whatsapp.com/CLrotxYcsbWGCzJf4mfHGC>

### 2. Female Only Whatsapp Group Link

<https://chat.whatsapp.com/DV0z4CBYpd7FOmUIU3oNus>

[Choose Better](#)  
[Choose KoH Novels Urdu](#)

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔